

www.kitaboSunnat.com

کلیل

برائے
دُرُوسُ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ
لِغَيْرِ النَّاطِقِينَ بِهَا
الجزء الثالث

تیسرا حصہ

مؤلف

ڈاکٹر ف. عبد الرحیم

مترجم

الطاف احمد مالانی عمري

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

۱.....	پہلا سبق
۱۵.....	دوسرا سبق
۲۰.....	تیسرا سبق
۲۶.....	چوتھا سبق
۲۹.....	پانچواں سبق
۳۳.....	چھٹا سبق
۳۵.....	ساتواں سبق
۳۷.....	آٹھواں سبق
۴۰.....	نواں سبق
۴۴.....	دسواں سبق
۴۷.....	گیارہواں سبق
۵۳.....	بارہواں سبق
۵۸.....	تیرہواں سبق
۶۲.....	چودھواں سبق
۶۵.....	پندرہواں سبق
۷۲.....	سولہواں سبق
۷۶.....	سترہواں سبق
۸۱.....	اٹھارہواں سبق
۸۸.....	انیسواں سبق

الف

۹۴.....	بیسواں سبق
۹۷.....	اکیسواں سبق
۱۰۶.....	بائیسواں سبق
۱۱۰.....	تیسواں سبق
۱۱۵.....	چوبیسواں سبق
۱۱۹.....	پچیسواں سبق
۱۲۵.....	چھبیسواں سبق
۱۳۱.....	ستائیسواں سبق
۱۳۶.....	اٹھائیسواں سبق
۱۴۰.....	انیسواں سبق
۱۴۲.....	تیسواں سبق
۱۴۵.....	اکتیسواں سبق
۱۴۹.....	بیسواں سبق
۱۵۵.....	تینتیسواں سبق
۱۶۰.....	چوتیسواں سبق
۱۶۶.....	عام مشقیں
۱۶۹.....	الفاظ کے معانی



مقدمہ مولف

میری کتاب دروس اللغة العربیہ کے لئے انگریزی اور دوسری زبانوں میں رہنما کتاب کی ضرورت ایک طویل عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔ خدا کا شکر ہے انگریزی کلید فروری ۹۷ میں اور اردو زبان میں کلید برائے حصہ اول جنوری 2000 میں شائع ہوئی۔ اردو زبان میں کلید برائے حصہ دوم ستمبر 2000 میں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کلید برائے حصہ سوم اب شائع ہو رہی ہے۔ اس حصہ سوم کی کلید میں ہر سبق کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں موجود نحوی اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ دوسرے حصے میں مشقی سوالات کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ اہم الفاظ کے معنی کتاب کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔

توقع ہے کہ بذات خود عربی سیکھنے کے خواہش مند حضرات کے لئے یہ کتاب بہتر معاون ثابت ہوگی۔ اس ضمن میں قارئین کے مشوروں اور ان کے سوالات کے جواب دے کر مجھے خوشی حاصل ہوگی۔ یہ مشورے اور سوالات مجھے اسلامک فاؤنڈیشن ٹرسٹ، ۸/۱۳۸ پر مبور ہائی روڈ، چینی۔ ۱۲ کے توسط سے بھیجے جاسکتے ہیں۔

دکٲور ف عبدالرحیم

چینی

19-11-2004

پہلا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- اسم کا اعراب

۲- فعل کا اعراب

اسم کا اعراب

پہلے اور دوسرے حصہ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ عربی میں اکثر اسماء ”معرب“ ہیں، جملے میں ان کی حالت ان کے آخری حروف کی حرکت کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے جو اگلی تین شکلوں میں ہوتی ہے:

(۱) ضمّہ جو حالت ”رفع“ میں استعمال ہوتا ہے اور جو اسم اس حالت رفع میں ہو ”مرفوع“ کہلاتا ہے۔

(۲) فتح، یہ حالت ”نصب“ کو بتاتا ہے اور جو اسم اس حالت میں ہو وہ ”منصوب“ کہلاتا ہے۔

(۳) کسرہ، یہ حالت ”جر“ پر دلالت کرتا ہے اور جو اسم اس حالت میں ہو وہ ”مجروح“ ہوتا ہے۔

ان کی مثالیں یہ ہیں:

دَخَلَ الْمُدْرَسُ استاد داخل ہوئے

اس جملہ میں الْمُدْرَسُ مرفوع ہے، اس لئے کہ وہ فاعل ہے۔

سَأَلْتُ الْمُدْرَسَ میں نے استاد سے پوچھا

اس جملہ میں الْمُدْرَسُ منصوب ہے اس لئے کہ وہ مفعول بہ ہے۔

هَذِهِ سَيَّارَةُ الْمُدْرَسِ یہ استاد کی کار ہے

یہاں الْمُدْرَسِ مجروح ہے اس لئے کہ وہ مضاف الیہ ہے۔

یہ علامتیں (ضمّہ، فتح اور کسرہ) اعراب کی اصلی علامتیں ہیں، ان کے علاوہ کچھ اور علامتیں بھی ہیں جو فرعی

(۱)

(ثانوی) علامات کہلاتی ہیں جو اسم کی مندرجہ ذیل قسموں میں استعمال ہوتی ہیں:

۱: جمع مؤنث سالم

اس کی ساری علامتیں اصلی ہیں سوائے ایک کسرہ کے جو حالتِ نصب میں فتح کے بجائے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

سَأَلَتِ الْمُدْرَسَاتِ هَيْدِ مَسْطَرِيسٍ نے استانیوں سے استفسار کیا اس مثال میں

الْمُدْرَسَاتِ مَكْسُورَةٌ، مفتوح نہیں، اس لئے کہ یہ جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہے اور اس میں نصب کی علامت بھی جر کی علامت کی طرح کسرہ ہے۔ جیسے: رَأَيْتِ السَّيَّارَاتِ میں نے کاریں دیکھیں میں السَّيَّارَاتِ مَفْعُولٌ بِهِ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اسی طرح: خَرَجَ النَّاسُ مِنَ السَّيَّارَاتِ لوگ کاروں سے نکلے یہاں السَّيَّارَاتِ حرف جر کے بعد آنے کی وجہ سے مجرور ہے، لیکن دونوں مکتوب ہیں اس لئے کہ جمع مؤنث سالم کی نصب کی علامت بھی کسرہ ہی ہے۔

۲: الممنوع من الصرف غیر منصرف

غیر منصرف اسماء پر حالتِ جر میں کسرہ کے بجائے فتح داخل ہوتا ہے، جیسے:

هَذَا كِتَابُ زَيْنَبٍ یہ زینب کی کتاب ہے اس مثال میں زَيْنَبٍ مجرور ہونے کے باوجود مفتوح ہے، اس لئے کہ یہ ممنوع من الصرف ہے، یہاں یہ پیش نظر رہے کہ ممنوع من الصرف مجرور اور منصوب دونوں حالتوں میں مفتوح ہوتا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں سے واضح ہوتا ہے:

سَأَلْتُ زَيْنَبَ میں نے زینب سے دریافت کیا یہاں زَيْنَبٍ منصوب ہونے کی وجہ سے مفتوح ہے۔

ذَهَبْتُ إِلَى زَيْنَبَ میں زینب کے پاس گیا یہاں زَيْنَبٍ مجرور ہونے کی وجہ سے مفتوح ہے۔

۳: اسماء خمسہ (أب، أخ، حم، فم، ذو)

ان اسماء پر اعراب کی فرعی علامتیں صرف اس وقت داخل ہوتی ہیں جب وہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ یائے متکلم نہ ہو، اس حالت میں ان کی علامتیں حالتِ رفع میں ضمہ کے بجائے واو، حالتِ نصب میں فتح کے بجائے الف اور حالتِ جر میں کسرہ کے بجائے یاء ہوتی ہیں، جیسے: مَاذَا قَالَ أَبُو بَلَالٍ؟ بلال کے والد نے کیا کہا؟

نوٹ:- یہاں أَب کے ساتھ واو بھی ہے اس طرح وہ أَبُو ہو گیا۔

أَعْرِفْ أَبَا بَلَالٍ. میں بلال کے والد کو جانتا ہوں۔

نوٹ:- یہاں أَب کے ساتھ الف بھی ہے اس طرح وہ أَبا ہو گیا۔

ذَهَبْتُ إِلَى أَبِي بَلَالٍ. میں بلال کے والد کے پاس گیا۔

نوٹ:- یہاں أَب کے ساتھ ياء بھی ہے اس طرح وہ أَبِي ہوا، صرف أَب نہیں۔

مضاف الیہ ضمیر بھی ہو سکتا ہے، جیسے:

أَيْنَ ذَهَبَ أَخُوكَ؟ تمہارا بھائی کہاں گیا؟

مَا رَأَيْتُ أَخَاكَ. میں نے تمہارے بھائی کو نہیں دیکھا۔

مَا اسْمُ أَخِيكَ؟ تمہارے بھائی کا نام کیا ہے؟

اگر مضاف الیہ یائے متکلم ہو تو مضاف پر ہمیشہ ایک ہی حرکت رہے گی، جیسے:

يَذْرُسُ أَخِي بِالْجَامِعَةِ. میرا بھائی یونیورسٹی میں پڑھتا ہے۔

أَتَعْرِفُ أَخِي؟ کیا تم میرے بھائی کو جانتے ہو؟

خُذِ الْعُنْوَانَ مِنْ أَخِي. پتہ میرے بھائی سے حاصل کر لو۔

لفظ فَم دو طرح سے استعمال کیا جاسکتا ہے، مِم کے ساتھ اور مِم کے بغیر، جب وہ مِم کے ساتھ

استعمال ہوگا تو اس پر اعراب کی اصلی علامتیں ہوں گی، جیسے:

فَمَكَ نَظِيفٌ. تمہارا منہ صاف ہے۔

اِفْتَحْ فَمَكَ. تم اپنا منہ کھولو۔

مَاذَا فِي فَمِكَ؟ تمہارے منہ میں کیا ہے؟

اگر مِم حذف کر دیا جائے تو اس پر بقیہ اسماء خمسہ کی طرح اعراب کی فرعی علامتیں ظاہر ہوں گی، جیسے:

فُوكَ صَغِيرٌ. تمہارا منہ چھوٹا ہے۔

اِفْتَحْ فَاكَ. تم اپنا منہ کھولو۔

مَاذَا فِي فَيْكَ؟ تمہارے منہ میں کیا ہے؟

ان پانچوں اسماء پر فرعی علامتیں اسی وقت داخل ہوں گی جب وہ مضاف ہوں جیسا کہ گذشتہ مثالوں میں ہے، ورنہ اس پر اعراب کی اصلی علامتیں ہی آئیں گی، جیسے:

هُوَ أَخٌ. وہ ایک بھائی ہے۔
 أَيْنَ الْأَخُ؟ بھائی کہاں ہے؟
 رَأَيْتُ أَخًا. میں نے ایک بھائی کو دیکھا۔
 سَأَلْتُ الْأَخَ. میں نے بھائی سے پوچھا۔
 هَذَا بَيْتُ أَخٍ. یہ ایک بھائی کا گھر ہے۔
 هَذِهِ سَيَّارَةُ الْأَخِ. یہ بھائی کی کار ہے۔

۴: جمع مذکر سالم

اس طرح کے اسماء حالت رفع میں ۲ وَنَ اور حالت نصب اور جر میں ۲ يْنِ پر ختم ہوں گے، جیسے:

دَخَلَ الْمُدْرُسُونَ الْفَصْلَ. اساتذہ کلاس میں داخل ہوئے۔ یہاں الْمُدْرُسُونَ مرفوع ہے۔
 مَا سَأَلْتُ الْمُدْرُسِينَ. میں نے اساتذہ سے نہیں پوچھا۔ یہاں الْمُدْرُسِينَ منصوب ہے۔
 أَيْنَ غُرْفَةُ الْمُدْرُسِينَ؟ اساتذہ کا کمرہ (Staff Room) کہاں ہے؟ یہاں الْمُدْرُسِينَ مجرور ہے۔

نوٹ:- حالت جر اور حالت نصب دونوں کی علامتیں یکساں ہیں، اضافت کی حالت میں واو نون اور یاء نون کا نون حذف ہو جائے گا، جیسے:

أَيْنَ مُدْرِسُو الْقُرْآنِ؟ قرآن کریم پڑھانے والے اساتذہ کہاں ہیں؟
 أَرَأَيْتَ مُدْرِسِي الْقُرْآنِ؟ کیا تم نے قرآن کریم پڑھانے والے اساتذہ کو دیکھا؟
 نون کے مزید احکام ان شاء اللہ سبق نمبر ۹ میں آئیں گے۔

۵: المثنیٰ (تثنیہ کا صیغہ)

صیغہ تثنیہ حالت رفع میں ”...ان“ اور حالت جر اور نصب میں ”...ین“ پر ختم ہوگا، جیسے:

أَجَاءَ الْمُدرِّسَانِ الْجَدِيدَانِ؟ کیا دونوں نئے اساتذہ آگئے؟
 أَرَأَيْتَ الْمُدرِّسَيْنِ الْجَدِيدَيْنِ؟ کیا تم نے دونوں نئے اساتذہ کو دیکھا؟
 حالتِ اضافت میں صیغہ تثنیہ کا نون بھی حذف ہو جائے گا، جیسے:
 أَيْنَ تَدْرُسُ أُخْتَا بِلَالٍ؟ بلال کی دونوں بہنیں کہاں پڑھتی ہیں؟
 أَعْرِفِينَ أُخْتَيِ بِلَالٍ؟ کیا تم بلال کی دونوں بہنوں کو جانتی ہو؟
 أَكْتُبْتُ إِلَى أُخْتَيِ بِلَالٍ؟ کیا تم نے بلال کی دونوں بہنوں کو لکھا؟
 نون کے حذف کی مزید تفصیل ان شاء اللہ سبق نمبر ۹ میں آئے گی۔

تقدیری اعراب

ان تین طرح کے اسماء پر اعراب کی علامتیں ظاہر نہیں ہوتی ہیں:

۱:- المقصور ۲:- المضاف إلى ياء المتكلم ۳:- المنقوص

أ:- المقصور: ایسے اسماء ہیں جو الف پر ختم ہوں، جیسے: العصا، الفتى، المستشفى

مقصور پر اعراب کی تینوں علامتیں مقدر (پوشیدہ) ہوتی ہیں۔ جیسے:

قَتَلَ الْفَتَى الْأَفْعَى بِالْعَصَا. جوان نے سانپ کو لاٹھی سے مار ڈالا۔

یہاں الْفَتَى مرفوع ہے مگر اس پر ضمہ ظاہر نہیں ہے، الْأَفْعَى منصوب ہے مگر اس پر فتح ظاہر نہیں ہے، الْعَصَا مجرور ہے مگر اس پر کسرہ ظاہر نہیں ہے، اس جملہ کا موازنہ اسی کے ہم معنی اس جملہ سے کیجئے: قَتَلَ الْوَلَدُ الْحَيَّةَ بِالْعُودِ اس جملہ میں اعراب کی ساری علامتیں ظاہر ہیں۔

ب:- یائے متکلم کی طرف مضاف اسماء جیسے: أَسْتَاذِي زَمِيلِي اس طرح کے اسماء پر بھی اعراب کی تینوں علامتیں مقدر ہوتی ہیں، جیسے: دَعَا جَدِّي أَسْتَاذِي مَعَ زَمَلَانِي میرے دادا نے میرے استاذ کو میرے ساتھیوں سمیت مدعو کیا، اس جملہ میں جَدِّي فاعل، أَسْتَاذِي مفعول بہ، اور زَمَلَانِي مضاف الیہ ہے لیکن ان میں سے کسی پر بھی اعراب ظاہر نہیں ہے، اسی کے برعکس: دَعَا جَدُّكَ أَسْتَاذَكَ مَعَ زَمَلَانِكَ تمہارے دادا نے تمہارے استاذ کو تمہارے ساتھیوں سمیت مدعو کیا۔ میں جَدُّكَ پر ضمہ، أَسْتَاذَكَ پر فتح اور زَمَلَانِكَ پر کسرہ ظاہر ہے۔
 ج:- اسم منقوص: (یعنی وہ اسم جس کے آخر میں یائے لازمہ ہو، جیسے: الْقَاضِي (جج)، الْمُحَامِي (وکیل)،

الْجَانِي (مجرم) اس طرح کے اسماء پر رفع اور جر کی حالت میں علاماتِ اعراب پوشیدہ ہوتی ہیں اور نصب کی علامت ظاہر، جیسے:

سَأَلَ الْقَاضِيَ الْمُحَامِي عَنِ الْجَانِي. قاضی نے وکیل سے مجرم کے متعلق دریافت کیا۔
اس جملہ میں الْقَاضِيَ مرفوع، اور الْجَانِي مجرور ہے لیکن ان کی علامات پوشیدہ ہیں، جب کہ الْمُحَامِي پرفتح ظاہر ہے۔

اگر اسم منقوص متون ہو تو اس کی یاء حذف ہو جائے گی، جیسے: قَاضٍ، جو اصل میں قَاضِي تھا، ضمہ اور یاء حذف ہونے کے بعد قَاضٍ ہو گیا، یہ یاء حالتِ نصب میں لوٹ آئے گی، جیسے:

هَذَا قَاضٍ. یہ ایک جج ہے۔

سَأَلْتُ قَاضِيًا. میں نے ایک جج سے دریافت کیا۔

هَذَا بَيْتُ قَاضٍ. یہ ایک جج کا گھر ہے۔

نوٹ:- اسم منقوص کی یاء صرف تین حالتوں میں باقی رہے گی:

۱:- اگر اسم منقوص پر ال داخل ہو، جیسے: القاضي، الوادي، المحامي

۲:- اگر وہ مضاف ہو، جیسے: قاضي مكة (مکہ کا جج)، محامي الدفاع (وکیلِ صفائی)، وادي العقيق

(وادی عقیق)۔

۳:- اگر وہ منصوب ہو، جیسے: عَبْرَتْ وَادِيًا میں نے ایک وادی عبور کی سَأَلْتُ قَاضِيًا میں

نے ایک جج سے دریافت کیا أُرِيدُ ثَانِيًا مجھے دوسرا چاہئے۔

مبنی اسماء

ہم جانتے ہیں کہ عربی کے اکثر اسماء معرب ہیں، بعض مبنی ہیں جن کے آخر میں اعراب کی مختلف حالتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، مندرجہ ذیل اسماء مبنی ہیں:

۱:- ضَمَرٌ، جیسے: هُوَ، أَنْتَ، أَنَا، اسی طرح رَأَيْتُهُ میں ت اور هُ بھی ضَمَرٌ ہیں، اور كِتَابُكَ میں

كَ اور بَيْتُهَا میں هَا بھی ضَمَرٌ ہیں۔

یہاں یہ بھی پیش نظر رہے کہ ضمائر کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

(ا) ضمائر رفع

ب (ضمائر نصب اور جر، جیسے:

نَحْنُ طُلَّابٌ ہم طلبہ ہیں۔

أَرَأَيْتُنَا؟ کیا تم نے ہمیں دیکھا؟

هَذَا بَيْتُنَا۔ یہ ہمارا گھر ہے۔

۲:- اسماء اشارہ، جیسے: هَذَا، هَذِهِ، ذَلِكَ، هَؤُلَاءِ، أُولَئِكَ، سَوَاءٌ هَذَانِ اور هَاتَانِ کے کہ یہ

دونوں معرب ہیں۔

۳:- اسماء موصولہ، جیسے: الَّذِي، الَّتِي، الَّذِينَ، اللَّاتِي، سَوَاءٌ اللَّذَانِ اور اللَّتَانِ کے کہ یہ دونوں معرب

ہیں۔

۴:- بعض اسماء استفہام، جیسے مَنْ، أَيْنَ، مَا، مَتَى، كَيْفَ۔

۵:- بعض اسماء ظروف، جیسے: إِذَا، حَيْثُ، أَمْسَ، الْآنَ۔

۶:- أسماء الفعل، یعنی وہ اسماء جو فعل کا معنی دیتے ہوں، جیسے: إِلَيْكَ (لو) آہ (میں تکلیف محسوس کرتا ہوں)

آمِنٌ (قبول کر)

۷:- مرکب اعداد، جیسے: أَحَدٌ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ عَشَرَ تک، اسی طرح ان کے تانیث کے صیغے بھی، سَوَاءٌ

اثنَا عَشَرَ اور اثنَا عَشْرَةَ کے کہ ان کا پہلا جزء معرب ہے، (جیسا کہ کلید حصہ دوم میں اس کی وضاحت گذر چکی)۔

معرب اسماء کو ہم مرفوع، منصوب یا مجرور کہتے ہیں، مبنی اسماء کو ”فِي مَحَلِّ رَفْعٍ“، ”فِي مَحَلِّ نَصْبٍ“،

”فِي مَحَلِّ جَرٍّ“ کہیں گے، اس لئے کہ اسم مبنی مرفوع منصوب یا مجرور نہیں ہو سکتا، ہاں وہ رفع، یا نصب، یا جر کے مقام

پر ضرور واقع ہوتا ہے، اگر اسم مبنی کی جگہ اسم معرب رکھ دیا جائے تو وہ مرفوع، منصوب یا مجرور ہوگا، جیسے: رَأَيْتُ بِلَالًا میں

بِلَالًا منصوب ہے اس لئے کہ وہ مفعول بہ ہے، لیکن رَأَيْتُ هَذَا میں اسم هَذَا نصب کے مقام پر (فِي مَحَلِّ

نَصْبٍ) ہے، اس لئے کہ وہ اسم منصوب بِلَالًا کی جگہ واقع ہے۔

(۷)

مشقیں

۱۔ آنے والے اسماء میں سے معرب اور مثنیٰ اسماء کو متعین کیجئے۔

۲۔ اسم میں اعراب کی اصلی علامتیں کیا ہیں؟

۳۔ آنے والے اسماء میں سے اعراب کی فرعی علامتیں کیا ہیں؟

۱۔ اسماء خمسہ

۲۔ جمع مذکر سالم

۳۔ تثنیہ (ثنی)

۴۔ غیر منصرف اسماء میں جز کی کیا علامت ہے؟

۵۔ جمع مؤنث سالم میں نصب کی علامت کیا ہے؟

۶۔ مقصور کی ایک مثال دیجئے اور اس کو تین جملوں میں پہلے میں مرفوع، دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور استعمال کیجئے۔

۷۔ منقوص کی یاء کے ساتھ ایک مثال دیجئے اور اس کو تین جملوں میں پہلے میں مرفوع، دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور استعمال کیجئے۔

۸۔ منقوص کی بغیر یاء کے ساتھ ایک مثال دیجئے اور اس کو تین جملوں میں پہلے میں مرفوع، دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور استعمال کیجئے۔

۹۔ یائے متکلم کی طرف مضاف کی ایک مثال دیجئے اور اس کو تین جملوں میں پہلے میں مرفوع، دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور استعمال کیجئے۔

۱۰۔ خط کشیدہ الفاظ کا اعراب (۱) بیان کیجئے۔

(۱) اعراب یوں بیان کیا جائے گا کہ پہلے اسم کی حالت، پھر وجہ، پھر اس کی علامت ذکر کی جائے، جیسے: سَأَلْتُ الْمُسْلِمَاتِ مِنَ الْمُسْلِمَاتِ کا اعراب یوں بیان کیا جائے گا، منصوب اس لئے کہ یہ مفعول بہ ہے اور علامت کسرہ ہے اس لئے کہ یہ جمع مؤنث سالم ہے۔

(۸)

مرفوع اسماء

مندرجہ ذیل حالتوں میں اسم مرفوع ہوگا:

- ۱-۲: مبتدا اور خبر ہو، جیسے: **اللَّهُ أَكْبَرُ**.
اللہ سب سے بڑا ہے۔
- ۳: **كَانَ** کا اسم ہو، جیسے: **كَانَ الْبَابُ مَفْتُوحًا**.
دروازہ کھلا تھا۔
- ۴: **إِنَّ** کی خبر ہو، جیسے: **إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ**.
یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے۔
- ۵: فاعل ہو، جیسے: **خَلَقْنَا اللَّهَ**.
ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔
- ۶: نائب فاعل (۲) ہو، جیسے: **خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ طِينٍ**.
انسان مٹی سے پیدا کیا گیا۔

منصوب اسماء

- ۱: **إِنَّ** کا اسم ہو، جیسے: **إِنَّ الْعِلْمَ نَافِعٌ**.
بے شک علم فائدہ مند ہے۔
- ۲: **كَانَ** کی خبر ہو، جیسے: **كَانَ الطَّعَامُ لَذِيذًا**.
کھانا ذائقہ دار تھا۔
- ۳: مفعول بہ ہو، جیسے: **فَهِمْتُ الدَّرْسَ**.
میں سبق سمجھ گیا۔
- ۴: مفعول فیہ (۲) ہو، جیسے: **سَافَرَ أَبِي لَيْلًا**.
میرے والد نے رات کو سفر کیا۔
- ۵: مفعول لہ (۳) ہو، جیسے: **مَآخِرَ جُثِّ مِنَ الْبَيْتِ خَوْفًا مِّنَ الْحَرِّ**.
گرمی کے اندیشہ سے میں گھر سے باہر نہیں نکلا۔
- ۶: مفعول معہ (۴) ہو، جیسے: **سِرْتُ وَالْجَبَلَ**.
میں پہاڑ کے ساتھ ساتھ چلا۔
- ذَهَبْتُ وَخَالَدًا إِلَى السُّوقِ**.
میں خالد کے ساتھ بازار گیا۔

(۱) نائب فاعل وہ اسم ہے جو فعل مبنی للمجهول کے بعد (بحیثیت فاعل) آئے۔

(۲) مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کسی فعل کے جائے وقوع یا وقت کو بتلائے۔

(۳) مفعول لہ وہ اسم ہے جو کسی فعل کی وجہ بتائے۔

(۴) مفعول معہ وہ اسم ہے جو واو کے بعد آئے اور معیت کا معنی دے۔

(۹)

- ۷:- مفعول مطلق (۱) ہو، جیسے: اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا۔ اللہ تعالیٰ کا خوب کثرت سے ذکر کیا کرو۔
- ۸:- حال (۲) ہو، جیسے: جَدِّي يُصَلِّي قَاعِدًا۔ میرے دادا بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں۔
- ۹:- تمیز (۳) ہو، جیسے: اَنَا أَحْسَنُ مِنْكَ خَطًّا۔ میں خوش نویسی کے پہلو سے تم سے بہتر ہوں۔
- ۱۰:- مستثنیٰ (۴) ہو، جیسے: حَضَرَ الطُّلَابُ كُلُّهُمْ إِلَّا مُحَمَّدًا۔ محمد کے علاوہ سارے طلبہ حاضر ہوئے۔
- ۱۱:- منادی (۵) ہو، جیسے: يَا عَبْدَ اللَّهِ، اے عبد اللہ،

توابع

عربی قواعد میں چار عناصر ایسے ہیں جن کا اپنا کوئی مستقل اعراب نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ دوسروں پر منحصر اور ان کے تابع ہوتے ہیں، وہ یہ ہیں:

- ۱:- النِّعَت (صفت) یہ اعراب میں اپنے منعت (موصوف) کے تابع ہوتی ہے، منعت (موصوف) اس اسم کو کہتے ہیں جس میں وہ صفت پائی جائے، جیسے:
- أَحْضَرَ الطَّالِبُ الْجَدِيدُ؟ کیا نیا طالب علم حاضر ہوا؟
- يَطْلُبُ الْمُدِيرُ الطَّالِبَ الْجَدِيدَ۔ ہیڈ ماسٹر نئے طالب علم کو طلب کر رہے ہیں۔
- هَذَا دَفْتَرُ الطَّالِبِ الْجَدِيدِ۔ یہ نئے طالب علم کی کاپی ہے۔
- ان مثالوں میں نعت جدید اپنے منعت الطالب کے اعراب کے تابع ہے، چنانچہ اگر وہ مرفوع ہے تو نعت بھی مرفوع ہے اور اگر وہ منصوب ہے تو نعت بھی منصوب ہے اور اگر وہ مجرور ہے تو نعت بھی مجرور ہے۔

- (۱) مفعول مطلق جملہ میں استعمال شدہ فعل کے مصدر کو جب وہ اسی جملہ میں ہو کہتے ہیں، دیکھئے سبق نمبر: ۲۸
- (۲) حال وہ اسم ہے جو فاعل، مفعول بہ وغیرہ کی کیفیت بیان کرے۔
- (۳) تمیز وہ اسم ہے جو کسی مبہم لفظ کی وضاحت کرے، مثلاً ایک شخص کسی دوسرے سے مختلف پہلوؤں سے بہتر ہو سکتا ہے، ”اخلاق کے لحاظ سے“، یہ لفظ اس بہتری کے پہلو کی وضاحت کرتا ہے، مزید تفصیل کے لئے دیکھئے سبق نمبر: ۳۰
- (۴) مستثنیٰ وہ اسم ہے جو (سوائے) کے بعد واقع ہو۔
- (۵) منادی کو ہم اس سے پہلے دوسرے حصہ میں پڑھ چکے ہیں۔

۲:- التَّوَكُّيد، وہ اسم جو کلام میں تاکید یا زور پیدا کر دیتا ہے، جیسے: كُتِّهْم (وہ سب کے سب)،
نَفْسُهُ (وہی، وہ خود)، مثال کے طور پر:

حَضَرَ الطُّلَّابُ كُتِّهْم. سارے طلبہ حاضر ہوئے۔
سَأَلْتُ الطُّلَّابَ كُتِّهْم. میں نے سارے طلبہ سے دریافت کیا۔
سَلَّمْتُ عَلَى الطُّلَّابِ كُتِّهْم. میں نے سارے طلبہ کو سلام کیا۔
قَالَ لِي الْمُدِيرُ نَفْسُهُ. مجھ سے خود ہیڈ ماسٹر نے کہا۔
سَأَلْتُ الْمُدِيرَ نَفْسُهُ. میں نے ہیڈ ماسٹر ہی سے دریافت کیا۔
سَلَّمْتُ عَلَى الْمُدِيرِ نَفْسِهِ. میں نے ہیڈ ماسٹر ہی کو سلام کیا۔

یہاں توکید (کُلّ، نفس) مؤکد (المُدير، الطُّلاب) کے تابع ہے، مؤکد اس اسم کو کہتے ہیں جس کی تاکید کی جائے، جیسے: سابقہ مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اگر الطُّلاب مرفوع ہے تو کُلّ بھی مرفوع ہے اور اگر الطُّلاب منصوب ہے تو کُلّ بھی منصوب ہے اور اگر الطُّلاب مجرور ہے تو کُلّ بھی مجرور ہے، یہی حال نفس (توکید) اور المدير (مؤکد) کا ہے۔

۳:- المعطوف، وہ اسم جو کسی حرفِ عطف جیسے: واو وغیرہ کے ذریعہ دوسرے پر عطف کیا جائے، جیسے:

خَرَجَ حَامِدٌ وَصَدِيقُهُ. حامد اور اس کا دوست نکلے۔
طَلَبَ الْمُدِيرُ حَامِدًا وَصَدِيقَهُ. ہیڈ ماسٹر نے حامد اور اس کے دوست کو طلب کیا۔
أَيْنَ كُتِبَ حَامِدٌ وَصَدِيقُهُ؟ حامد اور اس کے دوست کی کتابیں کہاں ہیں؟

ان مثالوں میں صَدِيقُهُ معطوف ہے، یعنی حامد پر عطف ہے، اسی لئے جوارب حامد کا ہے وہی صَدِيقُهُ کا بھی ہے، اگر حامد مرفوع ہے تو صَدِيقُهُ بھی مرفوع ہے، اگر حامد منصوب ہے تو صَدِيقُهُ بھی منصوب ہے اور اگر حامد مجرور ہے تو صَدِيقُهُ بھی مجرور ہے۔

۴:- البدل، وہ اسم جو کسی دوسرے اسم کے بدلے آئے، جیسے:

أَنْجَحَ أَخُوكَ هَاشِمًا؟ کیا تمہارا بھائی ہاشم کامیاب ہو گیا؟
أَعْرِفَ أَخَاكَ هَاشِمًا. میں تمہارے بھائی ہاشم سے واقف ہوں۔

تمہارے بھائی ہاشم کا کمرہ کہاں ہے؟
کیا یہ طالب علم کامیاب ہو گیا؟
میں اس طالب علم کو جانتا ہوں۔
اس طالب علم کا کمرہ کہاں ہے؟

أَيْنَ غُرْفَةُ أَحِيكَ هَاشِمٍ؟
أَنَجَحَ هَذَا الطَّالِبُ؟
أَعْرِفُ هَذَا الطَّالِبَ.
أَيْنَ غُرْفَةُ هَذَا الطَّالِبِ؟

یہاں اُخوک (تمہارا بھائی) اور ہاشم (ہاشم) دونوں ایک ہیں، اسی لئے جواراب اُخوک کا ہے وہی ہاشم کا ہے، اسی طرح ہذا (یہ) اور الطالب (طالب علم) ایک ہیں، اسی لئے جواراب ہذا کا ہے وہی الطالب کا ہے۔

۲۔ فعل کا اعراب

حصہ دوم (سبق نمبر: ۱۰) میں گذر چکا کہ عربی میں فعل کی تین صورتیں ہوتی ہیں، ماضی، مضارع اور امر۔ ماضی اور امر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اس لئے کہ یہ ماضی ہیں لیکن مضارع معرب ہے اس لئے جملہ میں اس کی حیثیتوں کے لحاظ سے اس کے آخر میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے، جس طرح اسم کی تین حالتیں ہوتی ہیں اسی طرح مضارع کی بھی تین حالتیں ہوتی ہیں، جو یہ ہیں: مرفوع، منصوب اور مجزوم (۱)۔ (یہ ساری باتیں حصہ دوم سبق نمبر ۱۸ اور ۲۱ میں گذر چکی ہیں)

جب مضارع کے ساتھ جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب پر دلالت کرنے والی ضمیر (نون نسوة) ہو تو وہ ماضی ہوگا، اس کے آخر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، جیسے:

الْأَخَوَاتُ يَكْتُبْنَ۔ بہنیں لکھ رہی ہیں۔

مَاذَا تَكْتُبْنَ يَا أَخَوَاتُ؟ بہنو، آپ کیا لکھ رہی ہیں؟

دیگر چار صیغے مرفوع ہونے کی صورت میں ”مضموم“، منصوب ہونے کی صورت میں ”مفتوح“ اور مجزوم ہونے کی صورت میں ”ساکن“ ہوں گے۔

مرفوع کی مثالیں:	نَكْتُبُ	أَكْتُبُ	تَكْتُبُ	يَكْتُبُ
منصوب کی مثالیں:	لَنْ نَكْتُبَ	لَنْ أَكْتُبَ	لَنْ تَكْتُبَ	لَنْ يَكْتُبَ

(۱) مرفوع اور منصوب ہونا اسم اور فعل دونوں میں مشترک ہے، لیکن مجزوم ہونا صرف فعل کے ساتھ خاص ہے۔

مجزوم کی مثالیں: لَمْ نَكْتُبْ لَمْ أَكْتُبْ لَمْ تَكْتُبْ لَمْ يَكْتُبْ
یہ تینوں (ضمہ، فتح اور سکون) اصلی علامتیں ہیں، کچھ ثانوی (فرعی) علامتیں بھی ہیں جو مندرجہ ذیل صورتوں میں استعمال ہوتی ہیں:

۱۔ فعل کے ان پانچ صیغوں میں جنہیں ”افعالِ خمسہ“ کہا جاتا ہے، مرفوع ہونے کی صورت میں نون باقی رہے گا جب کہ منصوب اور مجزوم ہونے کی صورت میں حذف ہو جائے گا۔

مرفوع کی مثالیں: تَكْتُبُونَ تَكْتُبَانِ يَكْتُبُونَ يَكْتُبَانِ
منصوب کی مثالیں: كُنْ تَكْتُبِي كُنْ تَكْتُبُوا كُنْ تَكْتُبَا
مجزوم مثالیں: لَمْ تَكْتُبِي لَمْ تَكْتُبُوا لَمْ تَكْتُبَا لَمْ يَكْتُبَا

۲۔ فعل ناقص سے مجزوم ہونے کی صورت میں تیسرا حرف اصلی جو کہ حرف علت ہے، گر جاتا ہے (۱) صوتی لحاظ سے یہ تبدیلی ہوتی ہے کہ مد کی صورت میں جو آواز لمبی ہو جاتی ہے وہ مختصر ہو جائے گی، جیسے:

يَتَلَوُ لَمْ يَتَلُ يَنْسِي لَمْ يَنْسَ يَنْسِي لَمْ يَنْسَ

اعراب تقدیری

فعل ناقص میں مندرجہ ذیل علامتیں مقدر (پوشیدہ) ہوتی ہیں، جیسے:

(۱) مرفوع ہونے کی علامت ”ضمہ“ ان تمام افعال میں جن کے آخر میں ”الف“، ”یاء“ یا ”واو“ ہو:

أَمْشِي میں چل رہا ہوں أَتْلُو میں تلاوت کر رہا ہوں

أَنْسَى میں بھول رہا ہوں ان کی اصلی صورت یہ ہے: أَمْشِي أَتْلُو أَنْسَى

(۲) نصب کی علامت فتح ان افعال میں جو الف پر ختم ہوتے ہیں، جیسے: أُرِيدُ أَنْ أَنْسَى (میں بھولنا چاہتا

ہوں) لیکن جو افعال ی یا و پر ختم ہوتے ہیں ان میں فتح ظاہر ہوگا، جیسے:

أُرِيدُ أَنْ أَمْشِيَ میں چلنا چاہتا ہوں۔

أُرِيدُ أَنْ أَتَلَّوْ. میں تلاوت کرنا چاہتا ہوں۔

۳) جزم کی علامت سکون مضعّف افعال میں محذوف ہوتی ہیں، جیسے:

لَمْ أُحْجَّ. میں نے حج نہیں کیا۔

یہاں پر لَمْ داخل ہونے کی وجہ سے ضمہ حذف ہو گیا تو لَمْ أُحْجَّ باقی رہا، التقاء الساکنین سے بچنے کے لئے ایک فتح بڑھا دیا گیا تو لَمْ أُحْجَّ ہو گیا (دیکھئے: حصہ دوم سبق نمبر ۲۹)

مشقیں

۱۔ آنے والی مثالوں میں معرب اور مثنیٰ کو متعین کیجئے۔

۲۔ مضارع میں اعراب کی اصلی علامتیں کیا ہیں؟

۳۔ افعال خمسہ میں اعراب کی فرعی علامتیں کیا ہیں؟

۴۔ فعل ناقص میں جزم کی فرعی علامت کیا ہے؟

۵۔ فعل ناقص میں رفع کی علامت کیا ہے؟

۶۔ فعل ناقص مفتوح العین میں نصب کی علامت کیا ہے؟

۷۔ فعل مضعّف میں جزم کی علامت کیا ہے؟

دوسرا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- حرفِ واو کبھی لفظ کی ساخت کا ایک جزء ہوتا ہے بذاتِ خود اس کا کوئی معنی نہیں ہوتا، جیسے: کَوْ، وَلَدٌ وغیرہ میں، اور کبھی خود مستقل بامعنی لفظ ہوتا ہے، جیسے: اَيْنَ بِلَالٍ وَحَامِدٌ؟ (بلال اور حامد کہاں ہیں؟) اس صورت میں اس کے کئی معنی ہوتے ہیں جن میں سے تین ہم اس سبق میں سیکھیں گے:

۱۔ اور، جیسے: اُرِيْدُ كِتَابًا وَقَلَمًا۔ مجھے ایک کتاب اور ایک قلم چاہئے۔ خَرَجَ الزُّبَيْرُ وَحَامِدٌ زَبِيرًا اور حامد نکلے۔ اس حالت میں اس کو حرفِ عطف کہتے ہیں۔

ب۔ قسم، جیسے: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُهُ۔ اللہ کی قسم میں نے اسے نہیں دیکھا۔ اس صورت میں وہ حرفِ جر

ہوگا۔

ج۔ واو کی تیسری قسم کو واو الحال کہتے ہیں، یہ ایک ذیلی جملہ اسمیہ سے پہلے آتا ہے اور اصل جملہ میں جس فعل کی خبر دی جا رہی ہے اس کی کیفیت کو بیان کرتا ہے، جیسے:

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَرْكَعُ۔ میں مسجد میں داخل ہوا اس حال میں کہ امام صاحب رکوع کر رہے تھے۔

مَاتَ أَبِي وَأَنَا صَغِيرٌ۔ میرے والد صاحب کا انتقال ہوا اس حال میں کہ میں چھوٹا تھا۔

دَخَلَ الْمَدْرَسُ الْفَضْلَ وَهُوَ يَحْمِلُ كُتُبًا كَثِيرَةً۔

استاذ درجہ میں داخل ہوئے اس حال میں کہ وہ بہت سی کتابیں لئے ہوئے تھے۔

جَاءَنِي الْوَلَدُ وَهُوَ يَبْكِي۔ میرے پاس لڑکا روتے ہوئے آیا۔

لَا تَأْكُلْ وَأَنْتَ شَبْعَانُ۔ شکم سیر ہونے کی حالت میں نہ کھاؤ۔

۲- ہم دوسرے حصے کے پہلے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ لَعَلَّ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے، جیسے:

لَعَلَّهُ بِخَيْرٍ امید ہے وہ خیریت سے ہوگا اس معنی کو ”ترجی“ کہتے ہیں۔

لَعَلَّهُ مَرِيضٌ اندیشہ ہے کہ وہ بیمار ہوگا اس معنی کو ”اشفاق“ کہتے ہیں۔

اشفاق کی مثال خطبہ حجة الوداع میں بھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِي هَذَا مجھے اندیشہ ہے کہ امسال کے بعد میں حج نہیں کر سکوں گا۔

۳- إِلَيْكُمْ أَمْثَلَةُ أُخْرَى: مزید مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

یہاں إِلَيْكُمْ ”اسم الفعل“ ہے وہ حرف جر، ”إلی“ اور ”ثم“ سے مل کر بنا ہے، لیکن اس مرکب صورت میں اس کا معنی ہے، ”لیجئے“ یا ”لو“، ”أَمْثَلَةُ“ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر خبریں سننے والا کہتا ہے:

إِلَيْكُمْ نَشْرَةُ الْأَخْبَارِ۔ خبر نامہ پیش خدمت ہے۔

مخاطب کے لحاظ سے ضمیر بدلتی جائے گی، جیسے:

إِلَيْكَ هَذَا الْكِتَابُ يَا إِبْرَاهِيمَ۔ ابراہیم، یہ کتاب لو۔

إِلَيْكَ الْمَلَأَعَقُ يَا أُخْتِي۔ باجی، چمچے لیجئے۔

إِلَيْكُمْ هَذِهِ الدَّفَاتِرُ يَا أَخَوَاتِ۔ بہنو، یہ کاپیاں لو۔

۴- أَشْيَاءُ۔ ممنوع من الصرف ہے، اس لئے کہ وہ اصل میں أَغْنِيَاءُ، أَنْبِيَاءُ اور أَصْدِقَاءُ کی طرح أَشْيَاءُ ہے۔

۵- فعل ماضی کا مینغہ دعا کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: رَحِمَهُ اللَّهُ اس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے شَفَاهُ اللَّهُ

اس کو اللہ تعالیٰ صحت یاب فرمائے غَفَرَ اللَّهُ لَهُ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے۔

اس معنی میں ماضی کی نفی لا کے ذریعہ ہوگی، جیسے:

لَا أَرَاكَ اللَّهُ مُكْرُوهُمَا۔ اللہ تمہیں کوئی ناپسندیدہ بات نہ دکھائے۔

لَا فَضَّ اللَّهُ فَاكَ۔ اللہ کرے کہ تمہارا منہ کبھی نہ ٹوٹے۔ (تم ہمیشہ اسی طرح اچھی باتیں بولتے

رہو۔) اس کا متبادل اسلوب اردو میں یہ ہے: تمہارے منہ میں گھی شکر۔

۶- هَلْ مِنْ سُؤَالٍ؟ کوئی سوال؟

یہ جملہ اصل میں یوں تھا:

هَلْ مِنْ سُؤَالٍ عِنْدَكَ؟ کیا تمہارے پاس کوئی اور سوال ہے؟ یہاں سُؤَالٌ مبتدا ہے اور عِنْدَكَ خبر، اس طرح کے جملوں میں مِنْ زائدہ کہلاتا ہے اور وہ جملہ کے معنی میں تاکید پیدا کرتا ہے، مِنْ زائدہ دو شرطوں کے ساتھ استعمال ہوگا:

۱:- جملہ نفی یا نہی یا استفہام پر مشتمل ہو، اور استفہام بھی صرف هَلْ کے ذریعہ ہو۔

۲:- مِنْ کے بعد والا اسم نکرہ ہو۔

نفی کی مثالیں:

مَا غَابَ مِنْ أَحَدٍ. کوئی غائب نہیں ہوا۔

مَا رَأَيْتُ مِنْ أَحَدٍ. میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

نہی کی مثالیں:

لَا يَخْرُجُ مِنْ أَحَدٍ. کوئی نہ نکلے۔

لَا تَكْتُبُ مِنْ شَيْءٍ. کچھ نہ لکھو۔

استفہام کی مثالیں:

هَلْ مِنْ سُؤَالٍ؟ کوئی سوال؟

هَلْ مِنْ جَدِيدٍ؟ کوئی نئی بات؟

قرآن مجید میں ہے:

﴿يَوْمَ نَقُولُ لِحَٰجَتِهِمْ هَلْ امْتَلَأَتْ وَ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾ [سورة ق: ۳۰]

جس دن ہم جہنم سے کہیں گے کیا تو بھر گیا اور وہ کہے گا کہ کیا اور بھی ہے؟

نوٹ:- مِنَ الزائدہ کے بعد والا اسم مِنْ کی وجہ سے مجرور ہوگا، اس لئے کہ مِنْ حرف جر ہے اور اس اسم کا اصلی اعراب چھپ جائے گا، جیسے: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا میں أَحَدًا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، لیکن مِنْ داخل ہونے

کے بعد اس کا نصب ختم ہو جائے گا اور وہ مجرور ہو جائے گا اسی طرح مَا حَضَرَ أَحَدٌ میں أَحَدٌ فاعل مرفوع ہے لیکن مِنْ داخل ہونے کے بعد وہ مجرور ہو جائے گا۔

۷۔ لَدَى (پاس، طرف) عِنْدَ (پاس) کا ہم معنی ہے، جیسے:

مَاذَا لَدَى الْبَابِ؟ دروازے کے پاس کیا ہے؟

لَدَى اگر کسی ضمیر کی طرف مضاف ہو تو اس کا الف، ی میں تبدیل ہو جائے گا، جیسے:

مَاذَا لَدَيْكَ؟ تمہارے پاس کیا ہے؟

۸۔ دَخَلْتُ عَلَى الْمُدِيرِ کا معنی ہوگا میں ہیڈ ماسٹر کے پاس ان کے آفس میں گیا۔

۹۔ مَعْنَى کی جمع مَعَانٍ ہے اور ال کے ساتھ ہو تو الْمَعَانِي، اس طرح کے اور بھی اسماء ہیں جن کی جمع مَفَاعِلُ کے ہم وزن ہوتی ہے، جیسے:

جَارِيَةٌ (لڑکی) جَوَارٍ الْجَوَارِي. كَيْلَةٌ (رات) كَيْالٍ اللَّيَالِي. نَادٍ (بزم، کلب) نَوَادٍ النَّوَادِي.

ان اسماء کا اعراب بھی اسم منقوص کی طرح ہوگا، (پہلا سبق ملاحظہ ہو) جیسے:

مرفوع: لِلْوَاوِ مَعَانٍ كَثِيرَةٌ. واو کے بہت سے معنی ہیں۔

منصوب: أَغْرِفُ لِلْوَاوِ مَعَانِي كَثِيرَةٌ. میں واو کے بہت سے معنی جانتا ہوں۔

مجرور: تَأْتِي الْوَاوُ لِمَعَانٍ كَثِيرَةٍ. واو بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

ال کے ساتھ ان کی مثال یوں ہے:

مرفوع: الْمَعَانِي كَثِيرَةٌ. معانی بہت سے ہیں۔

منصوب: أَكْتُبُ الْمَعَانِي؟ کیا تم نے معنی لکھے؟

مجرور: سَأَلْتُ الْمُدْرَسَ عَنِ الْمَعَانِي میں نے استاذ سے معنوں کے متعلق دریافت کیا (۱)

(۱) سبق نمبر ۳۴ بھی ملاحظہ ہو۔

مشقیں

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے۔
- ۲۔ ”واو الحال“ کی آئندہ مثالوں پر غور کیجئے۔
- ۳۔ آنے والے جملوں میں واو العطف کو واو الحال سے اس طرح الگ کیجئے کہ واو العطف کے نیچے ایک لکیر کھینچئے اور واو الحال کے نیچے دو لکیریں کھینچئے۔
- ۴۔ اگلے جملے میں استعمال شدہ ہر واو کی نوعیت بتائیے۔
- ۵۔ اگلے جملوں کو مناسب جملہ حالیہ (و + جملہ اسمیہ) سے پُر کیجئے۔
- ۶۔ چند جملے بنائیے اور آنے والے جملوں کو جملہ حالیہ کے طور پر استعمال کیجئے۔
- ۸۔ آنے والے جملوں میں کَلَّ کس معنی میں ہے؟ (۱)
- ۱۱۔ سبق میں سے ایک ایسی مثال تلاش کیجئے جس میں فعل ماضی دعا کے لئے استعمال ہوا ہو۔
- ۱۲۔ قوسین میں دیئے گئے کلمات استعمال کرتے ہوئے سابقہ مثال کی طرز پر جملے بنائیے۔
- ۱۳۔ لگدی کا استعمال سکھئے۔
- ۱۴۔ ”مَرِيضٌ“ کی ضد کیا ہے؟
- ۱۵۔ آنے والے افعال کا ماضی بتائیے۔
- ۱۶۔ آنے والے اسماء کا مفرد بتائیے۔
- ۱۷۔ آنے والے اسماء کی جمع بنائیے۔
- ۲۰۔ عَبْد اور عُيَيْد میں کیا فرق ہے اور عُيَيْد کیا کہلاتا ہے؟

(۱) کلید میں سوال پر وہی نمبر دیئے گئے ہیں جو اصل کتاب میں ہیں، چھوٹے ہوئے نمبروں پر موجود جملے سوالیہ نہیں ہیں۔

تیسرا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱۔ الفعل المبني للمجهول . اردو میں ہم کہتے ہیں: سپاہی نے چور کو مار ڈالا، اسی کو مجہول صیغے میں یوں کہتے ہیں:

چور مارا گیا، ان دونوں جملوں کو عربی میں یوں ادا کریں گے:

مبني للمعلوم ☆: قَتَلَ الْجُنْدِيُّ اللَّصَّ . سپاہی نے چور کو مار ڈالا۔

مبني للمجهول: قُتِلَ اللَّصُّ . چور مارا گیا۔

نوٹ:- فعل مبني للمجهول کے صیغے کے ساتھ فاعل ”الْجُنْدِيُّ“ حذف ہو جائے گا، اور ”اللَّصُّ“ اس کے قائم

مقام ہو کر مرفوع ہو جائے گا، اس صورت میں اس ”اللَّصُّ“ کو نائب الفاعل کہتے ہیں۔

فعل کو مبني للمعلوم سے مبني للمجهول بنانے کے لئے اس میں چند تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں جو یہ ہیں:

ماضی میں پہلے حرف پر ضمہ ہوگا اور دوسرے پر کسرہ، جیسے:

قَتَلَ اس نے قتل کیا۔ قُتِلَ اس کا قتل ہو گیا۔ (اس کو قتل کر دیا گیا)۔

اگر دوسرے حرف پر پہلے سے کسرہ ہو تو وہ باقی رہے گا، جیسے:

شَرِبَ اس نے پیا۔ شُرِبَ اس کو پی لیا گیا سَمِعَ اس نے سنا سَمِعَ اس کو سنا گیا۔

مضارع میں حروف مضارع (۱) پر ضمہ ہوگا اور دوسرے حرف پر فتح، جیسے:

☆ برصغیر میں ”مبني للمعروف“ کی اصطلاح رائج ہے جو غلط ہے، صحیح اصطلاح جو تمام عربی مراجع میں مستعمل ہے وہ ہے: ”مبني

للمعلوم“۔

(۱) حروف (أ، ت، ي، ن) چونکہ مضارع پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ نَكْتُبُ، أَكْتُبُ، تَكْتُبُ، يَكْتُبُ میں ہے، اس لئے ان کو

حروف مضارع کہا جاتا ہے ان کا مجموعہ ہے ”اَتَيْنِ“ وہ سب آئیں۔

يُقْتَلُ وہ قتل کرتا ہے۔ يُقْتَلُ اس کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

اگر دوسرے حرف پر پہلے سے ’فتحہ‘ ہو تو وہ باقی رہے گا، جیسے:

يَفْتَحُ وہ کھولتا ہے يَفْتَحُ اس کو کھولا جاتا ہے۔ يَقْرَأُ وہ پڑھتا ہے يَقْرَأُ اس کو پڑھا جاتا ہے۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اگر فعل کا پہلا حرف اصلی واو (وَجَدَ) ہو تو وہ مضارع میں حذف ہو جاتا ہے، (دیکھئے:

دوسرا حصہ سبق نمبر ۲۶) لیکن صیغہ مبنی للمجهول میں وہ باقی رہے گا، جیسے:

يَجِدُ وہ پاتا ہے يُوْجَدُ وہ پایا جاتا ہے۔

یہاں فعل مبنی للمجهول کی چند مثالیں درج کی جاتی ہیں:

خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ طِينٍ۔ انسان گارے سے پیدا کیا گیا۔

فِي أَيِّ عَامٍ وُلِدْتُ؟ تم کس سن میں پیدا ہوئے؟

يُقْتَلُ آلَافٌ مِنَ النَّاسِ فِي الْحُرُوبِ۔ جنگوں میں ہزاروں لوگ مارے جاتے ہیں۔

لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔ مومن ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

لَا يُوجَدُ هَذَا الْكِتَابُ فِي الْمَكْتَبَاتِ۔ یہ کتاب کتب خانوں میں نہیں ملتی۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ۔ نہ اس نے (کسی کو) جنا، نہ وہ جنا گیا۔

اگر نائب فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہوگا، جیسے:

عَمَّ سَأَلْتُ أَمَةً؟ آمنہ سے کس بارے میں پوچھا گیا؟

تَقْرَأُ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ۔ سورہ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔

اگر مفعول بہ ضمیر ہو تو اس کو حالت رفع میں کس طرح استعمال کیا جائے گا اس کی وضاحت اصل کتاب کی ساتویں مشق

میں کی گئی ہے، چند مثالیں یہ ہیں:

قَتَلَهُمُ الْمُجْرِمُونَ انہیں مجرموں نے مار ڈالا۔ قُتِلُوا انہیں مار ڈالا گیا۔

سَأَلَنِي الْمَدِيرُ مجھ سے ہیڈ ماسٹر نے دریافت کیا۔ سُئِلْتُ مجھ سے دریافت کیا گیا۔

۲- وُلِدْتُ عَامَ سِتِّينَ وَتِسْعِمِائَةٍ وَأَلْفٍ لِلْمِيلَادِ میری پیدائش ۱۹۶۰ء میں ہوئی

اس مثال میں عام منصوب ہے، اس لئے کہ وہ مفعول فیہ ہے اور فعل کے واقع ہونے کے وقت کو بتا رہا ہے، اور اس پر تنوین اس لئے نہیں ہے کہ وہ مضاف ہے، اس طرح کی چند اور مثالیں یہ ہیں:

سَأَذْرُسُ اللُّغَةَ الْفَرَنْسِيَّةَ الْعَامَ الْقَادِمَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. اگلے سال ان شاء اللہ میں فرانسیسی زبان پڑھوں گا۔

كُنْتُ فِي مَكَّةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. جمعہ کے دن میں مکہ میں تھا۔

أَيْنَ تَذْهَبُونَ هَذَا الْمَسَاءَ؟ آج شام تم سب کہاں جا رہے ہو؟

۳- کچھ ناموں کے شروع میں ال ہوتا ہے، جیسے: الزُّبَيْر، الحَسَن، الحُسَيْن لیکن جب ان کے ساتھ یا استعمال ہو تو ال حذف ہو جائے گا، جیسے: يَا حَسَنُ نہ کہ يَا الْحَسَنُ.

۴- هِنْدِيّ کے معنی ہیں ہندوستانی

یہ صیغہ ہند کے اخیر میں ی (یائے مشدّدہ) بڑھا کر بنایا گیا، اس طرح کی صیغہ سازی یاء النسب کہلاتی ہے، اور جو اسم اس عمل سے گزرے وہ المنسوب کہلاتا ہے۔

بعض اسماء منسوبہ اصل اسم سے ذرا مختلف ہوتے ہیں، جیسے:

أَخٌ سے أَخَوِيٌّ برادرانہ۔ أَبٌ سے أَبَوِيٌّ پدرانہ۔
نَبِيٌّ سے نَبَوِيٌّ نبوی۔

۵- أُخْرُ أُخْرَى کی جمع ہے اور غیر منصرف ہے، آخِرُ کی جمع آخِرُونَ ہے، چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

غَابَ الْيَوْمَ بِلَالٌ وَ طَالِبٌ آخِرُ. آج بلال اور ایک دوسرا طالب علم غائب رہا۔

غَابَ الْيَوْمَ بِلَالٌ وَ طَالِبٌ آخِرُونَ. آج بلال اور دوسرے طلبہ غیر حاضر رہے۔

غَابَتِ الْيَوْمَ زَيْنَبٌ وَ طَالِبَةُ أُخْرَى. آج زینب اور ایک دوسری طالبہ غیر حاضر ہیں۔

غَابَتِ الْيَوْمَ زَيْنَبٌ وَ طَالِبَاتٌ أُخْرُ. آج زینب اور دوسری طالبات غیر حاضر ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ [البقرة: ۱۸۴]
 تو تم میں سے جو بیمار یا حالتِ سفر میں ہو وہ دوسرے دنوں میں اتنے دن (روزے رکھے)
 چونکہ اِیَّامٌ غیر عاقل ہے، اس لئے اس کے ساتھ واحد مؤنث کا صیغہ بھی استعمال ہو سکتا ہے، جیسے:
 الْفَنَادِقُ غَالِيَةٌ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ وَلَكِنَّهَا رَخِيصَةٌ فِي أَيَّامٍ أُخَرَى.
 ان دنوں ہوٹل مہنگے ہیں، لیکن دیگر ایام میں وہ سستے ہوتے ہیں۔

۶- صَلَّی اس نے نماز ادا کی کا مضارع ہے يُصَلِّي اور امر ہے صَلِّ. صَلَّی بِنَا کا معنی ہے: ہماری امامت کی،
 لہذا صَلِّ بِنَا کا معنی ہوا: ہماری امامت کیجئے۔

۷- إِمَا... وَإِمَا... کا معنی ہے: یا... یا... جیسے:
 إِلَّا سَمِ إِمَا مُذَكَّرٌ وَإِمَا مُؤَنَّثٌ. اسم مذکر ہو گا یا مؤنث۔
 إِمَا تَزُورُنِي وَإِمَا أُرْزُكُ. یا آپ مجھ سے ملنے آئیے گا یا میں آپ سے ملنے آؤں گا۔

۸- ثَلَاثُمِائَةٍ سے تِسْعِمِائَةٍ تک کے اعراب کے لئے ملاحظہ ہو، کلید حصہ دوم، سبق نمبر: ۲۴

۹- الْيَهُودُ ایک اسم الجنس الجمع ہے، اسم الجنس الجمع کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ اسم جنس جن کے آگے ی بڑھا کر اس کا مفرد بنایا جاتا ہے، جیسے:

عَرَبٌ	عرب	سے	عَرَبِيٌّ	ایک عربی۔
تُرْكٌ	ترک	سے	تُرْكِيٌّ	ایک ترکی۔
إِنْكِلِيزٌ	انگریز	سے	إِنْكِلِيزِيٌّ	ایک انگریز۔

نوٹ:- یہ ی یا ئے نسب نہیں ہے۔

۲۔ وہ اسم الجنس الجمع جس کا مفرد بڑھا کر بنایا جائے، جیسے:

تُفَاحٌ	سیب	سے	تُفَاحَةٌ	ایک سیب۔
---------	-----	----	-----------	----------

شَجَرٌ درخت سے شَجَرَةٌ ایک درخت۔
سَمَكٌ مچھلی سے سَمَكَةٌ ایک مچھلی۔

واحد اور جمع کا فرق سمجھنے کے لئے اگلی مثالوں پر غور کیجئے:

اگر ڈاکٹر آپ سے پوچھے کہ آپ کو کونسا پھل پسند ہے تو آپ کہیں گے: أَحَبُّ الْمَوَازِ (مجھے کیلا پسند ہے) اور اگر یہ سوال کرے کہ کھانے کے بعد آپ کتنے کیلے کھاتے ہیں تو آپ کہیں گے: أَكُلُ مَوْزَةٍ (میں ایک کیلا کھاتا ہوں)۔ اسی طرح آپ کہیں گے: أَحَبُّ الْعَرَبِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَبِيٌّ (میں عربوں کو پسند کرتا ہوں اس لئے کہ آپ ﷺ بھی ایک عرب تھے)۔

نوٹ:۔ اس مفرد کا ثنی عَرَبِيَّانِ ہوگا نہ کہ عَرَبَانِ، اسی طرح مَوْزَتَانِ نہ کہ مَوْزَانِ۔

مشقیں

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے۔
- ۲۔ آنے والے جملوں میں نائب فاعل کے نیچے ایک لکیر کھینچئے۔
- ۳۔ آنے والے افعال کو ماضی مبنی للمجهول میں تبدیل کیجئے۔
- ۵۔ آنے والے افعال کو مضارع مبنی للمجهول میں تبدیل کیجئے۔
- ۶۔ مثالیں پڑھئے اور اگلے جملوں کو مبنی للمجهول میں تبدیل کیجئے۔
- ۷۔ مفعول بہ ضمیر ہو تو افعال کو کس طرح مبنی للمجهول میں تبدیل کرتے ہیں، لکھئے۔
- ۸۔ آنے والے جملوں میں نائب فاعل کو متعین کیجئے۔
- ۹۔ آنے والے جملوں میں واقع فعل کو مبنی للمجهول میں تبدیل کیجئے۔
- ۱۰۔ آنے والے جملوں کے فعل کو مبنی للمجهول میں لکھئے اور ان میں نائب فاعل کو متعین کیجئے۔
- ۱۱۔ زبانی مشق: استاد ہر طالب علم سے سوال کرے: فِي أَيِّ عَامٍ وُلِدْتُ؟ (تمہارا سن پیدائش کیا ہے۔) اور طالب علم جواب دے: وُلِدْتُ عَامَ... لِلْهِجْرَةِ / لِلْمِيلَادِ (تاریخ بتاتے ہوئے عدد کو اکائی سے شروع کیا جائے)۔
- ۱۲۔ آنے والے اسماء اعلام سے پہلے يَا داخل کیجئے۔

- ۱۳۔ آنے والے ہر اسم کا منسوب لکھئے۔
- ۱۴۔ سبق میں سارے اسماء منسوبہ کو متعین کیجئے۔
- ۱۶۔ يَسْتَطِيعُ وہ استطاعت رکھتا ہے / کر سکتا ہے کا استعمال کیجئے۔
- ۱۷۔ صَلَّى کا استعمال کیجئے۔
- ۱۸۔ عربی مہینوں کے نام کیجئے۔
- ۱۹۔ اِمَّا ... وَاِمَّا ... کا استعمال کیجئے۔
- ۲۰۔ الْحَرْبُ الْعَالَمِيَّةُ الْاُولَى / الثَّانِيَّةُ کا کیا مفہوم ہے؟ الْحَرْبُ مذکر ہے یا مؤنث، اس کی تعیین کیسے ہوگی؟
- ۲۱۔ آنے والے سارے افعال لکھئے۔
- ۲۲۔ ان تمام اسماء کی جمع بنائیے۔
- ۲۳۔ آنے والے سارے حروف کو ایک جملے میں استعمال کیجئے۔
- ۲۴۔ ثَلَاثِمِائَةٍ سے تِسْعِمِائَةٍ تک کا اعراب کیجئے، پھر ان کو درست طریقے سے جملوں میں پڑھئے۔
- ۲۵۔ اسم الجنس الجمع کا استعمال کیجئے۔

چوتھا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- اسم فاعل، اردو میں کسی کام کے ”کرنے والے“ کو بتانے کے لئے اس فعل کے مصدر کے ساتھ (عمومًا) لفظ ”والا“ جوڑ دیا جاتا ہے، جیسے: جانے والا، آنے والا، پڑھنے والا، وغیرہ، عربی میں اس معنی کو ادا کرنے کے لئے اس فعل سے فاعِل کے وزن پر صیغہ بناتے ہیں، جو اسم فاعل کہلاتا ہے، جیسے:

كَتَبَ اس نے لکھا . كَاتِبٌ لکھنے والا۔

سَرَقَ اس نے چوری کیا سَارِقٌ چور (چوری کرنے والا)۔

عَبَدَ اس نے عبادت کی عَابِدٌ عبادت کرنے والا (عبادت گزار)۔

خَلَقَ اس نے پیدا کیا خَالِقٌ پیدا کرنے والا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى﴾ [الأنعام: ۹۵]

بے شک اللہ تعالیٰ ہی دانوں اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والے ہیں۔

۲- اسم مفعول، وہ اسم ہے جو فعل سے مَفْعُولُ کے وزن پر بنایا جائے اس ذات پر دلالت کرنے کے لئے جس پر فعل واقع

ہوا ہو، جیسے:

قَتَلَ اس نے قتل کیا مَقْتُولٌ مقتول (قتل کیا ہوا)۔

خَلَقَ اس نے پیدا کیا مَخْلُوقٌ مخلوق (جس کو پیدا کیا گیا)۔

سَرَّ اس نے خوش کیا مَسْرُورٌ مسرور، خوش (جس کو خوشی حاصل ہوئی ہو)۔

كَسَرَ اس نے توڑا مَكْسُورٌ ٹوٹا ہوا۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(۲۶)

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.

جس کام میں خالق کی نافرمانی ہو اس میں مخلوق کی اطاعت کا کوئی جواز نہیں۔

۳- مَا أَنَا بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُ تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں غافل نہیں ہوں

اس مَا کو مَا الْحِجَازِيَّة کہتے ہیں، یہ کَيْس کا عمل کرتی ہے، یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتی ہے اور اس کے داخل ہونے سے خبر منصوب ہو جاتی ہے، خبر پر حرف جر ب زائدہ بھی داخل ہو سکتا ہے اس صورت میں وہ مجرور ہوگی، جیسے:

أَلْبَيْتُ جَدِيدٌ مَا أَلْبَيْتُ جَدِيدًا/مَا أَلْبَيْتُ بِجَدِيدٍ

ٹھیک اسی طرح جیسے ہم یہ کہتے ہیں:

كَيْسَ أَلْبَيْتُ جَدِيدًا/كَيْسَ أَلْبَيْتُ بِجَدِيدٍ

قرآن مجید میں ہے: ﴿مَا هَذَا بَشَرًا﴾ [یوسف: ۳۱] یہ کوئی انسان نہیں ہے۔ یہاں خبر منصوب ہے۔

مجرور خبر کی مثال یہ ہے: ﴿وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾ [البقرة: ۱۴] اور اللہ تعالیٰ تمہاری حرکتوں

سے غافل نہیں ہے۔

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔ اسم فاعل بنانا سیکھئے۔

۳۔ آنے والے افعال سے اسم الفاعل بنائیے۔

۴۔ آنے والے جملوں میں اسم الفاعل کے نیچے لکیر کھینچئے۔

۵۔ اسم مفعول بنانا سیکھئے۔

۶۔ آنے والے افعال سے اسم مفعول بنانا سیکھئے۔

۷۔ آنے والے جملوں میں اسم الفاعل کے نیچے ایک اور اسم المفعول کے نیچے دو لکیریں کھینچئے۔

۸۔ اشتراکی کا استعمال سیکھئے۔

۹۔ مَا الْحِجَازِیَّةُ کا استعمال کیجئے، پھر سارے اگلے جملوں پر اس کو داخل کر کے دوبارہ اسی طرح لکھئے جیسا کہ مثال میں بتایا گیا ہے۔

۱۰۔ آنے والے افعال کے مضارع لکھئے۔

۱۱۔ آنے والے اسماء کی جمع لائیئے۔

پانچواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- سالم فعل (۱) سے مبني للمجهول بنانے کا طریقہ ہم سیکھ چکے ہیں، یہاں فعل اجوف سے مبني للمجهول بنانے کا طریقہ سیکھیں گے:

ماضی:

قَالَ سے قِيلَ کہا گیا۔
 بَاعَ سے بِنِعَ فروخت کیا گیا۔
 زَادَ سے زِيدَ بڑھایا گیا۔

مضارع:

يَقُولُ سے يُقَالُ کہا جاتا ہے۔
 يَبِيعُ سے يُبَاعُ فروخت کیا جاتا ہے۔
 يَزِيدُ سے يُزَادُ بڑھایا جاتا ہے۔

یہاں اس کی چند مثالیں درج ہیں:

يُقَالُ إِنَّ هَذِهِ الْأَرْضَ بِيْعَتْ بِمِائِيْنَ رِيَالٍ.

کہا جاتا ہے کہ یہ زمین ایک ملین (دس لاکھ) ریال میں فروخت ہوئی۔

هَذَا تَبَاعُ الصُّحُفِ وَالْمَجَلَّاتِ. یہاں اخبار اور رسالے فروخت کئے جاتے ہیں۔

۲- سالم فعل سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ ہم سیکھ چکے ہیں یہاں ہم غیر سالم افعال سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ سیکھیں گے:

(۱) سالم اور غیر سالم افعال کے لئے دیکھئے کلید حصہ دوم، سبق نمبر: ۲۶

۱:- فعل مضتفع حَجَّ سے حَاجَّ (حاجی) جو اصل میں حَاجِج تھا، دوسرے حرفِ اصلی کا کسرہ تخفیف (سہولت) کی خاطر حذف کر دیا گیا تو حَاجَّ ہو گیا۔

ب:- اجوف واوی (۱) قَالَ يَقُولُ سے قَائِلٌ کہنے والا اصل میں قَاوِلٌ تھا۔
اجوف یائی زَادَ يَزِيدُ سے زَائِدٌ زیادہ اصل میں زَائِدٌ تھا۔
ج:- ناقص واوی نَجَا يَنْجُو سے نَاجٍ (النَّاجِي) بچنے والا، نجات پانے والا اصل میں نَاجِوٌ تھا۔
ناقص یائی سَقَى يَسْقِي سے سَاقٍ (السَّاقِي) ساقی، پلانے والا اصل میں سَاقِيٌ تھا۔

۳- فعل سالم سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ ہم سیکھ چکے ہیں اس سبق میں غیر سالم فعل سے اسم مفعول بنانا سیکھیں گے:

۱:- فعل مضتفع سے اسم مفعول مَفْعُولٌ ہی کے وزن پر آئے گا، جیسے:
سَرَّ سے مَسْرُورٌ مسرور (خوش) عَدَّ سے مَعْدُودٌ معدود (گناہوا)۔
صَبَّ سے مَضْبُوبٌ انڈیا ہوا حَلَّ سے مَحْلُولٌ حل شدہ (محلول، ملایا ہوا)۔
ب:- اجوف واوی قَالَ يَقُولُ (۲) سے مَقُولٌ کہی ہوئی بات۔ اصل میں مَقُوُولٌ تھا، اس میں دوسرا حرفِ اصلی حذف کر دیا گیا ہے، اس کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

لَامَ يَلُومُ سے مَلُومٌ ملامت زدہ۔ اصل میں مَلُوْمٌ تھا۔
اجوف یائی زَادَ يَزِيدُ سے مَزِيدٌ زیادہ۔ اصل میں مَزْيُودٌ تھا، یہاں دوسرا حرفِ اصلی حذف ہو گیا اور مَفْعُولٌ کا واو، ی میں بدل دیا گیا، اس طرح کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو:
كَالَ يَكِيلُ سے مَكِيلٌ ناپا ہوا۔ اصل میں مَكْيُوءٌ تھا۔

ج:- ناقص واوی دَعَا يَدْعُو سے مَدْعُوٌ مدعو (جسے دعوت دی گئی ہو) یہ اصل میں قاعدہ کے مطابق ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ اس کو ایک ہی واو مشدود سے لکھا گیا ہے، مَدْعُوٌ میں پہلا واو مَفْعُولٌ کا ہے اور دوسرا واو

(۱) اجوف واوی اس فعل کو کہتے ہیں جس کا دوسرا حرفِ اصلی واو ہو اور اجوف یائی اس فعل کو کہتے ہیں جس کا دوسرا حرفِ اصلی ی ہو، یہی قاعدہ فعل ناقص کے لئے بھی ہے۔

(۲) اسم مفعول فعل مبنی للمجول سے بنتا ہے، اسی لئے اصل کتاب میں فعل مبنی للمجهول دیا گیا ہے، کلید میں فعل مبنی للمعلوم اس لئے دیا گیا کہ آسانی سے سمجھا جاسکے۔

تیسرا حرف اصلی ہے، اس طرح کی ایک اور مثال یہ ہے:

تَلَايْتُلُو سے مَتَلُو پڑھی جانے والی چیز۔

ناقص یا بُنِي يَنْبِي سے مَبْنِي تعمیر شدہ۔ اصل میں مَبْنُوِي تھا۔

اس طرح کی ایک اور مثال یہ ہے:

شَوِي يَشُوِي (۱) سے مَشُوِي بھٹنا ہوا۔ اصل میں مَشُوُوِي تھا۔

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔ مثالوں میں دیئے گئے طریقہ کے مطابق آنے والے اجوف افعال کو مبنی للمجهول بنائیے۔

۳۔ آنے والے جملوں میں اجوف افعال کو متعین کیجئے۔

۴۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے مضعف افعال سے اسم فاعل بنائیے۔

۵۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے اجوف واوی افعال سے اسم فاعل بنائیے۔

۶۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے اجوف یائی افعال سے اسم فاعل بنائیے۔

۷۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے ناقص واوی افعال سے اسم فاعل بنائیے۔

۸۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے ناقص یائی افعال سے اسم فاعل بنائیے۔

۹۔ آنے والے افعال سے اسم فاعل بنائیے اور ہر فعل کی نوعیت بتائیے جیسا کہ مثال میں دیا گیا ہے۔

۱۰۔ مثال میں دئے گئے طریقہ پر آنے والے اجوف واوی افعال سے اسم مفعول بنائیے۔

۱۱۔ مثال میں دئے گئے طریقہ پر آنے والے اجوف یائی افعال سے اسم مفعول بنائیے۔

۱۲۔ مثال میں دئے گئے طریقہ پر آنے والے ناقص واوی افعال سے اسم مفعول بنائیے۔

۱۳۔ مثال میں دئے گئے طریقہ پر آنے والے ناقص یائی افعال سے اسم مفعول بنائیے۔

(۱) فعل شَوِي يَشُوِي لفیف مقرون ہے، لیکن یہ قاعدہ لفیف مقرون اور ناقص یائی میں مشترک ہے۔

- ۱۴۔ آنے والے افعال سے اسم مفعول بنائیے اور ہر فعل کی نوعیت بتائیے جیسا کہ مثال میں دیا گیا ہے۔
- ۱۵۔ سبق سے اسم فاعل اور اسم مفعول نکالئے اور ان میں سے ہر ایک کی اصل اور جس فعل سے مشتق ہے بتائیے اور ہر فعل کی نوعیت بھی۔
- ۱۶۔ آنے والے جملوں میں اسم فاعل اور اسم مفعول کو متعین کیجئے، اور ہر ایک کی اصل، اور جس فعل سے مشتق ہے بتائیے، اور اس فعل کی نوعیت بھی۔
- ۱۷۔ آنے والے جملوں پر غور کیجئے۔
- ۱۸۔ آنے والے افعال کے مضارع بنائیے۔
- ۱۹۔ آنے والے لکلمات کی جمع بنائیے۔
- ۲۰۔ آنے والے اسماء کے واحد بنائیے۔

چھٹا سبق

اس سبق میں ہم اسم زمان اور اسم مکان بنانا سیکھیں گے۔ دونوں مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے:
مَلَعْتُ کھیلنے کا وقت/جگہ مَكْتَبٌ لکھنے کا وقت/جگہ مَطْبَعٌ پکانے کا وقت/جگہ مَغْرِبٌ غروب ہونے کا
وقت/جگہ مَشْرِقٌ طلوع ہونے کا وقت/جگہ۔

۱- اسم زمان و اسم مکان مندرجہ ذیل صورتوں میں مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے گا:

۱:- اگر فعل ناقص ہو خواہ اس کے دوسرے حرفِ اصلی پر جو بھی حرکت ہو، جیسے:

جَوْرَى يَجْرِي سے مَجْرَى دوڑنے کی جگہ۔ لَهَا يَلْهُو سے مَلْهُى تفریح گاہ (تفریح کرنے کی جگہ)۔

ب:- جب فعل غیر ناقص کا مضارع مفتوح یا مضموم العین ہو، جیسے: لَعِبَ يَلْعَبُ سے مَلَعْتُ کھیل کا میدان (کھیلنے کی جگہ)۔ شَرِبَ يَشْرَبُ سے مَشْرَبٌ پینے کی جگہ۔ دَخَلَ يَدْخُلُ سے مَدْخَلٌ داخل ہونے کی جگہ۔ طَبَخَ يَطْبُخُ سے مَطْبَخٌ باورچی خانہ (کھانا بنانے کی جگہ)۔

۲- اور مندرجہ ذیل صورتوں میں مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گا:

۱:- جب فعل مثال ہو خواہ اس کے دوسرے حرفِ اصلی کی حرکت جو بھی ہو، جیسے:

وَقَفَ يَقِفُ سے مَوْقِفٌ رکنے کی جگہ (Parking) وَضَعَ يَضَعُ سے مَوْضِعٌ رکھنے کی جگہ۔

ب:- جب کسی غیر مثال یا غیر ناقص کا مضارع مکسور العین ہو، جیسے:

(۱) يَسْجُدُ سے مَسْجِدٌ، يَشْرِقُ سے مَشْرِقٌ اور يَغْرُبُ سے مَغْرِبٌ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں، اس لئے کہ قاعدے کے لحاظ سے انہیں مَفْعَلٌ کے وزن پر ہونا چاہئے تھا۔

جَلَسَ يَجْلِسُ سے مَجْلِسُ نشست گاہ (بیٹھنے کی جگہ) نَزَلَ يَنْزِلُ سے مَنَزِلُ منزل (اترنے کی جگہ)۔
نوٹ:- دونوں وزنوں کے آخر میں ة بڑھائی جاسکتی ہے، جیسے: مَنَزِلَةٌ مرتبہ مَدْرَسَةٌ مدرسہ (اصلی معنی: پڑھنے کی جگہ)۔

مشقیں

- ۱۔ آنے والے افعال سے اسماء زمان و مکان بنائیے۔
- ۴۔ آنے والے جملوں میں سے اسماء زمان و مکان نکالئے، ان کا وزن بتائیے اور وہ فعل بھی جس سے وہ مشتق ہیں۔
- ۵۔ سبق میں سے اسماء زمان و مکان نکالئے، ان کا وزن بتائیے اور وہ فعل بھی جس سے وہ مشتق ہیں۔

ساتواں سبق

اس سبق میں ہم اسم آلہ بنانا سیکھتے ہیں، اسم آلہ اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی کام کے آلہ کو بتائے، جیسے:

فَتَحَ اس نے کھولا سے مِفْتَاحُ کھولنے کا آلہ چابی۔

رَأَى اس نے دیکھا سے مِرْآةُ دیکھنے کا آلہ آئینہ۔

وَزَنَ اس نے تولّا سے مِيزَانُ (۱) تولنے کا آلہ ترازو۔

اسم آلہ کے تین وزن ہیں:

ا۔ مِفْعَالٌ جیسے: مِشَارُ آره نَشَرَ چیرا سے۔

مِحْرَاتٌ ہل حَرَّتْ ہل چلایا سے۔

ب۔ مِفْعَلٌ جیسے: مِصْعَدٌ لفٹ صَعَدَ چڑھا سے۔

مِثْقَبٌ برما (سوراخ کرنے کا آلہ) ثَقَبَ سوراخ کیا سے۔

ج۔ مِفْعَلَةٌ جیسے: مِكْنَسَةٌ جھاڑو كَنَسَ اس نے جھاڑا سے۔

مِقْلَاةٌ کڑاہی قَلَى تَلَا سے۔ (اصل میں مِقْلِيَّةٌ تھا)۔

مِكَوَاةٌ استری كَوَى استری کیا سے۔ (اصل میں

مِكَوِيَّةٌ تھا)۔ (۲)

(۱) مِيزَانُ اصل میں مِوزَانُ تھا، عربی میں واو سے پہلے کسرہ نہیں آسکتا اس لئے واو کو ی سے بدل دیا گیا تو مِوزَانُ مِيزَانُ ہو گیا۔
(۲) مِقْلَاةٌ اور مِكَوَاةٌ مِفْعَلَةٌ کے وزن پر ہیں، مِفْعَالٌ کے وزن پر نہیں، مِكَوِيَّةٌ میں واو مفتوح اور مِقْلِيَّةٌ میں یاء مفتوح کو الف ساکن سے بدل دیا گیا تو مِكَوَاةٌ اور مِقْلَاةٌ ہو گئے، اسی طرح صَفَا يَصْفُو سے مِصْفَاةٌ، اصل میں مِصْفُوَّةٌ تھا، واو مفتوح کو الف سے بدلا گیا تو ہو گیا مِصْفَاةٌ۔

مشقیں

- ۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
- ۳۔ آنے والے افعال سے مِفْعَال کے وزن پر اسم آلہ بنائیے۔
- ۴۔ آنے والے افعال سے مِفْعَل کے وزن پر اسم آلہ بنائیے۔
- ۵۔ آنے والے افعال سے مِفْعَلۃ کے وزن پر اسم آلہ بنائیے۔
- ۶۔ آنے والی احادیث میں سے اسماء آلہ نکالے اور ان میں سے ہر ایک کا وزن بتائیے۔
- ۷۔ سبق میں آئے اسماء آلہ نکالے، ان کا وزن بتائیے اور وہ فعل بھی جس سے یہ مشتق ہیں۔
- ۸۔ آنے والے سارے مشتقات کی نوعیت متعین کیجئے۔ (۱)
- ۹۔ آنے والے اسماء کی جمع لائیے۔

(۱) ہم یہ چار اسماء مشتقات پڑھ چکے ہیں: اسم فاعل، اسم مفعول، اسم زمان و مکان، اسم آلہ۔

(۳۶)

آٹھواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- معرفہ (متعین)، اور نکرہ (غیر متعین)

عربی میں مندرجہ ذیل سات قسم کے اسماء معرفہ ہوتے ہیں:

۱:- ضمائر، جیسے: اَنَا، أَنْتَ، هُوَ.

۲:- اسماء اعلام، جیسے: أَحْمَدُ، مَكَّةُ.

۳:- اسماء اشارہ، جیسے: هَذَا، ذَلِكَ، أُولَئِكَ.

۴:- اسماء موصولہ، جیسے: الَّذِي، الَّذِينَ، الَّتِي، مَا، مَنْ.

۵:- ایسے اسماء جن کے شروع میں ال ہو، جیسے: الْكِتَابُ، الرَّجُلُ.

۶:- وہ اسم جو کسی معرفہ کی طرف مضاف ہو، جیسے: كِتَابُ حَامِدٍ، كِتَابُهُ، كِتَابُ الْمُدْرَسِ، كِتَابُ

الَّذِي خَرَجَ...، كِتَابُ هَذَا.

نوٹ:- جو اسم کسی اسم نکرہ کی طرف مضاف ہو وہ بھی نکرہ ہوگا، جیسے: كِتَابُ طَالِبٍ ایک طالب علم کی کتاب يَنْتُ مُدْرِسٍ ایک استاذ کا گھر۔

۷:- اسم منادی، جیسے: يَا رَجُلُ، يَا وَلَدُ.

نوٹ:- رَجُلُ اور وَلَدُ نکرہ ہیں، لیکن وہ اس وجہ سے معرفہ ہو گئے کہ بلانے والے کے نزدیک متعین تھے، اگر منادی (جس کو بلایا جا رہا ہے) بلانے والے کے نزدیک متعین نہ ہو تو وہ نکرہ ہی رہے گا، جیسے کوئی نابینا کسی کو بلائے گا تو یہ کہے گا: يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِي (بندہ خدا، ذرا ہاتھ پکڑنا) اس لئے کہ وہ کسی متعین شخص سے مخاطب نہیں ہے۔

نوٹ: - یَا رَجُلُ منادی مضموم ہے جب کہ یَا رَجُلًا منصوب ہے۔
جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ اسم نکرہ منادی ہونے کے بعد معرفہ ہو جاتا ہے۔

۲- تَعَالٰ

آ

یہ فعل صرف بطور امر استعمال ہوتا ہے، ماضی اور مضارع میں جَاءَ یَجِئُ * یا اَتِیَ یَأْتِی استعمال ہوگا، جیسے:
جَاءَ نَبِیُّ بَلَالٍ اَمْسِ کل بلال میرے پاس آیا۔
لَا تَأْتِنِیْ غَدًا کل میرے پاس نہ آنا۔
تَعَالٰ کو مخاطب کے دیگر ضائر کی طرف یوں اسناد کریں گے:
تَعَالَوْا یا اِخْوَانُ تَعَالٰی یا خَدِیجَةُ تَعَالٰی یا اَخَوَاتُ تَعَالٰی یا وَلَدَانِ/یا بَنَتَانِ
تَعَالٰی وہ بزرگ و برتر ہوا کے معنی میں ماضی اور مضارع میں بھی استعمال ہوتا ہے، تَعَالٰ (صیغہ امر) کے اصل معنی ہیں: اوپر آ۔

مشقیں

- ۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
- ۲۔ معرفہ اور نکرہ کے بارے میں ذیل کے سوالوں کا جواب دیجئے:
- ا۔ نکرہ کی تین مثالیں دیجئے۔
- ب۔ معرفہ کے ہر قسم کی تین مثالیں دیجئے۔
- ج۔ سبق میں جو نکرہ اسماء استعمال ہوئے ہیں انہیں متعین کیجئے۔
- د۔ سبق میں جو معرفہ اسماء استعمال ہوئے ہیں انہیں متعین کیجئے اور ہر ایک کی نوعیت متعین کیجئے۔
- ه۔ یا وَلَدُ، یا بَلَالُ دونوں میں سے کون نداء کی وجہ سے معرفہ بنا؟
- و۔ آنے والی حدیث پڑھئے اور اس میں جو نکرہ اور معرفہ اسماء ہیں انہیں متعین کیجئے اور معرفہ کی ہر قسم کو متعین کیجئے۔
- ز۔ آنے والے ہر نکرہ کو بتائے گئے طریقہ سے معرفہ بنائیے۔

۳۔ ذیل کے سوالوں کا جواب دیجئے:

ا۔ سبق میں سے معرفہ کی طرف مضاف کی دو اور نکرہ کی طرف مضاف کی ایک مثال نکالئے۔

ب۔ فعل شکاٹی مجرّد سے مشتق اسم فاعل کی تین مثالیں نکالئے۔

ج۔ نسب کی ایک مثال نکالئے۔

۴۔ دو زبانی مشقیں:

۱۔ ہر طالب علم اپنے ساتھی سے کہے: اَعْطِنِي قَلَمَكَ / كِتَابَكَ / دَفْتَرَكَ ...

۲۔ ہر طالب علم اپنے ساتھی سے دوسرے ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہے: اَعْطِهِ كِتَابَكَ / دَفْتَرَكَ /

مِبْرَاتَكَ ...

۵۔ آنے والے افعال سیکھئے۔

۶۔ آنے والے اسماء کی جمع لائیئے۔

۷۔ فَوْق کی ضد کیا ہے؟

نواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- تشنیہ اور جمع کے فون کو حذف کرنا۔

ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ جب کوئی اسم مضاف بنتا ہے تو اس کی تین حذف ہو جاتی ہے، جیسے: کِتَاب سے کِتَاب حَامِد (نہ کہ کِتَاب حَامِد) اسی طرح جب کوئی ثنی یا جمع مذکر سالم مضاف ہو تو اس کا فون بھی حذف ہو جاتا ہے، جیسے:

أَيْنَ الْبَنَاتِ؟	أَيْنَ بَنَاتِ بِلَالٍ؟	بلال کی دونوں بیٹیاں کہاں ہیں؟
رَأَيْتُ الْبَنَاتَيْنِ	رَأَيْتُ بَنَتِي بِلَالٍ.	میں نے بلال کی دونوں بیٹیوں کو دیکھا۔
أَبَحْتُ عَنِ الْبَنَاتَيْنِ	أَبَحْتُ عَنْ بَنَتِي بِلَالٍ.	میں بلال کی دونوں بیٹیوں کو تلاش کر رہا ہوں۔
جَاءَ الْمُدْرُسُونَ	جَاءَ مُدْرُسُوا الْحَدِيثِ.	حدیث کے اساتذہ تشریف لائے۔
سَأَلْتُ الْمُدْرُسَيْنِ	سَأَلْتُ مُدْرِسِي الْحَدِيثِ.	میں نے حدیث کے اساتذہ سے دریافت کیا۔

سَلَّمْتُ عَلَى الْمُدْرُسَيْنِ سَلَّمْتُ عَلَى مُدْرِسِي الْحَدِيثِ میں نے حدیث کے اساتذہ کو سلام کیا۔

کیا۔

۲- پہلے حصہ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ ہذا کا ثنی ہَذَا اور ہذِهِ کا هَاتَانِ ہے، جیسے:

هَذَا مَسْجِدَانِ وَ هَاتَانِ مَدْرَسَتَانِ. یہ دونوں مسجدیں ہیں اور یہ دونوں مدرسے ہیں۔
یہاں ہم سیکھتے ہیں کہ ذَلِکَ کا ثنی ذَانِکَ اور تِلْکَ کا ثنی تَانِکَ ہے، جیسے:
هَذَا مُدْرَسَانِ وَ ذَانِکَ طَالِبَانِ. یہ دونوں استاذ ہیں اور وہ دونوں طالب علم ہیں۔

(۴۰)

هَاتَانِ طَبِيبَتَانِ وَ تَانِكَ مُمَرِّضَتَانِ۔ یہ دونوں لیڈی ڈاکٹر ہیں اور وہ دونوں نرسیں ہیں۔
نصب اور جر کی صورت میں یہ ذینک اور تینک ہو جاتے ہیں، جیسے:
اَفْتَحْ ذِينَكَ الْبَابَيْنِ وَ تِينَكَ النَّافِذَتَيْنِ۔ وہ دونوں دروازے اور وہ دونوں کھڑکیاں کھولو۔
مَنْ يَسْكُنُ فِي تِينَكَ الْفَلَتَيْنِ؟ ان دونوں بنگلوں (Villas) میں کون رہتا ہے؟

۳- کَلا کا معنی ہے: وہ دونوں۔ مؤنث کے لئے اس کا صیغہ ہے کَلْتَا یہ دونوں ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں اور مضاف الیہ ہمیشہ مثنیٰ ہوگا، جیسے:

كَلَا الطَّالِبَيْنِ فِي الْمَكْتَبَةِ۔ دونوں طالب علم کتب خانے میں ہیں۔
كَلْتَا السَّيَّارَتَيْنِ أَمَامَ الْبَيْتِ۔ دونوں کاریں گھر کے سامنے ہیں۔
کَلا اور کَلْتَا کو مفرد اسم کی طرح استعمال کیا جاتا ہے، لہذا اس کی خبر بھی مفرد ہوگی، جیسے:
كَلَا الطَّالِبَيْنِ تَخْرُجُ۔ دونوں طالب علم فارغ ہو گئے۔
كَلْتَا السَّاعَتَيْنِ جَمِيلَةٌ۔ دونوں گھڑیاں خوبصورت ہیں۔
قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿كَلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهُمَا﴾ [الكهف: ۳۳] دونوں باغوں نے اپنی پیداوار دی۔
كَلَانَا مَسْرُورٌ۔ ہم دونوں خوش ہیں۔
اگر کَلا اور کَلْتَا کا مضاف الیہ اسم ظاہر ہو تو نصب اور جر کی صورت میں ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، جیسے:
أَعْرِفْ كَلَا الرَّجُلَيْنِ۔ میں دونوں آدمیوں کو جانتا ہوں۔
بَحَثْتُ عَنْ كَلَا الرَّجُلَيْنِ۔ میں نے دونوں آدمیوں کو تلاش کیا۔
لیکن مضاف الیہ اگر اسم ضمیر ہو تو مثنیٰ کی طرح ان کا الف بھی ی سے بدل جائے گا، جیسے:
رَأَيْتُ كَلَيْهِمَا۔ میں نے ان دونوں کو دیکھا۔
مَنْ سَأَلَتْ؟ رَيْنَبَ أَمْ أَمَنَةَ؟ تم نے کس سے دریافت کیا؟ زینب سے یا آمنہ سے؟
سَأَلْتُ كَلَيْهِمَا۔ میں نے ان دونوں سے دریافت کیا۔
بَحَثْتُ عَنْ كَلَيْهِمَا/كَلَيْهِمَا۔ میں نے ان دونوں کو تلاش کیا۔

۴- ہم جانتے ہیں کہ یائے متکلم پر سکون آتا ہے، جیسے: کِتَابِي لٰكِن اِذَا اس سے پہلے الف یایائے ساکنہ ہو تو ی پر فتح ہوگا، جیسے:

بَنَتَايَ ذَهَبْنَا إِلَى الْمَدْرَسَةِ. میری دونوں صاحبزادیاں مدرسہ گئیں ہیں۔
غَسَلْتُ رَجُلِي. میں نے اپنے دونوں پیر دھوئے۔

۵- اَتِي يَاتِي کا امر اِنْتِ ہے، یہ اصل میں اِنْتِ تھا، عربی میں دو ہمزہ ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے حرف کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف علت میں تبدیل کر دیتے ہیں، جیسے: اُؤ سے آ، اُؤ سے اِنِي، اُؤ سے اُو، اسی قاعدہ کے مطابق اِنْتِ کے دوسرے ہمزہ کو ی میں بدل دیا گیا، اگر یہ لفظ کسی حرف کے بعد واقع ہو تو پہلا ہمزہ گر جائے گا اس لئے کہ وہ ہمزہ وصل ہے اور دوسرا ہمزہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئے گا، اس لئے و اور ف کے بعد یہ صیغہ اس طرح ہوگا:

وَأْتِ اور تَمِ آؤ۔ فَأْتِ پس تم آؤ۔

اس کو وَاُتِ اور فَاُتِ لکھا جانا چاہئے تھا لیکن دو ألفوں کے اجتماع کو پسند نہیں کیا جاتا، اس لئے ہمزہ وصل لکھا نہیں جاتا۔

۶- دوسرے حصہ کے سبق نمبر ۲۶ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ هَاهُودَا کا معنی ہے: ارے وہ تو یہاں ہے، اس کا ثنی

هَاهُمَا ذَانِ اور اس کا مؤنث هَاهُمَا تَانِ ہے اور اس کا جمع هَاهُمْ اُولَآءِ اور اس کا مؤنث هَاهُنَّ اُولَآءِ ہے، جیسے:

أَيْنَ بِلَالٌ؟ هَاهُودَا. بلال کہاں ہے؟ ارے وہ تو یہاں ہے۔

أَيْنَ بِلَالٌ وَ حَامِدٌ؟ هَاهُمَا ذَانِ. بلال اور حامد کہاں ہیں؟ ارے وہ دونوں تو یہاں ہیں۔

أَيْنَ بِلَالٌ وَ أَخُوَاهُ؟ هَاهُمْ اُولَآءِ. بلال اور اس کے دونوں بھائی کہاں ہیں؟ ارے وہ سب تو

یہاں ہیں۔

أَيْنَ مَرْيَمُ؟ هَاهِيَ ذِي. مریم کہاں ہیں؟ ارے وہ تو یہاں ہے۔

أَيْنَ مَرْيَمُ وَ أَمْنَةُ؟ هَهُمَا تَانِ. مریم اور آمنہ کہاں ہیں؟ ارے وہ دونوں تو یہاں ہیں۔

أَيْنَ مَرْيَمُ وَ أَخَوَاتُهَا؟ هَاهُنَّ اُولَآءِ. مریم اور اس کی دونوں بہنیں کہاں ہیں؟ ارے وہ سب تو

یہاں ہیں۔

- اَبْرٰہِیْمُ کَہاں ہِے؟ مِیں یِہاں ہوں۔
اَبْرٰہِیْمُ وَ زَمَلَاؤُہُ؟ ہَا نَحْنُ اَوْلَآءِ۔
فَا طِمَہ کَہاں ہِے؟ مِیں یِہاں ہوں۔
فَا طِمَہ وَ زَمِلَاتُہَا؟ ہَا نَحْنُ اَوْلَآءِ۔
اَبْرٰہِیْمُ کَہاں ہِے؟ مِیں یِہاں ہوں۔
فَا طِمَہ کَہاں ہِے؟ مِیں یِہاں ہوں۔
اَبْرٰہِیْمُ وَ زَمَلَاؤُہُ؟ ہَا نَحْنُ اَوْلَآءِ۔
فَا طِمَہ وَ زَمِلَاتُہَا؟ ہَا نَحْنُ اَوْلَآءِ۔



۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

دسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- جملوں کے اقسام، دوسرے حصہ کے پہلے سبق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ عربی میں جملوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ، جملہ اسمیہ اسم سے شروع ہوتا ہے، جیسے: **الْبَيْتُ جَمِيلٌ** گھر خوبصورت ہے۔ اور جملہ فعلیہ فعل سے شروع ہوتا ہے، جیسے: **دَخَلَ الْمَدْرَسُ** استاد داخل ہوئے۔ ان دونوں کی کچھ مزید تفصیلات یہ ہیں:

جملہ اسمیہ:

جملہ اسمیہ کی ابتدا میں ذیل میں سے کوئی کلمہ ہوگا:

۱- اسم یا ضمیر، جیسے: **هَذِهِ مَدْرَسَةٌ، أَنَا مُجْتَهِدٌ، اللَّهُ غَفُورٌ**۔

۲- مصدر مؤول (۱) (أَنْ) اور مضارع سے بنی ہوئی ترکیب جو مصدر کی طرح عمل کرے (جیسے:

(۱) مصدر مؤول کی مزید مثالیں یہ ہیں:

حالتِ رفع میں: **أَنْ تَدْرُسَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ أَفْضَلُ** تمہارا عربی پڑھنا بہتر ہے۔ یہاں مصدر مؤول مبتدا ہے = **دِرَاسَةُ الْعَرَبِيَّةِ أَفْضَلُ**

الإِسْلَامُ أَنْ تُوْمِنَ بِاللَّهِ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔ یہاں مصدر مؤول خبر ہے = **الإِسْلَامُ الْإِيْمَانُ بِاللَّهِ**

يَنْبَغِي أَنْ تَكْتُبَ عُنْوَانَكَ بِوَضُوحٍ تمہیں اپنا پتہ صاف لکھنا چاہئے۔ یہاں مصدر مؤول فاعل ہے = **يَنْبَغِي**

كِتَابَةُ الْعُنْوَانِ بِوَضُوحٍ

حالتِ نصب میں: **أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ** میں نکلنا چاہتا ہوں۔ یہاں مصدر مؤول مفعول بہ ہے = **أُرِيدُ الْخُرُوجَ**

حالتِ جر میں: **تَعَالَى قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ** جانے سے پہلے آؤ۔ یہاں مصدر مؤول مضاف الیہ ہے = **تَعَالَى قَبْلَ الْخُرُوجِ**

لَا تَذْهَبْ إِلَى أَنْ أَرْجِعَ میرے لوٹنے تک نہ جاؤ۔ یہاں مصدر مؤول حرفِ جر کی وجہ سے مجرور ہے = **لَا تَذْهَبْ**

إِلَى رُجُوعِي

اردو میں مصدر مؤول کی مثال یہ ہے: بہتر ہے کہ تم گھر پر رہو = تمہارا گھر پر رہنا بہتر ہے

أَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ. تم روزہ رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۲:- حروف مشبہ بالفعل، جیسے:

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ. بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔

إِنَّ اور اس کی اخوات جیسے: كَيْتٌ، لَعَلَّ، لَكِنَّ وغیرہ کو حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں۔

جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ کے آغاز کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوں گی:

۱:- فعل تام، جیسے: طَلَعَتِ الشَّمْسُ. سورج طلوع ہوا۔

فعل تام اس فعل کو کہتے ہیں جس کے بعد فعل آئے، جیسے: جَلَسَ، نَامَ، دَخَلَ، خَرَجَ وغیرہ۔

۲:- فعل ناقص، جیسے: كَانَ الْجَوُّ بَارِدًا. موسم خنک تھا۔

فعل ناقص اس فعل کو کہتے ہیں جس کے بعد اسم اور خبر آئے، جیسے: صَارَ الْمَاءُ ثَلْجًا پانی برف بن گیا (۱)

۳:- طَفِقَ بِلَالٌ يَكْتُبُ بلال لکھنے لگا۔ طَفِقَ فعل ناقص ہے، اس جملہ میں بِلَالٌ اس کا اسم ہے،

اور جملہ: يَكْتُبُ اس کی خبر، خبر میں فعل لازمًا مضارع ہوگا، أَخَذَ اور جَعَلَ افعال بھی اسی طرح انہیں معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، جیسے:

أَخَذَ الْمُدْرُسُ يَشْرَحُ الدَّرْسَ. استاذ سبق سمجھانے لگے۔

جَعَلْتُ أَكُلُ. میں کھانے لگا (میں نے کھانا شروع کیا)۔

یہاں ضمیر ت اں کا اسم ہے اور جملہ أَكُلُ خبر ہے۔



۱- آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲- ذیل کے سوالوں کا جواب دیجئے

۱- سبق میں استعمال شدہ تمام اسمیہ جملوں اور ان کے ابتدائی کلمات کی نوعیت کو متعین کیجئے۔

(۱) دیکھئے دوسرا حصہ، سبق نمبر: ۲۵

- ب۔ سبق میں استعمال شدہ تمام فعلیہ جملوں اور ان کے ابتدائی کلمات کی نوعیت کو متعین کیجئے۔
- د۔ آیت کریمہ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ میں مصدر مؤول کو مصدر صریح میں تبدیل کیجئے۔
- ھ۔ حروف مشبہ بالفعل سے شروع ہونے والے جملہ اسمیہ کی تین مثالیں لائیے۔
- و۔ فعل ناقص سے شروع ہونے والے جملہ فعلیہ کی تین مثالیں لائیے۔
- ۳۔ طَفِقَ، جَعَلَ، أَخَذَ ان تمام افعال ناقصہ کو ایک ایک جملے میں استعمال کیجئے۔
- ۴۔ تَحَرَّكَ، عَبَثَ، سِئِمَ افعال کے مضارع لکھئے۔

گیارہواں سبق

اس سبق میں ہم جملہ اسمیہ کی مزید تفصیلات سیکھتے ہیں:

آپ جان چکے ہیں کہ جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر سے مل کر بنتا ہے، مبتدا اس اسم کو کہتے ہیں جس کے بارے میں کوئی اطلاع دی جائے اور خبر وہ اسم ہے جس کے ذریعہ سے اطلاع دی جائے، جیسے:

الْقَمَرُ جَمِيلٌ۔ چاند خوبصورت ہے۔

اس جملہ میں آپ الْقَمَرُ (چاند) کے بارے میں اطلاع دینا چاہتے ہیں اس لئے یہ مبتدا ہے، اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ جَمِيلٌ (خوبصورت ہے) لہذا وہ خبر ہے۔

مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوں گے۔

۱- مبتدا کے احکام

☆ مبتدا کی قسمیں:

امبتدایا تو اسم ہوگا یا ضمیر ہوگا، جیسے:

اللَّهُ رَبُّنَا۔ اللہ تعالیٰ ہمارا پروردگار ہے۔

الْقِرَاءَةُ مُفِيدَةٌ۔ پڑھنا فائدہ مند ہے۔

الْجُلُوسُ هُنَا مَمْنُوعٌ۔ یہاں بیٹھنا منع ہے۔

نَحْنُ طُلَّابٌ۔ ہم طلبہ ہیں۔

ب:- مصدر مؤول، جیسے:

﴿وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ [البقرة: ۱۸۴] اور تم روزہ رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

﴿وَأَنْ تَغُفُّوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى﴾ [البقرة: ۲۳۷] اور تم معاف کر دو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

☆ مبتدا عام طور پر معرفہ ہوتا ہے جیسا کہ اگلی مثالوں میں ہے:

مبتدا معرفہ ہوتا ہے، جیسے: مُحَمَّدٌ ﷺ رَسُوْلُ اللّٰهِ . محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (مُحَمَّدٌ معرفہ ہے اس لئے کہ وہ ایک متعین شخص کا نام ہے)

أَنَا مُدْرِسٌ . میں استاذ ہوں۔ (أَنَا معرفہ ہے اس لئے کہ وہ ضمیر ہے)۔

هَذَا مَسْجِدٌ . یہ مسجد ہے۔ (هَذَا معرفہ ہے اس لئے کہ وہ اسم اشارہ ہے)۔

الَّذِي يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مُشْرِكٌ . جو غیر اللہ کی عبادت کرے وہ مشرک ہے۔ (الَّذِي معرفہ ہے اس لئے کہ وہ اسم موصول ہے)۔

الْقُرْآنُ كِتَابُ اللَّهِ . قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے۔ (الْقُرْآنُ معرفہ ہے اس لئے کہ اس پر ال داخل ہے)۔

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ . جنت کی کنجی نماز ہے۔ (مِفْتَاحُ معرفہ ہے اس لئے کہ وہ معرفہ کی طرف مضاف ہے)۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں مبتدا نکرہ بھی ہو سکتا ہے:

(۱) خبر شبہ جملہ ہو، شبہ جملہ کی دو صورتیں ہیں:

ا: جار مجرور، جیسے: فِي الْبَيْتِ، عَلَى الْمَكْتَبِ، كَالْمَاءِ.

ب: ظرف، جیسے: الْيَوْمَ، غَدًا، تَحْتَ، فَوْقَ، عِنْدَ.

اس صورت میں خبر مبتدا سے پہلے ہوگی، جیسے: فِي الْغُرْفَةِ رَجُلٌ کمرہ میں ایک آدمی ہے۔ اس جملہ

میں فِي الْغُرْفَةِ خبر ہے اور رَجُلٌ مبتدا ہے جب کہ رَجُلٌ فِي الْغُرْفَةِ جملہ نہیں ہے، اسی طرح: لِي أَخٌ مِثْرَا

ایک بھائی ہے۔ اس جملہ میں اسم نکرہ أَخٌ مبتدا ہے۔

تَحْتَ الْمَكْتَبِ سَاعَةٌ میز کے نیچے ایک گھڑی ہے۔ اس جملہ میں سَاعَةٌ مبتدا ہے اور تَحْتَ

الْمَكْتَبِ خبر جب کہ سَاعَةٌ تَحْتَ الْمَكْتَبِ جملہ نہیں ہے، اسی طرح: عِنْدَنَا سَيَّارَةٌ ہمارے پاس ایک کار ہے۔

(۲) مبتدا اسم استفہام ہو، جیسے: مَنْ، كُون، مَا، كَيْفَ، كَيْتَا وغیرہ اسماء، جیسے:

مَا بَكَ؟ تمہیں کیا ہوا؟ (تمہیں کیا تکلیف/پریشانی ہے؟) اس جملہ میں اسم استفہام مَا مبتدا ہے اور

شبہ جملہ بک خبر ہے۔

مَنْ مَرِيضٌ ؟ کون بیمار ہے؟ یہاں مَنْ مبتدا اور مَرِيضٌ خبر ہے۔
 كَمْ طَالَبًا فِي الْفَضْلِ ؟ درجہ میں کتنے طلبہ ہیں؟ یہاں كَمْ مبتدا ہے اور شبہ جملہ فِي الْفَضْلِ خبر ہے۔
 اس کے علاوہ اور بھی کئی صورتوں میں مبتدا نکرہ ہو سکتا ہے جو ہم آئندہ پڑھیں گے۔

مبتدا اور خبر کے احکام (تقدیم اور تاخیر کے لحاظ سے)

عام طور پر مبتدا خبر سے پہلے ہوتا ہے، جیسے: أَنْتَ مُدْرَسٌ تم استاذ ہو۔ لیکن یہ قاعدہ الٹ بھی سکتا ہے،
 جیسے: أُمْدَرَسٌ أَنْتَ؟ کیا تم استاذ ہو؟ عَجِيبٌ هَذَا یہ تو عجیب ہے۔ لیکن مبتدا اگر اسم استفہام ہو تو لازماً وہ خبر سے پہلے
 ہوگا، جیسے: مَا بَكَ؟ مَنْ مَرِيضٌ؟

اور مندرجہ ذیل صورتوں میں خبر لازماً مبتدا سے پہلے ہوگی:

أ: خبر اسم استفہام ہو، جیسے: مَا اسْمُكَ؟ یہاں اسم مبتدا ہے اور مَا خبر۔

ب: خبر شبہ جملہ ہو اور مبتدا نکرہ، جیسے:

فِي الْمَسْجِدِ رِجَالٌ مسجد میں کئی آدمی ہیں۔

أَمَامَ الْبَيْتِ شَجَرَةٌ گھر کے سامنے ایک درخت ہے۔

مبتدا یا خبر کو حذف کرنا

مبتدا یا خبر کو اس وقت حذف کیا جاسکتا ہے جب کہ وہ پہلے سے معلوم ہوں، جیسے: مَا اسْمُكَ کے جواب میں
 کوئی کہے: حَامِدٌ، یہاں حَامِدٌ خبر ہے اور مبتدا محذوف ہے، مکمل جملہ یوں ہے: اِسْمِي حَامِدٌ، لیکن مبتدا بغیر ذکر
 کئے بھی سمجھ میں آ جا رہا ہے اس لئے اس کو حذف کر دیا گیا۔

اسی طرح مَنْ يَعْرِفُ کون جانتا ہے؟ کے جواب میں اَنَا کہنا، اَنَا یہاں مبتدا ہے اور خبر محذوف، پورا جملہ یوں
 ہے: اَنَا أَعْرِفُ۔

خبر کے احکام

خبر کی قسمیں

خبر کی تین قسمیں ہیں: مفرد، جملہ، شبہ جملہ۔

(۴۹)

۱- مفرد (جو جملہ نہ ہو) جیسے:

الْمُؤْمِنُ مِرَاةُ الْمُؤْمِنِ. مومن مومن کا آئینہ ہے۔ (۱)

۲- جملہ، خواہ جملہ اسمیہ ہو یا جملہ فعلیہ، جیسے: بَلَّالٌ أَبُوهُ وَزِيرٌ بَلَّالٌ کے والد وزیر ہیں۔ یہاں بَلَّالٌ مبتدا ہے اور جملہ اسمیہ أَبُوهُ وَزِيرٌ خبر، اور أَبُوهُ مبتدا ہے اور وَزِيرٌ اس کی خبر (اس طرح پورا جملہ اسمیہ: أَبُوهُ وَزِيرٌ مبتدا: بَلَّالٌ کی خبر ہے) اسی طرح الْمَدِيْنَةُ مَا اسْمُهُ؟ ہیڈ ماسٹر کا نام کیا ہے؟ یہاں الْمَدِيْنَةُ مبتدا ہے اور جملہ اسمیہ: مَا اسْمُهُ اس کی خبر، اس جملہ خبریہ میں مَا خبر مقدم ہے اور اسْمُهُ مبتدا۔

الطُّلَابُ دَخَلُوا. طلبہ داخل ہوئے۔ یہاں الطُّلَابُ مبتدا ہے اور جملہ فعلیہ دَخَلُوا خبر ہے۔
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ. اور اللہ ہی نے تم لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ یہاں اللہ مبتدا ہے اور جملہ فعلیہ خَلَقَكُمْ خبر ہے۔

۳- شبہ جملہ (ظرف یا جار مجرور) جیسے:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ. تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ یہاں الْحَمْدُ مبتدا ہے اور جار مجرور لِلّٰهِ (لِ+ اللہ) خبر ہے اور محلّ رفع میں ہے۔

الْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ الشَّيْطَانِ. جنت تلواروں کے سایے تلے ہے۔ (۲) یہاں الْجَنَّةُ مبتدا ہے اور ظرف تَحْتَ خبر ہے اور ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب اور خبر واقع ہونے کی بناء پر محلّ رفع میں ہے۔

مبتدا اور خبر کے درمیان موافقت

خبر عدد اور جنس میں مبتدا کے موافق ہوگی، جیسے:

(۱) یہ ایک حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جس کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن کے ”کتاب الأدب“ میں روایت کیا ہے، اس کے معنی ہیں ایک مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ کی مانند ہے، جس طرح آئینہ ہر دیکھنے والے کو اس میں موجود خوبیاں اور خامیاں بڑی خاموشی سے بتا دیتا ہے اور اس کی خیر خواہی کرتا ہے اس طرح مومن بھی آپس میں ایک دوسرے کے مددگار اور خیر خواہ ہوتے ہیں، مزید تفصیل کے لئے حدیث کی کتابوں کی طرف رجوع کریں۔

(۲) یہ ایک حدیث سے ماخوذ ہے، حدیث شریف کے الفاظ ہیں: وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشَّيْطَانِ جان لو کہ جنت

تلواروں کے سایے تلے ہے۔ [بخاری: کتاب الجہاد: ۱۱۲/۲۲]

(۵۰)

- ۱- عدد میں: الْمَدْرُسُ وَاقِفٌ وَالطُّلَابُ جَالِسُونَ ، بَابَا الْفَضْلِ مُغْلَقَانِ وَنَافَذَاتَاهُ مَفْتُوحَتَانِ . یہاں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر مبتدا مفرد ہے تو تو خبر بھی مفرد ہے، مبتدائی ہے تو خبر بھی ثنی ہے اور مبتدا جمع ہے تو خبر بھی جمع ہے۔
- ۲- جنس میں: حَامِدٌ مُهْنِدِسٌ، وَزَوْجَتُهُ طَبِيبَةٌ، وَابْنَاهُمَا تَاجِرَانِ، وَبَنَاتُهُمَا مُدْرِسَتَانِ . یہاں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر مبتدا مذکر ہے تو تو خبر بھی مذکر ہے، مبتدا مؤنث ہے تو خبر بھی مؤنث ہے۔

مبتدا اور خبر کے احکام

مبتدا	معرفہ/نکرہ	مقدم/مؤخر	تقدیم/تاخیر کا سبب
اللَّهُ غَفُورٌ	معرفہ	خبر سے پہلے	یہی اصلی حکم ہے۔
عَجِيبٌ كَلَامُهُ	معرفہ	خبر کے بعد	اس کی بھی اجازت ہے
عِنْدَكَ سَيَّارَةٌ	نکرہ	مبتدا لازمًا خبر کے بعد ہوگا	اس لئے کہ مبتدا نکرہ ہے اور خبر شبہ جملہ
أَفِي اللَّهِ شَكٌّ؟	نکرہ	مبتدا لازمًا خبر کے بعد ہوگا	اس لئے کہ مبتدا نکرہ ہے اور خبر شبہ جملہ
مَنْ غَابَ؟	معرفہ	مبتدا لازمًا خبر سے پہلے ہوگا	اس لئے کہ مبتدا اسم استفہام ہے
مَنْ أَنْتَ	معرفہ	مبتدا لازمًا خبر کے بعد ہوگا	اس لئے کہ خبر اسم استفہام ہے
وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ	معرفہ، اس لئے کہ اس کا معنی ہے: صِيَامُكُمْ	خبر سے پہلے	اس لئے کہ اصلی حکم یہی ہے۔

مشقیں

- ۱۔ آنے والے ہر اسم کو مبتدا بنائیے۔
- ۲۔ آنے والے ہر اسم کو خبر بنائیے۔
- ۳۔ لفظ ”مُکَدِّرْسُ“ کو پانچ جملوں میں مبتدا بنا کر استعمال کیجئے اس طرح کہ خبر پہلے میں مفرد، دوسرے میں ظرف، تیسرے میں جار مجرور، چوتھے میں جملہ فعلیہ اور پانچویں میں جملہ اسمیہ ہو۔
- ۴۔ تین ایسے جملے لائیے جن میں ہر خبر ظرف ہو۔
- ۵۔ تین ایسے جملے لائیے جن میں ہر خبر جار مجرور ہو۔
- ۶۔ آنے والے ہر اسم کو مبتدا بنائیے اس طرح کہ اس کی خبر جملہ اسمیہ ہو اور قوسین میں دیئے گئے الفاظ کو خبر یہ جملہ میں استعمال کیجئے۔
- ۷۔ درس سے جملہ اسمیہ کی ایسی مثالیں لائیے جن کا مبتدا محذوف ہو۔
- ۸۔ درس میں آئے تمام مبتدا اور خبر نکالنے اور خبر کی نوعیت بتائیے۔

بارہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱۔ ظرف یا مفعول فیہ

ظرف اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی فعل کے وقت یا مقام کی نشاندہی کرے، جیسے:

ا۔ خَرَجْتُ لَيْلًا میں رات میں نکلا۔ سَأَسَافِرُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ میں ان شاء اللہ کل سفر کروں گا۔ نِمْتُ بَعْدَ نَوْمِكَ میں تمہارے سونے کے بعد سویا۔ اس کو ظرفِ زمان کہتے ہیں۔

ب۔ مَشَيْتُ مَيْلًا میں ایک میل چلا۔ جَلَسْتُ عِنْدَ الْمُدِيرِ میں ہیڈ ماسٹر کے پاس بیٹھا۔ نِمْتُ تَحْتَ شَجَرَةٍ میں ایک درخت کے نیچے سویا۔ اس کو ظرفِ مکان کہتے ہیں۔

ظرف منصوب ہوتا ہے لیکن بعض ظروف (۱) مبنی بھی ہیں جیسے: أَتَيْنَ مَبْنًى عَلَى الْفَتْحِ أَفْسُ مَبْنًى عَلَى الْكَسْرِ حَيْثُ اور قَطُّ مَبْنًى عَلَى الضَّمِّ اور هُنَا مَبْنًى عَلَى السَّكُونِ ہیں (۲)

وہ الفاظ جو ظرف کے قائم مقام ہوتے ہیں:

بعض الفاظ ہیں جو اصل میں زمانہ یا مقام پر دلالت تو نہیں کرتے ہیں لیکن ظرف کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں، ان کی قسمیں یہ ہیں:

ا۔ کُلٌّ، بَعْضٌ، نَصْفٌ، رُبُعٌ جیسے الفاظ جب زمانہ یا مقام پر دلالت کرنے والے الفاظ کی طرف مضاف ہوں،

جیسے:

سَافَرْنَا كُلَّ النَّهَارِ. ہم نے پورا دن سفر کیا۔

(۱) ظروف ظرف کی جمع ہے۔

(۲) اس لئے کہ یہ دونوں لفظ الف پر ختم ہوتے ہیں جو ساکن ہے (مَتًى اصل میں مَتَا ہے)

بَقِيتُ فِي الْمُسْتَشْفَى بَعْضَ يَوْمٍ. میں ہسپتال میں دن کا کچھ حصہ رہا۔
 أَنْتَظِرُكَ رُبْعَ سَاعَةٍ. میں پاؤ گھنٹہ (پندرہ منٹ) تمہارا انتظار کروں گا۔
 مَشَيْتُ نِصْفَ كِيلُو مِتْرٍ. میں آدھا کیلومیٹر چلا۔
 ان جملوں میں كَلٌّ، بَعْضٌ، نِصْفٌ، رُبْعٌ ظروف کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں، جب کہ وہ اسماء جو حقیقۂ ظروف ہیں وہ مضاف الیہ ہیں۔

ب۔ ظرف کی صفت جب کہ ظرف محذوف ہو، جیسے:
 جَلَسْتُ طَوِيلًا میں دیر تک بیٹھا رہا جو کہ اصل میں ہے: جَلَسْتُ وَقْتًُا طَوِيلًا۔ میں بہت دیر تک بیٹھا رہا۔ پہلے جملہ میں طَوِيلًا ظرف وَقْتًُا کے قائم مقام ہو کر منصوب ہے۔
 ج۔ وہ اسم اشارہ جس کا مشار الیہ ظرف ہو، جیسے: جِئْتُ هَذَا الْأُسْبُوعَ۔ میں اس ہفتہ آیا۔ یہاں هَذَا مبنی علی السكون فی محلّ نصب ہے۔

د۔ وہ اعداد جو مقام یا زمانہ پر دلالت کرنے والے الفاظ کے قائم مقام ہوں، جیسے:
 مَكُنْتُ فِي بَغْدَادَ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ۔ میں بغداد میں چار دن رہا۔
 سَرْنَا مِائَةَ كِيلُو مِتْرٍ۔ ہم سو کیلومیٹر چلے۔ پہلی مثال میں أَرْبَعَةَ منصوب ہے، اس لئے کہ وہ ظرف زمانہ کے قائم مقام ہے، اور مِائَةُ دوسری مثال میں منصوب ہے اس لئے کہ وہ ظرف مکان کیلُو مِتْرٍ کے قائم مقام ہے۔

اسی طرح لفظ كَمْ (کتنا) بھی ظرف کے قائم مقام ہوتا ہے، جیسے:
 كَمْ كَبِشْتُ؟ تم نے کتنا قیام کیا؟ تم کتنی دیر رہے؟
 كَمْ مَشَيْتُ؟ تم کتنا چلے؟ تم کتنے کیلومیٹر چلے؟

۲۔ کو صرف ماضی میں ایک غیر تکمیل شدہ شرط کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے:
 لَوْ اجْتَهَدْتُ لَنَجَحْتُ۔ اگر تم نے محنت کی ہوتی تو کامیاب ہو جاتے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم نے محنت نہیں کی اسی لئے کامیاب نہیں ہوئے، اس کو عربی میں حرف امتناع لامتناع کہتے ہیں، اس کا مطلب

ہوتا ہے شرط کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے جواب کا نہ ہونا۔

جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ جملہ کے دو حصے ہیں، پہلے حصے کو شرط اور دوسرے حصے کو جواب کہتے ہیں، گزشتہ مثال میں لَنْجَحْتَ جواب ہے، جواب پر ایک ل ہوتا ہے جو بالعموم منفی جواب سے حذف ہو جاتا ہے، جیسے:

لَوْ عَرَفْتُ أَنَّكَ مَرِيضٌ مَا تَأَخَّرْتُ. اگر مجھے علم ہوتا کہ تم بیمار ہو تو میں دیر نہیں کرتا۔

لَوْ کی مزید چند مثالیں یہ ہیں:

لَوْ سَمِعْتُ قِصَّتَهُ لَبَكَيْتُ. اگر تم اس کی داستان سنتے تو رو پڑتے۔

لَوْ حَضَرْتُ أَمْسٍ مَا شَكُوتُكَ إِلَى الْمَدِيرِ. اگر تم کل حاضر رہتے تو میں ہیڈ ماسٹر سے تمہاری شکایت نہیں کرتا۔

هَذَا الطَّعَامُ فَاسِدٌ، لَوْ أَكَلَهُ النَّاسُ لَمَرَضُوا. یہ کھانا خراب ہے، اگر لوگ اسے کھاتے تو بیمار ہو جاتے۔

لَوْ رَأَيْتَ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ لَصَحَحْتُ. اگر تم وہ منظر دیکھتے تو ہنس پڑتے۔

لَوْ عَرَفْتُ أَنَّ الرِّحْلَةَ الْيَوْمَ مَا تَأَخَّرْتُ. اگر مجھے پتہ ہوتا کہ سفر آج ہے تو دیر نہیں کرتا۔

۳- مِنْ قَبْلُ میں قَبْلُ مبنی ہے، قَبْلُ اور بَعْدُ کا مضاف الیہ محذوف ہو تو وہ دونوں مبنی ہوتے ہیں، جیسے:

أَنَا الْآنَ مُدَرِّسٌ، وَكُنْتُ مُدِيرًا مِنْ قَبْلُ ذَلِكَ. میں اب استاد ہوں، اور اس سے پہلے میں ہیڈ ماسٹر تھا۔

یہاں ذلک مضاف الیہ ہے اور ”اس سے پہلے“ کا معنی ہے: استاد ہونے سے پہلے، یہاں چونکہ مضاف الیہ مذکور ہے اس لئے قَبْلُ معرب اور حرف جرِّ مِنْ کی وجہ سے مجرور ہے، لیکن جب مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو وہ مبنی ہو جاتا ہے، اس صورت میں ہم کہیں گے:

وَكُنْتُ مُدِيرًا مِنْ قَبْلُ. اور میں پہلے ہیڈ ماسٹر تھا۔

اسی طرح ہم کہتے ہیں:

كَانَ بَلَالٌ مَعِيَ إِلَى السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ، وَلَمْ أَرَهُ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ.

بلال دس بجے تک میرے ساتھ تھا، اس کے بعد میں نے اسے نہیں دیکھا۔

اگر مضاف الیہ حذف کر دیں تو یوں کہیں گے:

وَلَمْ أَرَهُ مِنْ بَعْدُ بعد میں میں نے اسے نہیں دیکھا۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اللَّهُ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدِ﴾ [الرّوم: ۴]

اللہ ہی کے لئے سارے معاملات ہیں پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

مشقیں

عمومی:

آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

ظرف:

۱۔ درس میں آنے والے ظرفِ زمان و مکان کو متعین کیجئے۔

۲۔ درس میں آئے مبنی ظرف نکالئے۔

۳۔ درس میں آئے ظرف کے قائم مقام کلمات نکالئے۔

۴۔ آنے والے جملوں میں ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان کو متعین کیجئے۔

۵۔ اگلی آیتوں میں ظروفِ زمان و مکان کو متعین کیجئے۔

۶۔ تین ایسے جملہ لائیے جن میں سے ہر ایک میں عدد ظرف کے قائم مقام ہو۔

۷۔ تین ایسے جملہ لائیے جن میں اسم اشارہ ظرف کے قائم مقام ہو۔

۸۔ آنے والے ہر ظرف کو جملہ مفیدہ میں داخل کیجئے۔

کُو:

۱۔ آنے والے جملوں میں کُو داخل کیجئے اور ضروری تبدیلیاں کیجئے

۲۔ آنے والے جملوں کو مکمل کیجئے۔

۳۔ دو جملوں میں کُو اس طرح استعمال کیجئے کہ پہلے میں اس کا جواب مثبت ہو اور دوسرے میں منفی۔

عام سوالات:

۱۔ آنے والے افعال کے صیغہ مضارع لائیے۔

- ۲۔ زَوَاژ اور شِدَاد کا مفرد لائیے۔
- ۳۔ جَرِيح اور نَفْس کی جمع لائیے۔
- ۴۔ ضَر کی ضد لائیے۔
- ۵۔ آنے والے ہر لفظ کو جملہ مفیدہ میں استعمال کیجئے۔

تیرہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- لام الأمر، آپ دوسرے حصہ میں فعل امر اُکْتُب لکھ وغیرہ پڑھ چکے ہیں، یہ مخاطب کو حکم دینے یا اس سے درخواست کے لئے استعمال ہوتا ہے، غائب کو حکم دینے یا اس سے درخواست کرنے کے لئے لِيَكْتُب استعمال ہوگا، اس کا معنی ہے: اسے لکھنا چاہئے، جیسے:

لِيَكْتُبْ كُلُّ طَالِبٍ اسْمَهُ فِي هَذِهِ الْوَرَقَةِ. ہر طالب علم اس کاغذ پر اپنا نام لکھے۔
لَتَجْلِسَ كُلُّ طَالِبٍ فِي مَكَانِهَا. ہر طالبہ اپنی جگہ بیٹھے۔

یہ صیغہ جمع متکلم کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: لِنَأْكُلْ ہمیں کھالینا چاہئے۔

اس صیغہ میں استعمال ہونے والا لام ”لام الأمر“ کہلاتا ہے، یہ مضارع مجزوم کے ساتھ استعمال ہوتا ہے:
لِيَكْتُبْ، لِيَكْتُبَا، لِيَكْتُبُوا. لَتَكْتُبْ، لَتَكْتُبَا، لِيَكْتُبَنَّ. لَاكْتُبْ، لَاكْتُبَا، لَاكْتُبَنَّ.

لام الأمر مسور ہوتا ہے لیکن اگر وہ، و، ف یا ثَم کے بعد آئے تو ساکن ہو جائے گا، جیسے:

لِيَجْلِسَ كُلُّ طَالِبٍ وَلِيَكْتُبْ. ہر طالب علم بیٹھے اور لکھے۔

فَلَنُخْرِجْ. تو، ہمیں نکلنا چاہئے۔

لَنَقْرَأَ قَلِيلًا ثُمَّ لَنَنْمَ. ہم کچھ دیر پڑھ لیں پھر سوئیں۔

۲- لا الناهية، دوسرے حصہ کے پندرہویں سبق میں ہم پڑھ چکے ہیں، اس کی ایک مثال یہ ہے:

لَا تَجْلِسْ هُنَا. تم یہاں نہ بیٹھو۔

وہاں ہم نے لا الناهية کا مخاطب کے ساتھ استعمال سیکھا تھا، یہاں اسے غائب کے ساتھ استعمال کرنا سیکھیں گے، جیسے:

لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِّنَ الْفَضْلِ. کوئی درجہ سے نہ نکلے۔

اگلے دونوں جملوں کے درمیان فرق پر غور کریں:

لَا تَدْخُلُ سَيَّارَةُ الْأَجْرَةِ الْجَامِعَةِ. ٹیکسی یونیورسٹی میں داخل نہیں ہوتی ہے۔

لَا تَدْخُلُ سَيَّارَةُ الْأَجْرَةِ الْجَامِعَةِ. ٹیکسی یونیورسٹی میں نہ داخل ہو۔

پہلے جملہ میں لا النافیۃ ہے اور دوسرے جملہ میں لا النافیۃ ہے، لانا فیہ کے بعد فعل مرفوع ہوگا اور لا نافیۃ کے بعد مجزوم۔

۳- الجزم بالطلب، وہ فعل مضارع جو امر یا نہی کے جواب میں واقع ہو مجزوم ہوگا، جیسے:

اقْرَأْ مَرَّةً أُخْرَى تَفْهَمُهُ. دوبارہ پڑھو تو اس کو سمجھ جاؤ گے۔

لَا تَكْسَلُ تَنْجَحْ. سستی نہ کرو کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس کو جزم بالطلب کہتے

ہیں یعنی وہ مضارع جو امر یا نہی کی وجہ سے مجزوم ہو، طلب میں امر اور نہی دونوں داخل ہیں، اس لئے کہ دونوں میں کسی نہ کسی چیز کا مطالبہ ہوتا ہے، وہ مضارع مجزوم جو امر یا نہی کے بعد آئے جواب الطلب کہلاتا ہے۔

۴- وَإِذَا سَأَلَ بِاسْلُوبِ تَكْلِيفِ كَظْهَارِ كَ لِنِ اسْتِعْمَالِ هُوَ تَا اس كَو "النَّدْبَةُ" كَهْتِ هِ، رَأْسِي (مِراسِر)

سے یا ئے متکلم حذف کر کے اے بڑھا دیا گیا ہے۔ اگر کوئی اپنے ہاتھ کے درد کا اظہار کرنا چاہے تو کہے گا: وَإِذَا! (يَدِي):

يَدَاهِ). النَّدْبَةُ کا اسلوب افسوس کے اظہار کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے بلال پر افسوس کرنے کے لئے ہم کہیں گے:

وَابْلَا لَاهُ! ہائے بلال!

۵- دوسرے حصے (سبق نمبر: ۱۱۵ اور ۲۱) میں ہم مضارع مجزوم اور جزم کے چار میں سے تین ادوات کم، لا النافیۃ اور

لَمَّا پڑھ چکے ہیں، چوتھے ادات لام الأمر کو ہم نے اس سبق میں پڑھ لیا، یہ چاروں جوازم المضارع کہلاتے ہیں،

یہاں چند آیتیں درج کی جا رہی ہیں جن میں یہ جوازم استعمال ہوئے ہیں:

﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ☆ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ﴾ [البلد: ۸-۹]

کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے؟

﴿وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ﴾ [الحجرات: ۴۰]

اور اب تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

﴿لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾ [التوبة: ۴۰]

تم غم نہ کرو، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں۔

﴿فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ﴾ [عبس: ۲۴] انسان کو چاہئے کہ اپنی غذا پر غور کرے۔

۶- آہ، آہ، یہ ایک اسم فعل (۱) ہے اس کا معنی ہے مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔



عام:

آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے

لام الأمر:

- ۱۔ درس میں آئے لام الأمر کی مثالوں کو متعین کیجئے۔
- ۲۔ آنے والے جملوں میں لام الأمر کو متعین کیجئے اور اس پر حرکت لگائیے۔
- ۳۔ آنے والے فعل پر لام الأمر داخل کیجئے اور اس پر حرکت لگائیے۔
- ۴۔ لام الأمر پر مشتمل پانچ جملے بنائیے۔

لا الناهية:

- ۱۔ آنے والے جملوں میں لا الناهية کے بعد کے افعال پر حرکت لگا کر پڑھئے۔
- ۲۔ خالی جگہوں کو دیئے گئے افعال سے ان پر لا الناهية داخل کر کے اور حرکت لگا کر پڑھیجئے۔
- ۳۔ غائب پر داخل لا الناهية کی تین مثالیں لائیے۔

(۱) اسم فعل کے لئے دیکھئے پہلا اور دوسرا سبق۔

(۶۰)

جوازم المضارع:

چار ایسے جملے بنائیے جن میں سے ہر ایک میں ایک ایسا حرف ہو جو ایک فعل کو مجزوم کرتا ہے۔

الجزم بالطلب:

۱۔ آنے والے ہر جملہ میں جواب الطلب کو نشان زد کیجئے اور اس پر حرکت لگائیے۔

۲۔ آنے والے ہر جملہ کو اس کے سامنے لکھے فعل سے مکمل کیجئے۔

۳۔ الجزم بالطلب کی تین مثالیں لائیے۔

الندبة:

الندبة کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے اور بقیہ اسماء سے الندبة کے صیغے بنائیے۔

عام مشقیں:

۱۔ آنے والے کلمات کی جمع لائیے۔

۲۔ آنے والے اسماء کے مفرد لائیے۔

۳۔ آنے والے افعال کے مضارع لائیے۔

۴۔ زبانی مشقیں:

۱۔ ہر طالب علم اپنے ساتھی سے کہے: اَرِنِي كِتَابَكَ / سَاعَتَكَ / قَلَمَكَ ...

۲۔ ہر طالب علم اپنے ساتھی سے دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہے: اَرِهْ (۱) دَفْتَرَكَ / سَاعَتَكَ /

كِتَابَكَ ...

(۱) اس کا صیغہ تانیث ہے: اَرِيهَا كِتَابَكَ ...

چودھواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- اِذَا، یہ ایک اسمِ ظرف ہے، لیکن ساتھ ہی اس میں شرط کا معنی بھی پایا جاتا ہے، اس کے ساتھ اکثر فعل ماضی استعمال ہوتا ہے لیکن مضارع کا معنی دیتا ہے، جیسے:

اِذَا رَأَيْتَ خَالِدًا فَاسْأَلْهُ عَنِ الْكِتَابِ۔ جب (۱) تم خالد کو دیکھو تو اس سے کتاب کے متعلق دریافت کرنا۔
اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتَحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ۔ جب رمضان (کا مہینہ) آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے

جاتے ہیں۔

شرطیہ اسلوب کے دو حصے ہوتے ہیں، پہلا شرط کہلاتا ہے اور دوسرا جواب الشرط، جیسے: اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ شرط ہے اور فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ جواب الشرط ہے۔ ہم شروع میں پڑھ آئے ہیں کہ اِذَا کے بعد اکثر فعل ماضی اور کبھی فعل مضارع بھی استعمال ہوتا ہے، جواب الشرط کا فعل بھی مضارع ہو سکتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل شعر میں ہے:

وَالنَّفْسُ رَاغِبَةٌ إِذَا رَغِبَتْهَا
وَإِذَا تُرِدُّ إِلَى قَلِيلٍ تَقْنَعُ

نفس کو چھوٹ دی جائے تو وہ مزید طلب گار رہتا ہے اور اگر کم کی طرف لوٹا یا جائے تو قناعت کر لیتا ہے۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں جواب الشرط پر ف آئے گا:

(۱) اگر وہ جملہ اسمیہ ہو، جیسے: إِذَا اجْتَهَدْتَ فَالْجَاحُ مَضْمُونٌ۔ اگر تم کوشش کرو تو کامیابی یقینی ہے۔

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ﴾ [البقرة: ۱۸۶]

اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق دریافت کریں تو بتا دیجئے کہ یقیناً میں قریب ہوں۔

(۲) اگر جواب الشرط کا فعل طلبی ہو، امر نہی اور استفہام طلبی افعال کہلاتے ہیں، جیسے:

(۱) اِذَا کا ترجمہ جب یا اگر سے کیا جائے گا۔

- ا۔ إِذَا رَأَيْتَ حَامِدًا فَاسْأَلْهُ عَنِ مَوْعِدِ السَّفَرِ. (امر)
اگر تم حامد کو دیکھو تو اس سے سفر کے متعلق دریافت کرنا۔
- ب۔ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ. (امر)
جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔
- ج۔ إِذَا وَجَدْتُ الْمَرِيضَ نَائِمًا فَلَا تُوقِظْهُ. (نہی)
اگر تم بیمار کو سوتا پاؤ تو اسے نہ جگاؤ۔
- د۔ إِذَا رَأَيْتَ بَلَاءًا فَمَاذَا أَقُولُ لَهُ؟ (استفہام)
اگر میں بلال کو دیکھوں تو اس سے کیا کہوں؟

۲۔ تیسرے سبق میں ہم نسب (نسبت) کے متعلق پڑھ چکے ہیں، جیسے: السودان سے سُودَانِي، اب ہم پڑھیں گے کہ جس اسم کی طرف نسبت کرنی ہو اگر وہ تائے مربوطہ پر ختم ہو تو وہ حذف ہو جائے گی، پھر یائے نسب جوڑی جائے گی، جیسے: مَكَّة سے مَكِّي نہ کہ مَكْتَبِي اسی طرح مَدْرَسَة سے مَدْرَسِي (۱)

مشقیں

عام:

آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

إِذَا:

- ۱۔ آنے والے جملوں میں شرط اور جواب شرط کو متعین کیجئے اور اگر جواب شرط پر ف داخل ہو تو اس کا سبب بتائیے۔
- ۲۔ دو جملوں میں إِذَا داخل کیجئے اس طرح کہ اس کا جواب ف سے خالی ہو۔
- ۳۔ چار جملوں میں إِذَا داخل کیجئے اس طرح کہ اس کا جواب: (۱) پہلے میں جملہ اسمیہ ہو۔

(۱) اردو میں امت سے امتی بنتا ہے، جیسے: ”اے اللہ ہم تیرے نبی ﷺ کے امتی ہیں“ یہ اردو کا تصرف ہے، عربی میں اُمَّة سے اُمِّي بنے گا۔

- ب) دوسرے میں فعل امر ہو۔
ج) تیسرے میں فعل مضارع پر لام امر داخل ہو۔
د) چوتھے میں فعل مضارع پر لا ناھیہ داخل ہو۔

پندرہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- گذشتہ سبق میں ہم شرط کا تعارف کراچے ہیں، یہاں اس کی مزید تفصیلات سے آگاہی ہوگی، شرط کا ایک اہم حرف ہے: **إِنْ**، اس کا معنی ہے: اگر، جیسے: **إِنْ تَذْهَبْ أَذْهَبْ** اگر تم جاؤ گے تو میں جاؤں گا۔ اس میں شرط اور جواب شرط دونوں مجزوم ہیں، اسی لئے **إِنْ** اور اس جیسے دیگر ادوات کو ادوات الشرط الجازمة کہتے ہیں، مزید مثالیں یہ ہیں:

إِنْ تَأْكُلْ طَعَامًا فَاسِدًا تَمْرَضُ۔ اگر تم خراب کھانا کھاؤ گے تو بیمار پڑ جاؤ گے۔

﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ [محمد: ۷]

اگر تم اللہ کا ساتھ دو گے تو وہ تمہارا ساتھ دے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

﴿وَإِلَّا (۱) تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ [ہود: ۷۷]

اور اگر آپ مجھے معاف نہ کریں اور رحم نہ فرمائیں تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔
دیگر ادوات الشرط الجازمة یہ ہیں:

(۱) **مَنْ جَوْ، جَس، جِيسَ:** ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ [الزلزال: ۷] تو جو ذرہ بھر بھلائی کرے گا وہ اس کو وہاں دیکھ لے گا۔

(۲) **مَا جَوْ، جِيسَ:** ﴿وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ﴾ [البقرة: ۱۹۷] اور تم جو بھی بھلائی کرتے ہو اس کو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔

(۳) **مَتَى جَب، جِيسَ:** مَتَى تُسَافِرُ أُسَافِرُ۔ تم جب سفر کرو گے میں بھی اس وقت سفر کروں گا۔

(۴) **أَيْنَ جِيسَ:** أَيْنَ تَسْكُنُ أُسْكُنُ۔ تم جہاں رہو گے میں بھی وہیں رہوں گا۔

(۱) **إِلَّا وَاصِلٌ** **إِنْ** اور **لَا** النافية کا مرکب ہے۔

بسا اوقات اُن کے ساتھ مازاندہ تاکید کے لئے بڑھا دیا جاتا ہے، جیسے فرمان الہی ہے:
 اَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكُكُمُ الْمَوْتُ [النساء: ۷۸] تم جہاں بھی رہو موت تم کو آ لے گی۔
 (۵) اُی جو بھی، جیسے: اَيُّ مُعْجَمٍ نَجِدُهُ فِي الْمَكْتَبَةِ نَشْتَرِهِ۔ ہمیں کتاب فروش کے یہاں جو بھی
 لغت مل جائے وہ خرید لیں گے۔

(۶) مَهْمَا جو بھی، جیسے: مَهْمَا تَقُلْ نَصَدِّقْكَ۔ تم جو بھی کہو ہم اسے سچ مانیں گے۔

فعل شرط اور جواب شرط

- (۱) دونوں مضارع ہوں، جیسے: ﴿وَإِنْ تَعُوذُوا نَعُدْ﴾ [الأنفال: ۱۹] اور اگر تم پلٹو گے تو ہم بھی پلٹیں گے۔
 اس صورت میں دونوں فعل مجزوم ہوں گے۔
- (۲) دونوں ماضی ہوں، جیسے: ﴿وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا﴾ (۱) [الإسراء: ۸] اور اگر تم لوٹو تو ہم بھی لوٹیں گے۔
 چونکہ ماضی مبنی ہوتا ہے اس لئے شرط کی وجہ سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔
- (۳) پہلا ماضی اور دوسرا مضارع، جیسے: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدْ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ﴾ [الشوری: ۲]
 جو آخرت کی کھیتی (کمائی) چاہتا ہے ہم اس کے لئے کھیتی کو بڑھا دیتے ہیں۔ اس صورت میں دوسرا فعل مجزوم ہوگا۔
- (۴) پہلا مضارع اور دوسرا ماضی ہو، جیسے: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
 جو ایمان کی حالت میں صرف ثواب کی خاطر لیلۃ القدر کو قیام اللیل کرے گا اس کے سارے پچھلے گناہ معاف
 کر دیئے جائیں گے۔ (۲) اس صورت میں پہلا فعل مجزوم ہوگا۔

جواب پر ف کب آئے گا؟

پچھلے سبق میں ہم دو حالتیں پڑھ چکے ہیں جن میں جواب شرط سے پہلے ف ہوگا، مزید حالتیں یہ ہیں:
 (۳) جواب شرط فعل جامد (۳) ہو، جیسے:

(۱) اس آیت میں مخاطب یہود ہیں، اور آیت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم فساد پھیلانے والی روش کی طرف پلٹو گے تو ہم بھی دوبارہ
 تمہیں سزا دیں گے۔

(۲) بخاری، کتاب الإیمان: ۲۵، نسائی، کتاب الإیمان: ۲۲۔

(۳) فعل جامد وہ فعل ہے جس کا صرف ایک ہی صیغہ ہو، مضارع اور امر وغیرہ نہ ہوں، جیسے: كَيْسٌ، عَسَى .

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا. (۱) جو ہمیں دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۴) جواب شرط پر قَدْ داخل ہو، جیسے: ﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب:

۱۷۱] اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اس نے بڑی کامیابی پالی۔

(۵) جواب شرط مَا نافیہ سے شروع ہو، جیسے: مَهْمَا تَكُنِ الظُّرُوفُ فَمَا أَكْذِبُ حالات چاہے جیسے بھی ہوں

میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔

(۶) جواب شرط كُنْ سے شروع ہو، جیسے: مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ (۲) جو (مرد)

دنیا میں ریشم پہنے گا تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

(۷) جواب شرط س سے شروع ہو، جیسے: إِنْ تُسَافِرْ فَسَافِرْ اگرم سفر کرو گے تو میں (بھی) سفر کروں گا۔

(۸) جواب شرط سَوْفَ سے شروع ہو، جیسے: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ﴾

[التوبة: ۲۸] اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو اللہ اگر چاہے تو تمہیں اپنے فضل سے بے نیاز کر دے گا۔

(۹) جواب شرط كَأَنَّمَا سے شروع ہو، جیسے: ﴿أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا

قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ [المائدة: ۳۲] جو کسی جان کو بغیر کسی جان کے بدلے، یا فساد فی الارض کے جرم کے قتل کرے

گا تو گویا اس نے ساری انسانیت کا قتل کیا۔

اگر جواب شرط پر ف ہو تو فعل مضارع مجزوم نہیں ہوگا، جیسا کہ ۵، ۶، اور ۸ کی مثالوں میں ہے بلکہ جواب شرط کا پورا

جملہ مقام جزم (فی محل جزم) میں ہوگا۔

۲- پہلے حصہ میں ہم کم بمعنی کتنا پڑھ چکے ہیں، جیسے: كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ؟ تمہارے پاس کتنی کتابیں ہیں؟ یہاں

کم استفسار کے لئے استعمال ہوا ہے اس کو کم الاستفهامیہ کہتے ہیں، لیکن اگر ہم کہیں: كَمْ كِتَابٍ عِنْدَكَ! تمہارے پاس

کتنی کتابیں ہیں! یعنی تمہارے پاس کتنی زیادہ کتابیں ہیں! تو اس کو کم الخبریہ کہتے ہیں۔

(۱) مسلم، کتاب الإیمان: ۱۶۳۔

(۲) بخاری، کتاب اللباس: ۲۵۔

گم الاستفہامیۃ اور گم الخبریۃ کے درمیان فروق

گم الاستفہامیۃ کی تمیز (۱) ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوگی۔

گم الخبریۃ کی خبر مفرد یا جمع ہوگی، مجرور ہوگی اور اس سے پہلے مِنْ بھی ہو سکتا ہے، جیسے: گَمٌ مِنْ كِتَابٍ عِنْدَكَ ! گَمٌ كِتَابٍ عِنْدَكَ ! گَمٌ كُتِبَ عِنْدَكَ ! گَمٌ كُتِبَ عِنْدَكَ ! گفتگو میں دونوں گَم کی ادائیگی کے وقت الگ الگ انداز ہوگا، اور تحریر میں دونوں کی الگ الگ علامتیں (؟، !) ہوں گی۔

گم الخبریۃ کی مزید مثالیں یہ ہیں:

گَمٌ نُجُومٌ فِي السَّمَاءِ ! آسمان میں کتنے زیادہ ستارے ہیں !

﴿گَمٌ مِنْ فِتْنَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِتْنَةٌ كَثِيرَةٌ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ [البقرة: ۲۴۹] کتنی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر چھا گئیں۔

۳- حَتَّىٰ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

(۱) تک، جیسے: مَنْ جَاءَ مُتَاَخِّرًا فَلَا يَدْخُلْ حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنَ جو دیر سے آئے وہ جب تک اجازت نہ لے داخل نہ ہو۔

إِنْتَظِرْ حَتَّىٰ الْبَسَ . میرے کپڑے پہننے تک انتظار کرو۔

(۲) تاکہ، جیسے: دَخَلْتُ حَتَّىٰ لَا أَشْغَلَكَ . میں (بغیر اجازت) داخل ہو گیا تاکہ تمہیں خلل نہ ہو۔

أَدْرُسُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ حَتَّىٰ أَفْهَمَ الْقُرْآنَ . میں عربی زبان سیکھ رہا ہوں تاکہ قرآن مجید سمجھ سکوں۔

حَتَّىٰ کے بعد آنے والا فعل مضارع ایک پوشیدہ اُن کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے، اصل جملہ یوں ہے: اِنْتَظِرْ حَتَّىٰ اَنَّ الْبَسَ لیکن اس اُن کو کبھی ظاہر نہیں کیا جاتا۔

۴- هَاءُ ایک اسم فعل ہے جس کا معنی ہے: لو، یہ اسم فعل امر ہے، مخاطب کے مختلف صیغوں کی طرف اس کی اسناد یوں کریں گے:

هَاءُ الْكِتَابِ يَا عَلِيُّ . هَاؤُمُ الْكِتَابِ يَا إِخْوَانُ .

هَآؤُنَّ الْكِتَابَ يَا أَخَوَاتُ.

هَآءِ الْكِتَابَ يَا آمَنَةُ.

قرآن مجید میں ارشاد باری ہے:

﴿هَآؤُمْ أَقْرُؤُوا كِتَابِيَةَ﴾ [الحاقة: ۱۹] لو، پڑھ لو میرا (تیار کیا ہوا) اعمال نامہ۔

۵- دوسرے حصے (سبق: ۲۶) میں ہم تصغیر سے متعارف ہو چکے، یہاں ہم اس کی مزید تفصیلات پڑھیں گے، تصغیر کے تین صیغے ہیں:

(۱) فُعِيلٌ، جیسے: زَهْرٌ سے زُهِيرٌ، جَبَلٌ سے جُبَيْلٌ، (اس میں پہلے حرف پر ضمہ ہوگا، دوسرے پر فتح اور اس کے بعد ی بڑھادی جائے گی)۔

(۲) فُعِيْعِلٌ، جیسے: دِرْهَمٌ سے دُرَيْهَمٌ، (اس میں پہلے حرف پر ضمہ ہوگا، دوسرے پر فتح اور اس کے بعد ی بڑھادی جائے گی اور اس کے بعد والے حرف پر کسرہ)۔

نوٹ:- کِتَابٌ کی تصغیر کُتَيْبٌ ہے، اس میں الف کو یاء سے بدل دیا گیا ہے۔

(۳) فُعِيْعِيْلٌ، جیسے: فَنَجَانٌ سے فُنَيْجِينٌ، (اس میں پہلا حرف مضموم، دوسرا مفتوح، اس کے بعد یاء زائدہ اور اس کے بعد والے حرف کسور ہوگا، اس کے بعد ایک یاء)۔

۶- يَكُنْ، تَكُنْ، اَكُنْ، نَكُنْ، يَهْكُونُ وغیرہ کے مجزوم صیغے ہیں، ان کا نون حذف کیا جاسکتا ہے تو یہ ہو جائیں گے: يَكُ، تَكُ، اَكُ، نَكُ، جیسے:

﴿وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا﴾ [مریم: ۲۰] اور نہ میں بدکار عورت ہوں۔

﴿وَقَدْ خَلَقْتَكِ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا﴾ [مریم: ۹] اور اس سے پہلے میں نے تجھ کو پیدا کیا حالانکہ تو کچھ نہ تھا۔

﴿قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ﴾ [المدثر: ۴۳] انہوں نے کہا کہ ہم نمازیوں میں سے نہ تھے۔

﴿فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ﴾ [التوبة: ۷۴] پھر اگر وہ توبہ کریں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے۔

وَمَنْ يَكُ ذَا فِيمُ مَرِيضٍ يَجِدُ مُرًّا بِهِ الْمَاءُ الزَّلَالَا (۱)

جو بیمار اور تلخ منہ والا ہوگا وہ اس منہ سے آب شیریں کو بھی تلخ ہی پائے گا۔

(۱) الزَّلَالَا اصل میں الزَّلَالٌ ہے، اس کے آخر میں الف کا اضافہ شعری ضرورت کے لئے کیا گیا ہے۔

۷۔ کَلَّ نَهَارَ دواسموں سے مل کر بنا اسم مرکب ہے اور مثنیٰ ہے اسی طرح صَبَّاحَ مَسَاءَ بھی ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں:
أَعْمَلُ كَلَّ نَهَارَ میں شب و روز کام کرتا ہوں نَعْبُدُ اللَّهَ صَبَّاحَ مَسَاءَ ہم صبح شام اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔



عام:

آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

الشرط:

- ۱۔ آنے والی ہر مثال میں دو جملے ہیں، ان کو استعمال کرتے ہوئے ان میں سے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جواب شرط بنائیے۔
- ۲۔ آنے والی ہر مثال میں دو جملے ہیں، ان کے سامنے قوسین میں دیئے گئے اداة شرط کو استعمال کرتے ہوئے پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جواب شرط بنائیے۔

اقتراں جواب الشرط بالفاء:

- ۱۔ آنے والے جملوں میں حسب ضرورت جواب شرط پرف داخل کیجئے اور سبب بتائیے۔
 - ۲۔ مثال پر غور کیجئے پھر اگلی عبارتوں کی مدد سے اسی طرح کے جملے بنائیے۔
 - ۳۔ آنے والے جملوں میں اداة شرط، شرط اور جواب شرط کو متعین کیجئے، اداة شرط کے نیچے ایک، شرط کے نیچے دو اور جواب شرط کے نیچے تین لکیریں کھینچئے اور اگر جواب شرط پرف ہو تو اس کا سبب بتائیے۔
 - ۴۔ شرط اور جواب کی دس مثالیں لائیے اس طرح کہ جواب مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہو:
- | | | | |
|----------------|-----------------------|--------------------|------------------------|
| (۱) جملہ اسمیہ | (۲) فعل طلبی (امر) | (۳) فعل طلبی (نہی) | (۴) فعل طلبی (استفہام) |
| (۵) مقترن بکن | (۶) مقترن بما النافیة | (۷) مقترن ب 'سوف' | (۸) مقترن بالسين |
| (۹) فعل جامد | (۱۰) مقترن ب 'قد' | | |
- ۵۔ آنے والے ادوات شرط کو جملہ مفیدہ میں داخل کیجئے۔

کم:

۱۔ آنے والے جملوں میں کم الاستفہامیہ کو کم الخبریہ سے تبدیل کیجئے۔

۲۔ آنے والے جملوں میں کم الخبریہ کو کم الاستفہامیہ سے تبدیل کیجئے۔

حتی:

۱۔ آنے والے جملوں میں حتی کے معنی متعین کیجئے اور اس کے بعد والے فعل پر حرکت لگائیے

۲۔ مثال پر غور کیجئے، پھر دی گئی عبارتوں کی مدد سے اسی طرح کے جملے بنائیے۔

تصغیر:

آنے والے اسماء کی تصغیر بنائیے۔

عام سوالات:

۱۔ آنے والے افعال سے مضارع لائیے۔

۲۔ آنے والے افعال سے ماضی لائیے۔

۳۔ آنے والے اسماء کی جمع بنائیے۔

سولہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- دوسرے حصے (سبق نمبر: ۴ اور ۱۰) میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ عربی کے اکثر افعال تین حروف سے بنے ہوتے ہیں جنہیں ”اصول“ (اصلی حروف) کہا جاتا ہے، جیسے: كَتَبَ جَلَسَ شَرِبَ اور جس فعل میں تین اصلی حروف ہوں اس کو ”الفعل الثلاثی“ کہتے ہیں، بعض افعال ایسے بھی ہیں جن میں چار اصلی حروف ہوتے ہیں جیسے: تَرَجَّمَ اس نے ترجمہ کیا۔ بَسَمَلَ اس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا۔ هَزَوْلَ: وہ تیز چلا۔ جس فعل میں چار اصلی حروف ہوں وہ ”الفعل الرباعی“ کہلاتا ہے۔ فعل عربی میں مجرد (زائد حروف سے خالی) ہوگا یا مزید (زائد حروف پر مشتمل)۔

(۱) فعل مجرد فعل ہے جس کے معنی کے بیان کے لئے اس میں مزید کوئی زائد حرف نہ شامل کیا گیا ہو بلکہ اگر وہ ثلاثی ہے تو اس میں صرف تین اصلی حروف ہوں گے اور رباعی ہے تو چاروں حروف اصلی ہوں گے، جیسے: سَلِمَ: اس نے سلامتی پائی، ذُلَّزَلَ: وہ بھونچال لایا۔

(۲) فعل مزید وہ ہے جس میں اضافی معنی کی وضاحت کے لئے اس کے اصلی حروف کے ساتھ ایک یا اس سے زائد حروف بڑھادیئے گئے ہوں، جیسے: فعل ثلاثی سَلِمَ سے:

سَلَّمَ: اس نے سلامتی بخشی یہاں دوسرے حرف اصلی کو مکرر (دوبارہ) لایا گیا ہے۔
سَأَلَمَ: اس نے صلح کی یہاں پہلے حرف اصلی کے بعد ایک الف بڑھادیا گیا۔
تَسَلَّمَ: اس نے لیا یہاں پہلے حرف اصلی سے پہلے ت بڑھادی گئی ہے اور دوسرے حرف اصلی کو مکرر لایا گیا ہے۔

أَسْلَمَ: اس نے اسلام قبول کیا یہاں پہلے حرف اصلی سے پہلے ایک ہمزہ بڑھادیا گیا ہے۔
اِسْتَسْلَمَ: اس نے اپنے آپ کو حوالہ کر دیا یہاں پہلے حرف اصلی سے پہلے تین حروف ہمزہ، س اور ت بڑھائے

گئے ہیں۔

فعل رُبَاعِي زَلَزَلَ سے:

تَزَلَزَلَ: اس میں بھونچال آیا (۱) اس میں پہلے حرفِ اصلی سے پہلے ت بڑھادی گئی ہے۔

اس میں سے ہر شکل کو باب کہتے ہیں۔

فعل مجرد کے ابواب:

فعل مجرد کے چھ ابواب ہیں جن میں سے چار ہم دوسرے حصہ (سبق نمبر ۱۰) میں پڑھ چکے ہیں، وہ چھ ابواب یہ ہیں:

- | | |
|--------------------------|--|
| (۱) باب نَصَرَ يَنْصُرُ | اس میں دوسرا اصلی حرف ماضی میں مفتوح اور مضارع میں مضموم ہے۔ |
| (۲) باب ضَرَبَ يَضْرِبُ | اس میں دوسرا اصلی حرف ماضی میں مفتوح اور مضارع میں مکسور ہے۔ |
| (۳) باب فَتَحَ يَفْتَحُ | اس میں دوسرا اصلی حرف ماضی اور مضارع دونوں میں مفتوح ہے۔ |
| (۴) باب سَمِعَ يَسْمَعُ | اس میں دوسرا اصلی حرف ماضی میں مکسور اور مضارع میں مفتوح ہے۔ |
| (۵) باب كَرَّمَ يَكْرُمُ | اس میں دوسرا اصلی حرف ماضی اور مضارع دونوں میں مضموم ہے۔ |
| (۶) باب وَرِثَ يَرِثُ | اس میں دوسرا اصلی حرف ماضی اور مضارع دونوں میں مکسور ہے۔ |

۲۔ فعل مزید کے چند ابواب سے ہم اوپر متعارف ہو چکے ہیں، ان میں ایک باب فَعَّلَ (جس میں دوسرا حرف مکرر لایا گیا ہے) کو ہم یہاں ذرا تفصیل سے پڑھیں گے، جیسے: قَبَّلَ: اس نے بوسہ لیا، دَرَسَ: اس نے پڑھایا، سَجَّلَ: اس نے ریکارڈ کیا۔

فعل مضارع: اگر فعل چار حروف والا ہو تو حرف مضارع (۲) پر ضمہ ہوگا چونکہ اس فعل میں بھی چار حروف ہیں اس لئے اس کا حرف مضارع مضموم ہوگا، اس کے بعد پہلے حرف پر فتنہ، دوسرے پر سکون، تیسرے پر کسرہ اور چوتھے (۳) پر حرکت

(۱) جیسے: زَلَزَلَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَتَزَلَزَتْ اللہ تعالیٰ نے زمین میں بھونچال پیدا کیا تو اس میں زلزلہ (بھونچال) آ گیا۔

(۲) دوسرے حصے (سبق نمبر ۱۰) میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ ی، ت، ا، ن جو مضارع کے شروع میں آتے ہیں جیسے: يَكْتُبُ، تَكْتُبُ، نَكْتُبُ، اَكْتُبُ وغیرہ، یہ چاروں حروف مضارع کہلاتے ہیں۔

(۳) دوسرے حرف اصلی کی تکرار کی وجہ سے اس باب میں حروف کی تعداد چار ہوگئی، اگر فعل میں چار حروف ہوں تو حرف مضارع مضموم ہوگا اور اگر تین یا پانچ یا چھ حروف ہوں تو حرف مضارع پر فتنہ ہوگا۔

اعراب ہوگی، جیسے: قَبْلَ: يُقْبَلُ، سَجَلًا: يُسَجَّلُ.

فعل امر: فعل امر بنانے کے لئے حرف مضارع اور حرکتِ اعراب کو حذف کر دیا جائے گا، جیسے: تُقْبَلُ سے قَبْلَ: بوسہ لو، تُدْرَسُ سے دَرَسْ: پڑھاؤ۔

مصدر: دوسرے حصہ (سبق نمبر ۱۱) میں ہم مصدر سے متعارف ہو چکے ہیں، افعال ثلاثی مجرد کے مصادر کی کوئی متعین شکل نہیں ہے بلکہ ہر ایک کی ایک خاص صورت ہے جیسے: كَتَبَ سے كِتَابَةٌ، دَخَلَ سے دُخُولٌ، شَرِبَ سے شُرْبٌ۔ لیکن فعل مزید کے ہر باب کے مصدر کی ایک خاص شکل ہوتی ہے، باب فَعَلَ کا مصدر تَفَعَّلَ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: قَبْلَ: تَقْبِيلٌ، سَجَلًا: تَسْجِيلٌ، دَرَسَ: تَدْرِيسٌ، فعل ناقص اور فعل مہوز (جس کا آخری حرف اصلی ہمزہ ہو) کا مصدر تَفَعَّلَ کے وزن پر ہوگا، جیسے: رَبَّى: تَرْبِيَةٌ تربیت کرنا، سَمَّى: تَسْمِيَةٌ نام رکھنا، هَنَأَ: تَهْنِئَةٌ مبارکباد دینا۔ اسم فاعل: فعل ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بنانا ہم اس حصہ کے چوتھے سبق میں سیکھ چکے ہیں، یہاں ہم باب فَعَلَ سے اسم فاعل بنانا سیکھیں گے، حرف مضارع کو میم سے بدل دیا جائے گا اور چونکہ اسم فاعل اسم ہے اس لئے اس کے آخر میں تنوین آئے گی، جیسے: يُسَجَّلُ سے مُسَجَّلٌ، ٹیپ ریکارڈر، يُدْرَسُ سے مُدْرَسٌ: استاذ، (مدرس)۔

اسم مفعول: فعل مزید کے سارے ابواب میں اسم مفعول اسم فاعل ہی کی طرح ہوگا، صرف اتنا فرق ہوگا کہ اسم فاعل کے دوسرے حرف اصلی پر کسرہ ہوگا اور اسم مفعول کے دوسرے حرف اصلی پر فتح، جیسے: يُجَلِّدُ سے مُجَلِّدٌ: جلد ساز مُجَلِّدٌ: جلد (جلد شدہ)، يُحَمِّدُ سے مُحَمَّدٌ: بہت تعریف کرنے والا مُحَمَّدٌ: جس کی بہت زیادہ تعریف کی جائے۔ اسم زمان اور اسم مکان: فعل مزید کے سارے ابواب میں اسم زمان اور اسم مکان اسم مفعول کے وزن پر آئے گا، جیسے: يُصَلِّيُ سے مُصَلًّى: نماز گاہ۔

۳۔ جمع تکسیر کے کچھ اوزان پہلے پڑھ چکے ہیں یہاں مزید دو وزن پڑھیں گے:

(۱) فَعَلَةٌ جیسے: طَلَبَةٌ، اس کا مفرد ہے طَالِبٌ: طالب علم

(۲) فَعَلٌ جیسے: نُسَخٌ، اس کا مفرد ہے نُسْخَةٌ: نسخہ

۴۔ یہاں ہم ثلاثی مجرد کے مصادر کے مزید دو وزن پڑھیں گے:

(۱) فَعَلٌ جیسے شَرَحٌ: وضاحت کرنا، شَرَحَ يَشْرَحُ سے۔

(۷۴)

(۲) فَعَالٌ جِیسے غِیَابٌ: غَائِب ہونا، غَابَ یَغِیْبُ سے۔



عام:

آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

ستر ہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- باب اَفْعَلْ، یہ فعل مزید کا ایک اور باب ہے، اس میں پہلے حرفِ اصلی کی حرکت حذف کر کے اس سے پہلے ایک ہمزہ بڑھا دیتے ہیں، جیسے: نَزَلَ وہ اترا سے اَنْزَلَ اس نے اتارا، خَرَجَ وہ نکلا سے اَخْرَجَ اس نے نکالا۔
مضارع: اس کا مضارع يُأَنزِلُ ہونا چاہئے لیکن ہمزہ کو اس کی حرکت سمیت حذف کر دیا گیا تو یہ يُنْزِلُ ہو گیا،
ملاحظہ ہو کہ اس میں بھی حرفِ مضارع مضموم ہوگا اس لئے کہ فعل چار حرفوں پر مشتمل ہے، (يُنْزِلُ نَزَلَ کا مضارع ہے اور يُنْزِلُ اَنْزَلَ کا)

امر: امر مضارع کے اصلی صیغہ سے بنایا جائے گا، چنانچہ حرفِ مضارع اور حرکتِ اعراب حذف کرنے کے بعد تَأْنِزُلُ سے اَنْزِلْ بنے گا۔
مصدر: اس فعل کا مصدر اِفْعَالُ کے وزن پر آئے گا جیسے اَنْزَلَ: اِنْزَالُ اتارنا، اَخْرَجَ: اِخْرَاجُ نکالنا، اَسْلَمَ: اِسْلَامُ اسلام قبول کرنا۔

اسم فاعل: جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں حرفِ مضارع کو میم مضموم سے بدل دیا جائے گا جیسے: يُسْلِمُ سے مُسْلِمٌ: مسلمان، يُمَكِّنُ سے مُمَكِّنٌ: ممکن۔

اسم مفعول: یہ بھی اسم فاعل کے وزن پر ہوگا صرف اس کا دوسرا حرف مفتوح ہوگا، جیسے: يُرْسِلُ مُرْسِلٌ: بھیجنے والا، مُرْسَلٌ: بھیجا ہوا، يُغْلِقُ مُغْلِقٌ: نے والا مُغْلَقٌ بند کیا ہوا۔

اسم زمان اور اسم مکان: یہ بھی اسم مفعول کے وزن پر ہوں گے جیسے: اَتَّحَفَ يُتَحَفُ سے مُتَحَفٌ: میوزیم۔
یہاں اس باب کے چند غیر سالم افعال درج کئے جاتے ہیں:

ماضی	مضارع	مصدر	اسم فاعل	اسم مفعول
أَقَامَ اس نے کھڑا کیا	يُقِيمُ	إِقَامَةٌ	مُقِيمٌ	مُقَامٌ
آمَنَ (اصل میں آمن تھا) وہ ایمان لایا	يُؤْمِنُ	إِيمَانٌ اصل میں إِيْمَانٌ تھا	مُؤْمِنٌ	مُؤْمِنٌ
أَوْجَبَ اس نے واجب کیا	يُوجِبُ	إِيجَابٌ اصل میں إِيْجَابٌ تھا	مُوجِبٌ	مُوجِبٌ
أَتَمَّ اس نے مکمل کیا	يُتِمُّ	إِتْمَامٌ	مُتِمٌّ	مُتَمٌّ
الْقَى اس نے ڈالا	يُلْقِي	إِلْقَاءٌ اصل میں إِلْقَايٌ تھا	مُلْقٍ (الْمُلْقِي)	مُلْقَى (الْمُلْقَى)

۲- فعل اَعْطَى اس نے دیا باب اَفْعَلَ سے ہے اس کا مضارع يُعْطِي، مصدر: اَعْطَاءٌ، امر: اَعْطِ، اسم فاعل: مُعْطٍ اور اسم مفعول: مُعْطَى ہے، یہ دو مفعول چاہتا ہے، جیسے: اَعْطَيْتُ بِلَالًا سَاعَةً میں نے بلال کو ایک گھڑی دی۔ قرآن مجید میں ارشادِ الہی ہے: ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ [الکوثر: ۱] یقیناً ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمایا مفعول بہ ضمیر بھی ہو سکتا ہے، جیسے: مَنْ أَعْطَاكَ؟ وہ تمہیں کس نے دیا؟ اَعْطَانِيهِ الْمُدْرُسُ وہ مجھے استاذ نے دیا۔

۳- وَلَوْ اگرچہ جیسے:

اَشْتَرِ هَذَا الْمُعْجَمَ وَلَوْ كَانَ غَالِيًا۔ یہ لغت (ڈکشنری) خرید لو اگرچہ مہنگی ہو۔
اُخْضِرِ الْإِمْتِحَانَ وَلَوْ كُنْتَ مَرِيضًا۔ امتحان میں شریک ہوا اگرچہ کہ تم بیمار ہو۔
لَنْ أَسْكُنَ هَذَا الْبَيْتَ وَلَوْ أَعْطَيْتَنِيهِ مَجَانًا۔ میں اس گھر میں نہیں رہوں گا اگرچہ کہ تم وہ مجھے مفت دیدو۔

نوٹ:- وَلَوْ کے بعد فعل ماضی استعمال ہوگا۔

۴- لام ابتداء اس لام کو کہتے ہیں جو مبتدا کے شروع میں تاکید کے اظہار کے لئے ہوتا ہے، جیسے:

﴿وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾ [العنکبوت: ۴۵] اور یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

﴿وَلَا مَآئِمَةٌ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَكَوْاْ عَجَبًا لَّكُمْ﴾ [البقرة: ۲۲۱]

اور بے شک مومنہ باندی (آزاد) مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ کہ وہ (مشرکہ) تمہیں اچھی لگے۔

لام جز مکور ہوتا ہے لیکن جب ضمیر پر داخل ہوتا ہے تو مفتوح ہو جاتا ہے، جیسے: لَک، لَہ، لَہا۔ لام ابتداء بھی مفتوح ہوتا ہے، اس سے اسم کے اعراب پر کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

۵- فعل أَصْبَحَ کَانَ کی بہن ہے، اس کا معنی ہے صبح میں داخل ہوا، (صبح کی) جیسے: أَصْبَحَ حَامِدٌ مَرِيضًا حامد بوقت صبح

بیمار ہو گیا یہاں حَامِدٌ أَصْبَحَ کا اسم اور مَرِيضًا اس کی خبر ہے، اور أَصْبَحْتُ نَشِيْطًا میں بوقت صبح چست رہا میں ت أَصْبَحَ کا اسم ہے۔ یہ وقت کی قید کے بغیر صرف ”ہو گیا“ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے ارشادِ الہی ہے:

﴿فَالْفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا﴾ [آل عمران: ۱۰۳]

تو اس نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے۔

۶- اَوْشَكَ بھی کَانَ کی بہن ہے، اس کا مضارع ہے: يُوشِكُ، اس کا معنی ہے: قریب ہے کہ... جیسے:

يُوشِكُ الطَّلَابُ أَنْ يَرْجِعُوا إِلَى بِلَادِهِمْ فِي الْإِجَارَةِ قریب ہے کہ طلبہ چھٹی میں اپنے ملکوں کو لوٹیں۔ یہاں الطَّلَابُ اس کا اسم اور مصدر مَوُول (۱) أَنْ يَرْجِعُوا اس کی خبر ہے، اس کی خبر ہمیشہ مصدر مَوُول ہوگی، ایک اور مثال ملاحظہ ہو، اَوْشَكَ أَنْ اتَّزَوَّجَ قریب ہے کہ میں شادی کروں۔ یہاں اس کا اسم ضمیر مستتر اَنَا ہے جو اَوْشَكَ میں پوشیدہ ہے۔

۷- يُرِيدُهَا لِأَمْرٍ مَا وہ اسے کسی کام کے لئے چاہتا ہے یہاں مَا صفت واقع ہے اور اس کا معنی ہے کسی یا

کوئی، لِأَمْرٍ مَا کا معنی ہے کسی وجہ سے، کسی کام کے لئے، مزید مثالیں یوں ہیں:

أَعْطَيْتَنِي كِتَابًا مَا. مجھے کوئی کتاب دو۔

رَأَيْتُهُ فِي مَكَانٍ مَا. میں نے اسے کسی جگہ (کہیں) دیکھا ہے۔

(۱) مصدر مَوُول کے لئے دیکھئے اس حصہ کا سوال سبق۔

سَتَفْهَمُ هَذَا يَوْمًا مَّا. تم یہ کسی دن سمجھ جاؤ گے۔

اس مَّا کو مَّا نكرة تامة مبہمة کہتے ہیں:

۸- ابْنُ کا الف اس وقت نہیں لکھا جائے گا جب وہ باپ اور بیٹے کے ناموں کے درمیان آئے، جیسے: مُحَمَّدُ بْنُ وَلِيمٍ

محمد بن ولیم اس کے حذف کرنے (نہ لکھنے) کی دو شرطیں ہیں:

(۱) باپ کے نام سے پہلے کوئی لقب نہ ہو، جیسے: الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اگر باپ کے نام سے پہلے کوئی لقب وغیرہ ہو تو

الف دوبارہ لوٹ آئے گا، جیسے: الْحَسَنُ بْنُ الْإِمَامِ عَلِيٍّ.

(۲) تینوں الفاظ ایک ہی سطر میں ہوں، اگر سطر میں اختلاف ہو جائے تو الف لکھا جائے گا، جیسے: خَالِدٌ

ابْنُ وَلِيدٍ

نوٹ:- ابْنُ سے پہلے والے اسم کی تین حذف ہو جائے گی، چنانچہ بِلَالُ بْنُ حَامِدٍ ہوگا نہ کہ بِلَالُ بْنُ حَامِدٍ

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے افعال ماضی کے مضارع اور مصدر لائیے۔

۳۔ باب أَفْعَلْ سے امر بنانے کے طریقہ پر غور کیجئے، پھر آنے والے افعال سے امر بنائیے۔

۴۔ آنے والے افعال سے اسم فاعل بنائیے۔

۵۔ آنے والے افعال سے اسم مفعول بنائیے۔

۶۔ باب أَفْعَلْ کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے اور اس کے ماضی، مضارع، امر، اسم فاعل، اسم مفعول، مصدر، اور اسم زمان

اور مکان متعین کیجئے۔

۷۔ درس میں آئے باب أَفْعَلْ کے افعال اور ان کے مشتقات نکالئے۔

۸۔ مثال پر غور کیجئے، پھر اسی طرز پر اگلے سوالوں کے جواب دیجئے اور دونوں مفعول متعین کیجئے۔

۹۔ وکؤ کی اگلی مثالوں پر غور کیجئے۔

- ۱۱۔ آنے والے جملوں پر اَصْبَحَ داخل کیجئے۔
۱۵۔ آنے والے اسماء کی جمع لائیے۔
۱۶۔ یأبٰی کا ماضی بتائیے۔
۱۷۔ آنے والے ہر کلمے کو جملے میں استعمال کیجئے۔

اٹھارہویں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- فعل لازم اور فعل متعدی۔ فعل متعدی ایک فاعل چاہتا ہے جس سے فعل صادر ہوا اور ایک مفعول بھی، جس پر فاعل سے صادر ہوا فعل واقع ہو، جیسے: قَتَلَ الْجُنْدِيُّ الْجَاسُوسَ فوجی نے جاسوس کو قتل کر ڈالا یہاں فوجی قتل کرنے والا ہے اس لئے وہ فاعل ہے، اور جاسوس وہ ذات ہے جس کا قتل ہوا ہے اس لئے وہ مفعول بہ ہے، اس کی ایک اور مثال یہ ہے:

بَنَى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْكَعْبَةَ۔ ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر فرمائی۔

فعل لازم صرف فاعل چاہتا ہے جس سے فعل صادر ہو اس کا فعل فاعل کی ذات تک محدود رہتا ہے اور کسی دوسرے پر اثر انداز (واقع) نہیں ہوتا، جیسے: فَرِحَ الْمُدْرِسُ: استاذ خوش ہوئے، خَرَجَ الطُّلَابُ: طلبہ نکلے۔

بعض افعال متعدی تو ہوتے ہیں لیکن بذات خود نہیں بلکہ کسی حرف جر کے واسطے سے، جیسے:

غَضِبَ الْمُدْرِسُ عَلَى الطَّالِبِ الْكَسَلَانِ۔ استاذ کا ہل طالب علم پر غصہ ہوئے۔

ذَهَبْتُ بِالْمَرِيضِ إِلَى الْمُسْتَشْفَى۔ میں بیمار کو دوا خانہ لے گیا۔

نَظَرْتُ إِلَى الْجَبَلِ۔ میں نے پہاڑ کی طرف دیکھا۔

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔ جو میرے طریقہ سے بیزار ہو اس کا تعلق مجھ سے نہیں۔

أُرِيدُ أَنْ أَطْلِعَ عَلَى مَنْهَجِ مَدْرَسَتِكَ۔ میں تمہارے مدرسہ کے نصاب سے واقفیت چاہتا ہوں۔

لَا أَرْغَبُ فِي السَّفَرِ هَذَا الْأَسْبُوعَ۔ میں اس ہفتہ سفر نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

نوٹ:- رَغِبَ فِي الشَّيْءِ کا مطلب ہے چاہنا، دلچسپی لینا، اور رَغِبَ عَنِ الشَّيْءِ کا مطلب ہے: نہ چاہنا، بے زار ہونا۔

اس طرح کے مفعول کو مفعول غیر صریح کہتے ہیں ہ بظاہر حرف جر کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے لیکن فی محل نصب ہوتا ہے۔

۲- فعل لازم کو متعدی بنانا: ہم اردو میں کہتے ہیں: پکنا، پکانا، سوکھنا، سکھانا، جاگنا، جگانا، ان لازم افعال پکنا، سوکھنا، جاگنا، کو الف کی زیادتی سے متعدی بنا لیا گیا ہے، اسی طرح عربی میں بھی فعل لازم کو متعدی بنانے کے یہ طریقے ہیں:

(۱) فعل کو باب فَعَّلَ میں منتقل کرنا، جیسے: نَزَلَ وہ اترتا ہے سے نَزَّلَ اس نے اتارا، جیسے:

نَزَّلْتُ مِنَ السَّيَّارَةِ ثُمَّ نَزَّلْتُ الطُّفْلَ. میں کار سے اتر پھر میں نے بچے کو اتارا۔

اس باب میں لازم کو دوسرے حرف کی تکرار کے ذریعہ متعدی کرنے کو التضعیف کہتے ہیں،

(۲) فعل کو باب أَفْعَلَ میں منتقل کر کے، جیسے: جَلَسَ وہ بیٹھا، أَجْلَسَ اس نے بیٹھایا، جیسے:

جَلَسْتُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَأَجْلَسْتُ الطُّفْلَ بِجَانِبِي. میں پہلی صف میں بیٹھا اور میں نے بچے کو اپنے

بازو بیٹھایا۔

باب أَفْعَلَ کے شروع میں آنے والے ہمزہ کو همزة التعدية (متعدی بنانے والا ہمزہ) کہتے ہیں، بعض ابواب

ان دونوں ابواب کے ذریعہ متعدی ہو جاتے ہیں، جیسے: نَزَلَ سے نَزَّلَ وَاَنْزَلَ، جبکہ بہت سے اس میں سے کسی ایک باب ہی سے متعدی ہوتے ہیں، اس کی تفصیلات لغت اور قواعد کی کتابوں سے معلوم کرنی چاہئے۔

اگر کوئی متعدی فعل ان دونوں میں سے کسی باب میں منتقل کیا جائے تو وہ دگنا متعدی ہو جاتا ہے اور دو مفعولوں پر اثر

انداز ہوتا ہے، جیسے: دَرَسْتُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ. میں نے عربی زبان سیکھی۔ یہاں فعل دَرَسَ کا صرف ایک مفعول اللُّغَةُ ہے۔

دَرَسْتُكَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ. میں نے تمہیں عربی زبان سکھائی۔ یہاں فعل دَرَسَ کے دو مفعول ہیں،

ایک ک اور دوسرا اللُّغَةَ.

سَمِعَ الْمُدْرُسُ الْقُرْآنَ. مدرس نے قرآن مجید سنا۔

أَسْمَعَ الطُّلَّابُ الْمُدْرِسَ الْقُرْآنَ. طلبہ نے مدرس کو قرآن مجید سنایا۔

۲- اُڑی اس نے دکھایا یہ رَأَى کا باب أَفْعَلَ ہے، یہ اصل میں اُڑا ہی تھا لیکن دوسرا ہمزہ حذف کر دیا گیا، اس کا مضارع

ہے: يُرِيّ اور امر ہے اُر. امر کی اسناد، مخاطب کے ضمائر کی طرف یوں ہوگی:

أَرِنِي هَذَا الْكِتَابَ يَا عَلِيُّ. اُڑو نی ہذا الکتب یا اخوان.

أَرِنِي هَذَا الْكِتَابَ يَا مَرْيَمُ. اُڑو نی ہذا الکتب یا اخوات.

۳- ابھی ہم پڑھ چکے ہیں کہ جب کوئی فعل لازم باب فَعَلَ میں منتقل ہو تو متعدی ہو جاتا ہے، جیسے: نَزَلَ سے نَزَلٌ، اور اگر ایک مفعول کی طرف متعدی ہو تو باب فَعَلَ میں جانے کے بعد دو کی طرف متعدی ہو جاتا ہے، جیسے: دَرَسَ دَرَسٌ۔
تعدیہ کے علاوہ یہ باب تکثیر اور مبالغہ کا معنی بھی دیتا ہے۔

(۱) تکثیر کا مطلب ہے ایک کام کئی بار یا بڑے پیمانہ پر کرنا، جیسے:

قَتَلَ الْمُجْرِمُ رَجُلًا۔ مجرم نے ایک آدمی قتل کیا۔
قَتَلَ الْمُجْرِمُ أَهْلَ الْقَرْيَةِ۔ مجرم نے گاؤں والوں کا قتل عام کیا۔
جُلْتُ فِي هَذَا الْبَلَدِ۔ میں اس ملک میں گھوما ہوں۔
جَوَلْتُ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا۔ میں زمین کے مشرق و مغرب میں گھوم چکا ہوں۔
فَتَحْتُ الْبَابَ۔ میں نے دروازہ کھولا۔
فَتَحْتُ أَبْوَابَ الْقُصُولِ۔ میں نے درجوں کے دروازے کھول ڈالے۔

(۲) مبالغہ کا مفہوم ہے کسی کام کو شدت اور قوت سے انجام دینا، جیسے:

كَسَرْتُ الْكُؤَبَ۔ میں نے پیالی توڑی۔
كَسَرْتُ الْكُؤَبَ۔ میں نے پیالی کو چکنا چور کر دیا۔
قَطَعْتُ الْحَبَلَ۔ میں نے رسی کاٹ دی۔
قَطَعْتُ الْحَبَلَ۔ میں نے رسی کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔

نوٹ:- تکثیر میں یا تو مفعول بہ متعدد ہوتا ہے، یا ایک ہی مفعول بہ پر متعدد بار فعل انجام پاتا ہے، جبکہ مبالغہ میں ایک ہی فعل ایک ہی مفعول پر زیادہ قوت اور شدت سے انجام پاتا ہے۔

۴- إِيَّاكَ وَالْكَلَابَ کے معنی ہیں: کتے سے ہوشیار اس اسلوب کو التَّخَذِيرُ کہتے ہیں، إِيَّاكَ کے بعد والا اسم منصوب ہوتا ہے، إِيَّاكَ واحد مذکر کے لئے، جمع مذکر کے لئے إِيَّاكُمْ، واحد مؤنث کے لئے إِيَّاكِ، اور جمع مؤنث کے لئے إِيَّاكنَّ استعمال ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے: **إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ**۔ حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو اسی طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

۵- **إِنَّمَا أَنَا مُدْرَسٌ** کا معنی ہے میں تو بس ایک استاذ ہوں، **إِنَّمَا** اِن اور مَا کا مرکب ہے، اس مَا کو مَا الْكَافَّة (روکنے والا مَا) کہتے ہیں، اس لئے کہ وہ اِن کو اس کے عمل سے روک دیتا ہے، حدیث میں ہے: **إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ** اعمال کا دار و مدار صرف نیتوں پر ہے، یہاں **الْأَعْمَالُ** مرفوع ہے، منصوب نہیں، اس لئے کہ مَا نے اِن کو نصب دینے سے روک دیا ہے۔

اِن کے برخلاف **إِنَّمَا** فعل پر بھی داخل ہوتا ہے، جیسے: **إِنَّمَا يَكْذِبُ** وہ تو صرف جھوٹ بک رہا تھا قرآن مجید میں ارشاد الہی ہے: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مِنْ آمَنِ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [التوبة: ۱۸] مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں جیسا کہ ان مثالوں سے ظاہر ہے، **إِنَّمَا** (صرف) کا معنی دیتا ہے۔

۶- **وَاللَّهِ**، (۱) اللہ کی قسم، اس کو عربی میں بھی قسم کہتے اور اس کے بعد جو جملہ ہو اس کو جواب القسم کہتے ہیں، اگر جواب القسم ماضی مثبت ہو تو **لَقَدْ** سے شروع ہوگا، جیسے: **وَاللَّهِ لَقَدْ فَرِحْتُ كَثِيرًا** اللہ کی قسم، میں بہت خوش ہوا اگر جواب القسم ماضی منفی ہو تو اس پر **لَقَدْ** داخل نہیں ہوگا، جیسے: **وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ** اللہ کی قسم، میں نے اسے نہیں دیکھا۔ (۲)

۷- **فَعَلَ أَمْسَى كَأَنَّ** کی بہن ہے، اس کا معنی ہے: وہ شام میں داخل ہوا، اس نے شام کی، جیسے: **أَمْسَى الْجَوُّ لَطِيفًا** بوقت شام موسم پر لطف ہو گیا یہاں **الْجَوُّ أَمْسَى** کا اسم ہے اور **لَطِيفًا** اس کی خبر، **أَصْبَحَ** کے لئے دیکھئے: ستر ہواں سبق۔

۸- **إِنَّ بِي ضِدَاعًا شَدِيدًا**۔ میرے سر میں بہت سخت درد ہے۔

مَاذَا بَكَ يَا زَيْنَبُ؟ زینب، تمہیں کیا ہو گیا؟

بیماری پر دلالت کرنے والے بہت سے الفاظ **فُعَالٌ** کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: **ضِدَاعٌ**: سر درد، **زُكَامٌ**:

(۱) یہ واو القسم ہے اور اس کے بعد والا اسم مجرور ہوتا ہے، جبکہ واو العطف کا معنی ہے: اور۔

(۲) دیکھئے: دوسرا سبق۔

القسم: زکام، دُوار، چکر، سُعال: کھانسی۔

آنے والے جملوں کو:

۹- مصدر کا ایک وزن فَعَالٌ ہے، جیسے: ذَهَابٌ جانا ذَهَبَ سے۔ نَجَاحٌ کامیاب ہونا نَجَحَ سے۔

أَمْسَى:

۱۰- طَرِيقُ کی جمع طُرُق ہے، اور طُرُق کی طُرُقَات، اس کو جمع الجمع کہتے ہیں، بعض اسماء جن کی جمع الجمع آتی

آنے والے جملوں کو:

إِنَّ بِي ضِدَاعًا: ہیں یہ ہیں:

مَكَانٌ (جگہ) + أَمْكِنَةٌ + أَمَّا كُنْ

إِنَّ بِي ضِدَاعًا

سَوَارٌ (کنگن) + أَسُورَةٌ + أَسَاوُرْ

دَبَجَ۔

يَدٌ (ہاتھ) + أَيْدٍ + أَيَْادٍ

عام:

۱- آنے والے افعال۔ جمع الجمع عموماً جمع ہی کا معنی دیتے ہیں، لیکن بعض اوقات کسی دوسرے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے: أَيْدٍ کا معنی ہے:

۲- آنے والے کلمات کا ہاتھ، اور أَيَْادٍ کا معنی ہے احسانات، بُيُوتٌ کا معنی ہے: گھر اور بُيُوتَاتٌ کا معنی ہے: معزز گھرانے۔

۳- زبانی مشق: طالب

۱۱- دَرَى اس نے جانا أَذْرَى اس نے بتایا

وَمَا أَذْرَاكَ أَنَّهُ يَكْذِبُ تمہیں کس نے بتایا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے، قرآن مجید میں ارشادِ الہی ہے: ﴿إِنَّا

أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ☆ وَمَا أَذْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ☆ كَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ [القدر: ۱-۳]

یقیناً ہم نے اس (قرآن مجید) کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا ہے، اور تمہیں کیا پتہ کہ لیلۃ القدر کیا ہے، لیلۃ القدر ایک ہزار مہینوں

سے بہتر ہے۔

یہ اسلوب قرآن مجید میں تقریباً تیرہ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۲- شعر:

وَلَمْ أَرْ كَالْمَعْرُوفِ، أَمَّا مَدَائِفُهُ فَحُلُوٌّ، وَأَمَّا وَجْهُهُ فَجَمِيلٌ (۱)

کا معنی ہے:

میں نے بھلائی کی طرح کوئی چیز نہ دیکھی، اس کا ذائقہ شیریں اور چہرہ خوبصورت ہے۔

(۱) جمیل اصل میں جمیل تھا، ضرورتِ شعری کی خاطر اس کی توین حذف ہو گئی



عام:

آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

لازم اور متعدی افعال:

آنے والے جملوں میں لازم اور متعدی افعال کو الگ الگ کیجئے۔

لازم کو متعدی بنانا:

۱۔ آنے والے ہر فعل کو دو جملوں میں استعمال کیجئے، پہلے جملے میں اسی طرح جیسے وہ ہے، اور دوسرے میں اس پر ہمزہ تعدیہ داخل کر کے۔

۲۔ آنے والے ہر فعل کو دو جملوں میں استعمال کیجئے، پہلے میں جیسے وہ ہے، اور دوسرے میں تضعیف کے بعد۔

۳۔ آنے والی مثالوں میں خط کشیدہ افعال کس طرح متعدی بنائے گئے ہیں؟

فعل اُری:

۱۔ زبانی مشق: طالب علم اپنے ساتھی سے کہے: اُرِنِي كِتَابَكَ اور جواب دے سَأُرِيكَهٗ بَعْدَ قَلِيلٍ یا لَا اُرِيكَهٗ (۱)

۲۔ زبانی مشق: استاد طالب علم سے کہے: اُرِيْتَنِي دَفْتَرَكَ؟ اور طالب علم جواب دے: نَعَمْ، اُرِيْتُكَهٗ (۲)

باب فَعَّلَ (مبالغہ اور تکثیر کے معنی میں):

آنے والی آیات میں باب فَعَّلَ کے افعال کو متعین کیجئے اور ان کے معنی بتائیے۔

التحذیر:

آنے والے اسماء استعمال کرتے ہوئے تحذیر کے صیغے بنائیے۔

(۱) استانی طالبہ سے کہے: اُرِيْتَنِي دَفْتَرَكَ؟ اور طالبہ جواب دے: نَعَمْ، اُرِيْتُكَهٗ.

(۲) طالبہ کہے: اُرِنِي كِتَابَكَ اور اس کی سہیلی کہے: سَأُرِيكَهٗ بَعْدَ قَلِيلٍ یا لَا اُرِيكَهٗ

القسم:

آنے والے جملوں کو جواب قسم بنائیے۔

أَمْسَى:

آنے والے جملوں کو أَمْسَى استعمال کر کے دوبارہ لکھئے

إِنَّ بِي ضِدًّا عَا:

إِنَّ بِي ضِدًّا عَا کا اعراب لکھئے، پھر آنے والے سوالوں کے قوسین میں دی گئی بیماریوں کو استعمال کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

عام:

۱۔ آنے والے افعال سے فَعَال کے وزن پر مصدر لائیے

۲۔ آنے والے کلمات کو جملوں میں استعمال کیجئے۔

۳۔ زبانی مشق: طالب علم کہے: سِيرْ جُعُ الْمُدِيرُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، اور اس کا ساتھی کہے: وَ مَا أَذْرَاكَ أَنَّهُ يَرْجِعُ غَدًا؟

انیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- باب فاعَل، اس باب میں پہلے حرفِ اصلی کے بعد ایک الف بڑھا دیا گیا ہے، جیسے: قَابِلٌ: اس نے ملاقات کی، سَاعِدٌ: اس نے مدد کی، حَاوِلٌ: اس نے کوشش کی، رَاسِلٌ: اس نے مراسلت کی، شَاهِدٌ: اس نے مشاہدہ کیا۔ مضارع: چونکہ فعل میں چار حروف ہیں اس لئے حرفِ مضارع مضموم ہوگا، جیسے: يُقَابِلُ، يُسَاعِدُ، يُحَاوِلُ، يُلَاقِي۔ امر: حرفِ مضارع اور حرکتِ اعراب حذف کرنے کے بعد تُقَابِلُ سے قَابِلٌ بنے گا، فعل ناقص کی یاء حذف کر دی جائے گی تو تُلَاقِي سے لَاقِ بنے گا۔

مصدر: اس باب کے دو مصدر ہیں:

(۱) ایک مُفَاعَلَةٌ کے وزن پر جیسے: سَاعَدَ: مُسَاعِدَةٌ مدد کرنا، قَابَلَ: مُقَابَلَةٌ ملنا، آمنا سامنا ہونا، حَاوَلَ: مُحَاوَلَةٌ کوشش کرنا، فعل ناقص میں ی، الف سے بدل جائے گی، جیسے: لَاقَى: مُلَاقَاةٌ ملاقات کرنا۔ اصل میں مُلَاقِيَةٌ تھا، اسی طرح بَارَى: مُبَارَاةٌ مقابلہ کرنا۔ اصل میں مُبَارِيَةٌ تھا۔

(۲) دوسرا فِعَالٌ کے وزن پر، جیسے: جَاهَدَ: جِهَادٌ جدوجہد کرنا، نَافَقَ: نِفَاقٌ منافقت کرنا، فعل ناقص میں ی ہمزہ سے بدل جائے گی، جیسے: نَادَى: نِدَاءٌ آواز دینا اصل میں نِدَائِي تھا،

اسم فاعل: يُرَاسِلُ: مُرَاسِلٌ مراسلہ نگار، يُشَاهِدُ: مُشَاهِدٌ مشاہدہ کرنے والا، يُلَاقِي: مُلَاقٍ ملنے والا، يُنَادِي: مُنَادٍ آواز دینے والا۔

اسم مفعول: یہ بھی اسم فاعل کی طرح ہوگا صرف اتنے فرق کے ساتھ کہ دوسرے حرفِ اصلی پر فتح ہوگا، جیسے: يُرَاقِبُ: مُرَاقِبٌ نگرانی کرنے والا، مُرَاقِبٌ جس کی نگرانی کی جائے يُخَاطَبُ: مُخَاطَبٌ مخاطب کرنے والا، مُخَاطَبٌ جس سے خطاب کیا جائے يُبَارِكُ: مُبَارِكٌ برکت دینے والا، مُبَارِكٌ بَارِكٌ يُنَادِي: مُنَادٍ

آواز دینے والا مُنَادَى جس کو آواز دی جائے۔

اسمِ زمان اور اسمِ مکان: یہ بھی اسمِ مفعول کے وزن پر ہونگے، جیسے: يُهَاجِرُ وہ ہجرت کرتا ہے مُهَاجِرٌ ہجرت

گاہ۔

۲- سترہویں سبق میں ہم لامِ ابتداء پڑھ چکے ہیں، جیسے: كَيْتَكَ أَجْمَلُ یقیناً تمہارا گھر بہت خوبصورت ہے۔ اگر ہم اس پر اِنَّ داخل کرنا چاہیں تو لامِ مبتداء سے ہٹ کر خبر پر آجائے گا، اس لئے کہ دو حرف تاکید ایک ہی اسم پر نہیں آسکتے، لام جب اس کے اصلی مقام (مبتدا) سے ہٹ گیا تو اب اس کا نام لامِ ابتداء نہیں رہے گا بلکہ لامِ مرقطہ (اللام المُرْقَطَةُ) کہلائے گا۔

ایسا جملہ جس میں اِنَّ اور لامِ دونوں ہوں اس جملہ سے زیادہ بات تاکید اور پر زور ہوتا ہے جس میں ان دونوں میں سے

صرف ایک ہی ہو۔

اِنَّ اور لامِ مرقطہ کی چند مثالیں یہ ہیں:

﴿إِنَّ أَوَّهَنَ الْبُيُوتِ لَبِيتُ الْعَنْكَبُوتِ﴾ [العنكبوت: ۴۱] بے شک کمزور ترین گھر مکڑی کا جالا ہے۔

﴿إِنَّ إِلَهُكُمْ لَوَاحِدٌ﴾ [الصافات: ۴] بے شک تمہارا معبود صرف ایک ہے۔

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ﴾ [آل عمران: ۹۶] بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔

﴿إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ﴾ [لقمان: ۱۹] بے شک سب سے کریہہ آواز گدھوں کی آواز ہے۔

۳- حرفِ قَدْ فعلِ ماضی اور مضارع دونوں پر داخل ہوتا ہے:

(۱) فعلِ ماضی کے ساتھ وہ تاکید کا معنی دیتا ہے، جیسے:

قَدْ دَخَلَ الْمُدْرُسُ الْفَصْلَ. استاذ درجے میں داخل ہو چکے ہیں۔

قَدْ فَاتَتْكَ دُرُوسٌ. تم سے کئی سبق چھوٹ چکے۔

(۲) مضارع کے ساتھ یہ چند معنوں میں سے کوئی ایک معنی دیتا ہے:

(۸۹)

ا: شک اور گمان، جیسے: قَدْ يَعُوذُ الْمُدِيرُ غَدًا۔ شاید ہیڈ ماسٹر کل لوٹیں۔

قد يَنْزِلُ الْمَطَرُ الْيَوْمَ۔ آج بارش ہونے کا احتمال ہے۔

ب: تَقْلِيل (بعض اوقات) جیسے: قَدْ يَنْجَحُ الطَّالِبُ الْكَسْلَانِ کبھی کاہل طالب علم بھی کامیاب ہو جاتا ہے۔

قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوبُ کبھی جھوٹا بھی سچ کہہ دیتا ہے۔

ج: تحقیق، جیسے: ﴿وَقَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ﴾ [الصَّف: ۵] اور تم اچھی طرح (یقینی طور

پر) جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔

۴- ذُو کی جمع ذُوُو ہے، اس کا اعراب بھی جمع مذکر سالم کی طرح ہوتا ہے، حالتِ رفع میں واو اور حالتِ نصب اور جر میں ی سے، جیسے:

رفع: ذُوُو الْقُرْبَى أَحَقُّ بِمُسَاعَدَتِكَ۔ رشتہ دار تمہاری مدد کے زیادہ حقدار ہیں۔

یہاں ذُوُو مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور رفع کی علامت واو ہے۔

نصب: سَاعِدُ ذَوِي الْعِلْمِ۔ اہل علم کی مدد کرو۔

یہاں ذَوِي مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور علامتِ نصب ی ہے۔

جر: سَأَلْتُ عَنْ ذَوِي الْحَاجَاتِ۔ میں نے حاجت مندوں کے متعلق دریافت کیا۔

یہاں ذَوِي حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے اور علامتِ جری ہے۔

۵- دوسرے حصہ (تیسرے سبق) میں ہم لَكِنَّ کو پڑھ چکے ہیں، یہ إِنَّ کی اخوات میں سے ہے، اور اس کا اسم منصوب ہوتا

ہے، جیسے: جَاءَ بَلَالٌ لَكِنَّ حَامِدًا لَمْ يَجِئْ بَلَالُ آيا لیکن حامد نہیں آیا اس کا نون مشدّد ہے لیکن کبھی یہ ساکن (لَكِنَّ)

بھی ہوتا ہے، اس صورت میں یہ اپنی دو خصوصیات سے محروم ہو جاتا ہے:

ا۔ اس کے بعد والا اسم منصوب نہیں ہوگا، جیسے: جَاءَ الْمُدْرُسُ وَلَكِنَّ الطُّلَّابَ مَا جَاؤُوا استاذ آئے لیکن

طلبہ نہیں آئے یہاں الطُّلَّابُ مرفوع ہے، ارشادِ الہی ہے: ﴿لَكِنَّ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ [مریم: ۳۸]

لیکن ظالم لوگ آج کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔

ب۔ یہ جملہ فعلیہ پر بھی داخل ہوگا، جیسے: غَاب عَلَيَّ، وَلَكِنْ حَضَرَ أَحْمَدُ عَلِيٌّ نہیں آیا لیکن احمد حاضر ہوا۔
ارشادِ الہی ہے: ﴿وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ﴾ [البقرة: ۱۲] لیکن وہ لوگ نہیں جانتے۔

۶۔ ذَلِكْ، تِلْكَ اور اُولَئِكَ کے کاف کو مخاطب کے لحاظ سے تُم، کِ اور کُن میں تبدیل کیا جاسکتا ہے، جیسے:

لِمَنْ ذَلِكِ الْبَيْتُ يَا بِلَالُ؟ لِمَنْ ذَلِكُمْ الْبَيْتُ يَا إِخْوَانُ؟
لِمَنْ ذَلِكِ الْبَيْتُ يَا مَرْيَمُ؟ لِمَنْ ذَلِكُنَّ الْبَيْتُ يَا أَخَوَاتُ؟



تِلْكَ السَّاعَةُ جَمِيلَةٌ يَا حَامِدُ. تِلْكُمْ السَّاعَةُ جَمِيلَةٌ يَا إِخْوَانُ.
تِلْكَ السَّاعَةُ جَمِيلَةٌ يَا مَرْيَمُ. تِلْكُنَّ السَّاعَةُ جَمِيلَةٌ يَا أَخَوَاتُ.

اس کو تصرف کاف الخطاب کہتے ہیں اور اس کی اجازت ہے، ایسا کرنا ضروری نہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
﴿ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ [البقرة: ۵۴] یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

﴿اَكْفَارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولَئِكُمْ﴾ [القمر: ۴۳] کیا تمہارے منکرین ان سے بہتر ہیں؟

﴿وَنُودُواْ اَنْ تِلْكُمْ الْجَنَّةُ اَوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ [الأعراف: ۴۳]

اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جنت جو تمہارے اعمال کے بدلے میں تمہیں بخشی گئی ہے۔

۷۔ بعض اوقات فعل مضارع امر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے، ﴿تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ﴾ [الصف: ۱۱] یہاں تُوْمِنُوْنَ، آمِنُوا (ایمان لاؤ) کے معنی میں ہے، اسی لئے اگلی آیت میں يَغْفِرْ مجزوم آیا ہے۔ (۱)

۸۔ مصدر کا ایک وزن فعَالَةٌ ہے، جیسے: عَادَ: عِيَادَةٌ عِيَادَت (بیمار پر سی کرنا) قَرَأَ: قِرَاءَةٌ پڑھنا

۹۔ مُضِيٌّ گزرنا مَضَى کا مصدر ہے، یہ فُعُولُ کے وزن پر ہے، اصل میں مُضَوِيٌّ بروزن فُعُولُ ہے، ی کی وجہ سے واو کو بھی ی میں بدل دیا گیا اور ض کا ضمہ کسرہ میں بدل گیا تو مُضِيٌّ ہو گیا۔

(۱) الْجَزْمُ بِالطَّلَبِ کے لئے تیر ہواں سبق ملاحظہ ہو۔

۱۰۔ جمع تکسیر کا وزن فَعَالُل جیسے: فَنَادِقُ، دَفَاتِرُ وغیرہ منتہی الجموع کہلاتا ہے، اس کا مفرد فُنْدُق اور دَفْتَرُ رباعی ہے (۱) اگر چار سے زائد حروف پر مشتمل کسی اسم کی جمع بنانا ہو تو صرف چار حروف کا اعتبار کیا جائے گا، پانچواں ساقط ہو جائے گا، جیسے: بَرَنَامِج (جو چھ حروف پر مشتمل ہے) کا منتہی الجموع بَرَامِج ہے، ملاحظہ ہو کہ ن اور الف جمع سے حذف کر دیئے گئے ہیں، مزید مثالیں یہ ہیں:

سَفَرَجَلْ	بہی	سَفَارِجُ	عَنْكَبُوتْ	مکڑی	عَنَاكِبُ
عَنْدَلِيبْ	بلبل	عَنَادِلُ	مُسْتَشْفَى	ہسپتال	مَشَافِ (۲)

۱۱۔ خَطِئَةُ کی جمع خَطَايَا ہے، اسی وزن پر چند اور مثالیں یہ ہیں:

هَدِيَّةٌ	تحفہ	هَدَايَا.	مَنِيَّةٌ	موت	مَنَايَا.	زَاوِيَةٌ	کونا	زَوَايَا.
-----------	------	-----------	-----------	-----	-----------	-----------	------	-----------

مشقیں

- ۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
- ۲۔ درس میں استعمال باب فَاعِل کے افعال متعین کیجئے۔
- ۳۔ آنے والے افعال کے مضارع، امر اور مصدر لکھئے۔
- ۴۔ آنے والے افعال کے مصادر فِعَال کے وزن پر لائیئے۔
- ۵۔ آنے والے افعال کے اسم فاعل لائیئے۔
- ۶۔ آنے والے افعال کے اسم فاعل اور اسم مفعول لائیئے۔
- ۷۔ آنے والے جملوں میں استعمال شدہ باب فَاعِل کے افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔
- ۱۲۔ آنے والے افعال کے مصادر فِعَالَةِ کے وزن پر لائیئے۔
- ۱۵۔ مَضَى يَمْضِي کے مصدر کو ذہن میں رکھ کر هَوَى يَهْوِي کا مصدر لائیئے۔

(۱) منتہی الجموع کا ایک اور وزن فَعَالِل بھی ہے، جیسے: دُكَاَنُ: دُكَاكِينُ. فَنَبَاَنُ: فَنَابِجِينُ.

(۲) مُسْتَشْفَى کی جمع مؤنث سالم بھی استعمال ہوتی ہے، مُسْتَشْفِيَّاتُ.

۱۷۔ آنے والے اسماء کی جمع خطایا کے وزن پر لائیے۔

۱۸۔ افعِلْ تفضیل اَوْهَنْ کا فعل بتائیے اور اس کا مضارع اور مصدر لائیے اور چار ایسی آیتیں لائیے جن میں یہ فعل یا اس کے مشتقات آئے ہوں۔

۱۹۔ آنے والے افعال کے مضارع لائیے۔

میسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- باب تَفَعَّلَ، باب فَعَّلَ کے آگے ایک ت بڑھا کر یہ باب بنایا گیا ہے جیسے: تَعَلَّمَ: اس نے سیکھا، تَكَلَّمَ: وہ گویا ہوا تَغَدَّى: اس نے دوپہر کا کھانا کھایا تَلَقَّى: اس نے حاصل کیا۔

مضارع: چونکہ فعل پانچ حروف پر مشتمل ہے اس لئے حرف مضارع پر فتح ہوگا، جیسے: يَتَكَلَّمُ، يَتَلَقَّى، باب کا آغاز صرف ت سے ہو رہا ہے اور حروف مضارع میں سے ایک ت بھی ہے، اگر دونوں ت ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو اس کی ادائیگی ذرا دشوار ہوتی ہے اس لئے ادبی زبان میں دونوں میں سے ایک کو حذف کر دیا جاتا ہے، قرآن مجید سے اس کی دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں: ﴿تَنْزِيلُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ﴾ [القدر: ۴] اس (لیلة القدر) میں ملائکہ اور روح الامین (جبرئیل علیہ السلام) نازل ہوتے ہیں ملاحظہ ہو کہ تَنْزِلُ اصل میں تَنْزَلُ تھا۔ ﴿وَلَا تَجْسُسُوْا﴾ [الحجرات: ۱۲] اور ایک دوسرے کے ٹوہ میں نہ رہو ملاحظہ ہو کہ تَجَسُّسُوا اصل میں تَتَجَسَّسُوا تھا۔

امر: یہ حرف مضارع اور حرکت اعراب کو حذف کر کے بنایا جائے گا، جیسے: تَتَكَلَّمُ سے تَكَلَّمُ، فعل ناقص کے آخر سے الف (جو ی لکھا جاتا ہے) گر جائے گا، جیسے: تَتَغَدَّى: تَغَدَّى۔

مصدر: اس باب کا مصدر تَفَعَّلُ کے وزن پر آئے گا، جیسے: تَحَدَّثَ اس نے بات کی تَحَدَّثَ بات کرنا تَذَكَّرَ اس نے یاد کیا تَذَكَّرُ یاد کرنا فعل ناقص کے آخر میں ی کی وجہ سے دوسرے حرف اصلی کا ضمہ کسرہ میں بدل جائے گا، جیسے: تَلَقَّى اس نے حاصل کیا تَلَقَّ (التَّلَقَّى)

اسم فاعل: اسم فاعل حرف مضارع کو ميم مضموم سے بدل کر بنایا جائے گا، دوسرا حرف اصلی اسم فاعل میں مکسور ہوگا اور اسم مفعول میں مفتوح، جیسے: يَتَعَلَّمُ: مُتَعَلِّمٌ، يَتَزَوَّجُ: مُتَزَوِّجٌ. اسم مفعول کی ایک مثال یہ ہے: يَتَكَلَّمُ: مُتَكَلِّمٌ. اسم زمان اور اسم مکان: یہ بھی اسم مفعول ہی کے وزن پر ہوگا، جیسے: مُتَوَضِّئًا: وَضُوْخَانَهُ، مُتَنَفِّسٌ: سَالِسٌ لینے کی جگہ۔

اس باب کے مختلف معانی میں سے ایک ”المطاوعة“ بھی ہے جس کا مطلب ہے کسی فعل کے مفعول کا، فاعل ہو جانا، (کسی کے اثر کو قبول کرنا) جیسے: زَوَّجْنِي أَبِي زَيْنَبَ میرے والد نے زینب سے میری شادی کی۔ اس جملہ میں دو مفعول بہ ہیں ایک یائے متکلم اور دوسرا زینب، اسی بات کو باب تَفَعَّل کے ذریعہ ادا کریں گے تو یائے متکلم فاعل ہو جائے گی اور اَبِي جملہ سے حذف ہو جائے گا: تَزَوَّجْتُ زَيْنَبَ میں نے زینب سے شادی کی ایک اور مثال یہ ہے: عَلَّمَنِي بِلَالُ السَّبَاحَةِ بلال نے مجھے تیرا کی سکھائی تَعَلَّمْتُ السَّبَاحَةَ میں نے تیرا کی سیکھی۔

۲- لَمَّا سَمِعْتُ الْأَذَانَ ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ . جب میں نے اذان سنی مسجد چلا گیا۔

یہاں لَمَّا ظرفِ زمان ہے اور اس کا ترجمہ ”جب“ سے کیا جائے گا، اس کے بعد والافعل اور اس کا جواب دونوں ماضی ہوں گے، جیسے: لَمَّا تُوُفِّيتْ رُقِيَّةُ تَزَوَّجَ أُخْتَهَا . جب حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے ان کی ہم شیرہ سے شادی کر لی۔ ارشاد باری ہے: ﴿فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَذَا رَبِّي﴾ [الأنعام: ۷۷] جب انہوں (ابراہیم علیہ السلام) نے چاند کو طلوع ہوتے دیکھا تو فرمایا: یہ میرا پروردگار ہے۔ یہ لَمَّا الْحَيْنِیَّة کہلاتا ہے، یہ لَمَّا الْجَزَامَةُ سے جو ”اب تک نہیں“ (۱) کے معنی میں آتا ہے بالکل مختلف ہے۔

۳- جب آپ نَحْنُ کہتے ہیں تو آپ اپنے ساتھ کن کن کو شامل کر رہے ہیں یہ بتانے کے لئے نَحْنُ کے بعد ایک اسم منصوب لایا جاتا ہے۔ جیسے: نَحْنُ الطُّلَّابُ ہم طلبہ، نَحْنُ التُّجَّارُ ہم سوداگران، نَحْنُ الْمُسْلِمِينَ ہم مسلمان، اس اسلوب کو الاختصاص کہتے ہیں اور جو اسم نَحْنُ کے بعد آئے وہ المخصوص کہلاتا ہے، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ اسم منصوب ہوتا ہے اس لئے کہ یہ ایک محذوف فعل أَخْصَّ (میں خاص کرتا ہوں) کا مفعول بہ ہے، مزید مثالیں یہ ہیں:

نَحْنُ الْهُنُودُ نَتَكَلَّمُ عِدَّةَ لُغَاتٍ .	ہم ہندوستانی کئی زبانیں بولتے ہیں۔
نَحْنُ الْمُسْلِمِينَ لَا نَأْكُلُ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ .	ہم مسلمان سور کا گوشت نہیں کھاتے۔
نَحْنُ الطَّلَبَةُ الْمُتَفَوِّقِينَ حَصَلْنَا عَلَى جَوَائِزَ .	ہم نمایاں طلبہ نے انعامات حاصل کئے۔
نَحْنُ وَرَثَةُ الْمُتَوَفَّى نُوَافِقُ عَلَى ذَلِكَ .	ہم میت کے وارثین اس کی موافقت کرتے ہیں۔

(۱) دیکھئے: دوسرا حصہ، اکیسواں سبق۔



- ۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
 - ۲۔ درس میں آئے باب تَفَعَّل کے افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔
 - ۳۔ آنے والے افعال کے مضارع، امر، مصدر اور اسم فاعل لکھئے۔
 - ۴۔ آنے والے افعال کے مضارع، امر اور مصدر بیان کیجئے۔
 - ۶۔ آنے والے جملوں میں باب تَفَعَّل سے متعلق افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔
 - ۸۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ کے مطابق آنے والے جملوں میں باب تَفَعَّل کو استعمال کیجئے۔
 - ۱۰۔ آنے والے جملوں کو مخصوص کے ذریعہ پُر کیجئے۔
- زبانی مشق: ہر طالب علم اپنے ہم وطنوں کا نام استعمال کرتے ہوئے مخصوص کی ایک مثال بیان کرے۔ جیسے: نَحْنُ الْهُنُودُ...
- نَحْنُ الْأَلَمَانُ ... نَحْنُ الْأَفَارِقَةُ ...
- ۱۱۔ آنے والے افعال کے ماضی لکھئے۔
 - ۱۲۔ آنے والے اسماء کے مفرد لکھئے۔
 - ۱۳۔ آنے والے اسماء کی جمع لکھئے۔

اکیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- باب تَفَاعَلَ، باب فَاعَلَ کے شروع میں ایک بڑھا کر یہ باب بنایا گیا ہے، جیسے: تَكَاَسَلَ: اس نے سستی کی، تَشَاءَبَ: اس نے جمائی لی، تَفَاءَلَ: اس نے نیک شگون لیا، تَشَاَجَرُوا: وہ سب آپس میں لڑ پڑے، تَبَاكَی: اس نے رونی صورت بنالی۔

مضارع: چونکہ فعل پانچ حروف پر مشتمل ہے اس لئے حرف مضارع مفتوح ہوگا، جیسے: يَتَشَاءَبُ، يَتَكَاَسَلُ، يَتَبَاكِي۔ باب تَفَعَّلَ کی طرح مضارع میں باب تَفَاعَلَ کی ایک ت حذف کر دی جاسکتی ہے، قرآن مجید میں آیا ہے: ﴿وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا﴾ [الحجرات: ۱۳] اور ہم نے تم کو برادریاں (قومیں) اور قبائل بنادیئے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ یہاں تَعَارَفُوا اصل میں تَتَعَارَفُوا تھا۔ ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ [الحجرات: ۱۱] اور ایک دوسرے کو برے القاب سے مت پکارو۔ یہاں تَنَابَزُوا استعمال ہوا ہے جو اصل میں تَتَنَابَزُوا تھا ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة: ۲] اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ تَعَاوَنُوا دراصل تَتَعَاوَنُوا ہے۔

امر: یہ حرف مضارع اور حرکتِ اعراب کو حذف کر کے بنایا جائے گا، جیسے: تَتَنَاوَلُ: تَنَاوَلْ لو فعل ناقص میں آخری الف (جو ی لکھا جاتا ہے) حذف ہو جائے گا، جیسے: تَبَاكَی: تَبَاكَ رونی صورت بنا۔ مصدر: اس باب کا مصدر تَفَاعَلَ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: تَنَاوَلْ: تَنَاوَلْ: لِنَا، تَشَاءَمْ: تَشَاوَمْ: بدشگونی لینا، فعل ناقص میں دوسرے حرفِ اصلی کا ضمہ، کسرہ سے بدل جائے گا، جیسے: تَبَاكَی: تَبَاكَ (التَّبَاكِي) جو اصل میں تَبَاكِي تھا۔

ایکسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- باب تَفَاعَلَ، باب فَاعَلَ کے شروع میں ایک بڑھا کر یہ باب بنایا گیا ہے، جیسے: تَكَاَسَلَ: اس نے سستی کی، تَفَاءَلَ: اس نے جماہی لی، تَفَاءَلَ: اس نے نیک شگون لیا، تَشَاَجَرُوا: وہ سب آپس میں لڑ پڑے، تَبَاكَى: اس نے رونی صورت بنالی۔

مضارع: چونکہ فعل پانچ حروف پر مشتمل ہے اس لئے حرف مضارع مفتوح ہوگا، جیسے: يَتَشَاءُ بُ، يَتَكَاَسَلُ، يَتَبَاكَى۔ باب تَفَعَّلَ کی طرح مضارع میں باب فَاعَلَ کی ایک حذف کردی جاسکتی ہے، قرآن مجید میں آیا ہے: ﴿وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا﴾ [الحجرات: ۱۳] اور ہم نے تم کو برادریاں (قومیں) اور قبائل بنادیئے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ یہاں تَعَارَفُوا اصل میں تَتَعَارَفُوا تھا۔ ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ [الحجرات: ۱۱] اور ایک دوسرے کو برے القاب سے مت پکارو۔ یہاں تَنَابَزُوا استعمال ہوا ہے جو اصل میں تَتَنَابَزُوا تھا ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة: ۲] اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ تَعَاوَنُوا دراصل تَتَعَاوَنُوا ہے۔

امر: یہ حرف مضارع اور حرکتِ اعراب کو حذف کر کے بنایا جائے گا، جیسے: تَتَنَاوَلُ: تَنَاوَلُ لو فعل ناقص میں آخری الف (جو ی لکھا جاتا ہے) حذف ہو جائے گا، جیسے: تَبَاكَى: تَبَاكَ رونی صورت بنا۔ مصدر: اس باب کا مصدر تَفَاعَلَ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: تَنَاوَلُ: تَنَاوَلُ: لِينَا، تَشَاءَمَ: تَشَاوَمَ: بدشگونی لینا، فعل ناقص میں دوسرے حرفِ اصلی کا ضمہ، کسرہ سے بدل جائے گا، جیسے: تَبَاكَى: تَبَاكَ (التَّبَاكِي) جو اصل میں تَبَاكِي تھا۔

بعض اوقات یا جو حرفِ ندا ہے کَیْتُ سے پہلے بڑھا دیا جاتا ہے، جیسے: ﴿يَا كَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا﴾ [النبا: ۴] کاش میں مٹی ہوتا۔

۳- لَا كِتَابَ عِنْدِي میرے پاس کوئی کتاب نہیں ہے اس لَا کو لَا النافیۃ للجنس (لائی نفی جنس) کہتے ہیں، یہ اس بات کی نفی کرتا ہے کہ کتاب کی جنس کی کوئی شیء متکلم کے پاس ہے، اس کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوتے ہیں، اس کا اسم مبنی علی الفتح ہوتا ہے، مزید مثالیں یہ ہیں:

لَا دَاعِيَ لِلْخَوْفِ. ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔
لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ. دین (کے قبول کرنے) میں کوئی زور زبردستی نہیں۔
لَا رَيْبَ فِيهِ. اس میں کوئی شک نہیں۔
لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. فجر (کی نماز) کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے۔
وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. اور عصر (کی نماز) کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے۔

۴- گزشتہ سبق میں ہم اسلوبِ تحذیر کو جان چکے ہیں، جیسے: إِيَّاكَ وَهَذَا الرَّجُلَ اس شخص سے ہوشیار جس چیز سے متنبہ کیا جا رہا ہے اگر وہ مصدر مؤول ہو تو واو حذف ہو جائے گا، جیسے: إِيَّاكَ وَالنَّوْمَ فِي الْفَضْلِ درجہ میں سونے سے بچو یہاں جس چیز سے متنبہ کیا جا رہا ہے وہ ایک اسمِ النَّوْم ہے اس لئے واو لایا گیا ہے، اگر مصدر مؤول ہو تو واو گر جائے گا، جیسے: إِيَّاكَ أَنْ تَنَامَ فِي الْفَضْلِ نَهْ إِيَّاكَ وَأَنْ تَنَامَ فِي الْفَضْلِ۔

إِيَّاكُمْ وَالزُّنَا. زنا سے بچو۔ إِيَّاكُمْ أَنْ تَزْنُوا.
إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ. حسد سے بچو۔ إِيَّاكُمْ أَنْ تَحْسُدَنَّ.
إِيَّاكَ وَالنِّسْيَانَ. بھولنے سے بچو۔ إِيَّاكَ أَنْ تَنْسِيَ.

نوٹ: - تَنْسِيَ واحد مؤنث کے لئے ہے، واحد مذکر کے لئے تَنْسَى ہے۔

۵- اَعْرَجَ لنگڑا کا مونٹ ہے عَرَجَاءُ لنگڑی، اور دونوں (مذکر اور مؤنث) کی جمع ہے: عُجُجٌ۔ یہ اصول ان سارے اسماء پر لاگو ہوتا ہے جو اَفْعُل کے وزن پر ہوں اور رنگ یا عیب پر دلالت کرتے ہوں، رنگ پر دلالت کرنے والے اسم کی ایک مثال ہے، اَحْمَرُ (سرخ) جس کا مونٹ حَمْرَاءُ اور دونوں کی جمع حُمْرٌ ہے جیسے: اَلْهِنُودُ الْحُمْرُ یعنی سرخ پوست (Red Indians) اَبْيَضُ اور بَيْضَاءُ (سفید) کی جمع بَيْضٌ ہے جو اصل میں بَيْضٌ تھا، ی کی رعایت میں ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا تو بَيْضٌ ہو گیا۔

۶- جن افعال کے شروع میں واو ہو ان کے دو مصدر آتے ہیں ایک واو کے ساتھ، دوسرا بغیر واو کے، دوسرے کے آخر میں ایک ة بڑھادی جاتی ہے، جیسے: وَصَفَ اور صِفَةٌ (بیان کرنا) وَعَظَ : وَعَظٌ اور عِظَةٌ وعظ (نصیحت) کرنا، وَثَقَ : وَثُوقٌ اور ثِقَةٌ اعتماد کرنا۔

۷- حُجْرَةٌ میں دوسرے حرف پر سکون ہے لیکن اس کی جمع میں دوسرے حرف پر ضمہ ہوگا: حُجُرَاتٌ، یہ اصول ان تمام اسماء کے لئے ہے جو فُعْلَةٌ کے وزن پر ہوں جیسے: غُرْفَةٌ، خُطُوَةٌ (غُرَفَاتٌ، خُطَوَاتٌ)۔

۸- جو حرف جر مصدر مؤول سے پہلے ہو اس کو حذف کیا جاسکتا ہے، جیسے: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُذْبِ میں جھوٹ بولنے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں حرف جر کو حذف کر کے اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكْذِبَ کہا جاسکتا ہے، لیکن یاد رہے کہ یہ حذف ضروری نہیں ہے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ کہنا بھی درست ہے، ایک اور مثال یہ ہے: اَمَرْنَا اللّٰهَ بِالصَّلَاةِ ، اَمَرْنَا اللّٰهَ اَنْ نُصَلِّيَ ، اَمَرْنَا اللّٰهَ بِاَنْ نُصَلِّيَ ۔

۹- ہم پہلے سبق میں بدل سے متعارف ہو چکے ہیں، جیسے: اَيْنَ اَخُوْكَ هَاشِمٌ؟ تمہارا بھائی ہاشم کہاں ہے؟ بدل کی چار قسمیں ہیں:

(۱) بدل الكل من الكل۔ جیسے: نَجَحَ اَخُوْكَ مُحَمَّدٌ۔ تمہارا بھائی محمد کامیاب ہو گیا۔ یہاں مُحَمَّدٌ اَخُوْكَ کے مساوی ہے۔

(۲) بدل البعض من الكل۔ جیسے: اَكَلْتُ الدَّجَاجَةَ نِصْفَهَا۔ میں نے مرغی کھائی، اس کی آدھی۔

اس مثال میں نصف لفظ الدَّجَاجَة کا جزء اور ایک حصہ ہے۔

(۳) بدل الاشتمال جیسے: اَعْجَبْنِي هَذَا الْكِتَابُ اُسْلُوْبُهُ مجھے یہ کتاب پسند آئی، اس کا اسلوب، یہاں اُسْلُوْب نہ کتاب کے مساوی ہے اور نہ اس کا ایک جزء اور حصہ ہے، بلکہ اس سے متعلق ایک چیز ہے، اس کی ایک اور مثال یہ ہے نَسْأَلُ عَنِ الْإِمْتِحَانِ، كَيْفَ يَكُونُ؟ ہم امتحان کے متعلق ایک دوسرے سے پوچھ رہے کہ وہ کیسا ہوگا؟

(۴) البدل المباین جیسے: اَعْطِنِي الْكِتَابَ الدَّفْتَرِ مجھے کتاب یعنی کاپی دے دو، یہاں اصل مقصود الدَّفْتَرِ ہے، لیکن متکلم نے غلطی سے الْكِتَابَ کہہ دیا پھر فوراً تصحیح کر لی۔

وہ اسم جس سے کوئی اور اسم بدل ہو المبدل منہ کہلاتا ہے، جیسے: أَيْنَ ابْنُكَ بِلَالٌ؟ تمہارا بیٹا بلال کہاں ہے؟ یہاں لفظ بِلَالٌ بدل ہے اور ابْنُكَ مبدل منہ۔

معرفہ اور نکرہ ہونے میں بدل اور مبدل منہ کے درمیان مطابقت ہونا ضروری نہیں، جیسے: اَعْرِفْ لُغَتَيْنِ: الْعَرَبِيَّةَ وَالْأُرْدِيَّةَ میں دوزبانیں جانتا ہوں عربی اور اردو، یہاں لُغَتَيْنِ نکرہ ہے اور الْعَرَبِيَّةَ وَالْأُرْدِيَّةَ معرفہ ہیں۔ بدل اور مبدل منہ کی ممکنہ صورتیں یہ ہیں:

(۱) دونوں اسم ہوں، جیسے: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ﴾ [البقرة: ۲۱۷] وہ آپ سے محترم مہینہ کے بارے میں دریافت کرتے ہیں یعنی اس میں جنگ کے بارے میں۔

(۲) دونوں فعل ہوں، جیسے: ﴿وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَمًا﴾ ☆ يَضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿[الفرقان: ۶۸، ۶۹] اور جو ایسا کرے گا تو وہ گناہ پائے گا، قیامت کے دن اس کو دو گنا عذاب ہوگا۔

(۳) دونوں جملہ ہوں، جیسے: ﴿وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ﴾ ☆ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿[الشعراء: ۱۳۲، ۱۳۳] اور اس ذات سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمہاری امداد کی جنہیں تم جانتے ہو، اس نے تمہاری مدد کی مال اور اولاد سے۔

(۴) مختلف ہوں، اس طرح کہ ایک اسم ہو اور دوسرا جملہ، جیسے: ﴿أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ﴾ [الغاشية: ۱۷] کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیا گیا ہے؟

۱۰- يَنْدُو أَنَّهُ مُنَوَّمٌ لگتا ہے (شاید) کہ وہ نیند آور ہے اس جملہ میں مصدر مَوَّلٌ أَنَّهُ مُنَوَّمٌ فاعل ہے، مصدر مَوَّلٌ

کی ایک شکل جو اُن اور فعل مضارع سے مرکب ہو جیسے: اُرِيْدُ اَنْ اُخْرَجَ میں نکلنا چاہتا ہوں ہم پہلے پڑھ چکے ہیں، یہ مصدر مَوُول کی دوسری شکل ہے، یہ اُن اور اس کے اسم و خبر پر مشتمل ہوتی ہے، جیسے: بَلَّغْنِي اَنَّهُ مَاتَ مجھے اطلاع ملی کہ وہ مر گیا اس جملہ میں مصدر مَوُول اَنَّهُ مَاتَ، بَلَّغَ کا فاعل ہے، مزید مثالیں یہ ہیں:

يَسْرُنِي اَنَّكَ تَلْمِيْذِيْ. مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ تم میرے شاگرد ہو۔
يَبْدُو اَنَّكَ مُسْتَعْجِلٌ. شاید تم جلدی میں ہو۔



- ۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
- ۲۔ درس میں استعمال ہوئے باب تَفَاعُل کے افعال متعین کیجئے۔
- ۳۔ آنے والے افعال کے مضارع، امر اور مصدر لکھئے۔
- ۴۔ آنے والے افعال کے اسم فاعل لکھئے۔
- ۵۔ آنے والے جملوں سے باب تَفَاعُل کے افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔
- ۶۔ آنے والے جملوں پر کِیْت داخل کیجئے۔
- ۸۔ لائے نفی جنس استعمال کرتے ہوئے آنے والے کلمات سے جملے بنائیئے۔
- ۹۔ آنے والے جملوں کو مصدر مَوُول کے ذریعہ مکمل کیجئے۔
- ۱۰۔ آنے والے کلمات کے مؤنث اور جمع لائیئے۔
- ۱۱۔ آنے والے افعال کے دونوں مصدر ذکر کیجئے۔
- ۱۲۔ آنے والے اسماء کی جمع لائیئے۔

حروف مشبہة بالفعل یعنی فعل سے مشابہ حروف

یہ کُل چھ حروف ہیں: اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، كَيْتَ، لَكِنَّ، لَعَلَّ۔ انہیں اِنَّ اور اس کی اخوات بھی کہا جاتا ہے، ہم انہیں پہلے پڑھ چکے ہیں، یہ دو پہلوؤں سے فعل کے مشابہ ہیں۔

(۱) معنی کے لحاظ سے، اِنَّ اور اَنَّ کا معنی ہے: میں تاکید کے ساتھ (کہتا) ہوں، کَانَ: میں سمجھتا ہوں، لَکِن: میں تصحیح کرتا ہوں، کَیْتَ: میں تمنا کرتا ہوں، اور لَعَلَّ کا معنی ہے: میں امید کرتا ہوں / مجھے اندیشہ ہے۔

(۲) اعراب میں: چنانچہ جس طرح مفعول بہ منصوب ہوتا ہے اسی طرح ان حروف کے اسماء بھی منصوب ہوتے

ہیں۔

حروف مشبہة بالفعل کے معانی

اِنَّ، اَنَّ یہ دونوں تاکید کے اظہار کے لئے استعمال ہوتے ہیں، جیسے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ [المائدة: ۲] بے شک اللہ زبردست عذاب والا ہے ﴿وَاَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ [الأنفال: ۲۵] اور یقین جانو کہ اللہ بہت سخت عذاب والا ہے۔

کَانَ تشبیہ کا معنی دیتا ہے، جیسے: کَانَ الْعِلْمُ نُورًا گویا کہ علم نور ہے کبھی یہ ظن اور گمان کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: کَانَتْنِیْ اَعْرِفُکَ شاید میں تمہیں پہچانتا ہوں

لَکِن استدراک کا معنی دیتا ہے، جیسے: حَامِدٌ ذَکِیٌّ لَکِنَّہُ کَسَلَانٌ۔ حامد ذہین ہے لیکن وہ سست (کاہل)

ہے۔

کَیْتَ حسرت اور تمنا کے اظہار کے لئے آتا ہے، جیسے: کَیْتَ الشَّبَابِ یُعُوْذُ۔ کاش جوانی لوٹ آتی۔

لَعَلَّ توقع یا اندیشہ کو بتاتا ہے، جیسے: لَعَلَّ اللّٰهَ یَغْفِرْ لَیْ۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دیں گے۔

لَعَلَّ الْجَرِيْحُ یَمُوْتُ۔ ڈر ہے کہ زخمی مر جائے گا۔

یہ حروف مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، ان کے داخل ہونے کے بعد مبتدا ان کا

اسم اور خبر ان کی خبر کہلاتے ہیں، جیسے:

اللّٰهَ غُفُوْرٌ اِنَّ اللّٰهَ غُفُوْرٌ

مبتدا خبر اسمِ اِنَّ خبرِ اِنَّ

مبتدا کے برخلاف اگر اِنَّ اور اس کے اخوات کی خبر جملہ فعلیہ ہو تو ان کا اسم نکرہ ہو سکتا ہے، جیسے: کَانَ شَیْئًا لَمْ

یَخْذُلْ گویا کہ کچھ نہیں ہوا۔

مبتدا کی خبر کی طرح إِنَّ اور اس کی اخوات کی خبر بھی مفرد، جملہ یا شبہ جملہ ہوگی، جیسے:

۱۔ مفرد: ﴿إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾ [آل عمران: ۱۹۹]

یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والے ہیں۔

۲۔ جملہ

ا۔ جملہ فعلیہ: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا﴾ [الزمر: ۵۳]

یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

ب۔ جملہ اسمیہ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ [لقمان: ۲۴]

یقیناً صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔

۳۔ شبہ جملہ

ا۔ جار و مجرور: كَأَنَّكَ مِنَ الصَّيْنِ۔ غالباً تم چین کے باشندے ہو۔

ب۔ ظرف: لَعَلَّ الْمُدْرَسَ عِنْدَ الْمُدِيرِ۔ غالباً استاد ہیڈ ماسٹر کے پاس ہیں۔

اگر خبر شبہ جملہ ہو تو وہ اسم سے پہلے بھی آ سکتی ہے، جیسے:

﴿إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ﴾ [الغاشية: ۲۵، ۲۶]

یقیناً ہماری ہی طرف ان کا پلٹنا ہے، پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ ہے ان کا حساب لینا۔ اصل ترتیب یوں

ہوگی: إِنَّ إِيَابَهُمْ إِلَيْنَا ثُمَّ إِنَّ حِسَابَهُمْ عَلَيْنَا۔ اسم چونکہ معرفہ ہے اس لئے اس کی تاخیر جائز ہے، ضروری نہیں، اگر اسم نکرہ ہو تو لازماً وہ مؤخر ہوگا، جیسے:

﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا﴾ (۱) [المزمل: ۱۳]

یقیناً ہمارے پاس سخت بیڑیاں اور جہنم ہے۔

﴿إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾ [الانشراح: ۶]

یقیناً تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

یہاں یوں کہنا درست نہ ہوگا: إِنَّ أَنْكَالًا لَدَيْنَا يَا إِنَّ يُسْرًا مَعَ الْعُسْرِ۔

اگر کیت کا اسم ضمیر متکلم ی ہو تو اس کے ساتھ لازماً نون وقایہ (۲) استعمال ہوگا، جیسے: كَيْتَنِي طِفْلٌ

(۱) أَنْكَالًا نِخْلٌ بیڑی کی جمع ہے۔

(۲) نون وقایہ کے لئے ملاحظہ ہو کلید ۲، سبق نمبر ۹۔

(۱۰۴)

کاش میں ایک بچہ ہوتا۔ اَگرِ اِنَّ، اَنَّ، کَآنَّ، لَکِنَّ کا اسم بنے تو نونِ وقایہ کا استعمال جائز ہے، ضروری نہیں، جیسے:
اِنِّی، اِنِّی، اِنِّی. اَنِّی، اَنِّی. کَآئِی، کَآئِی. لَکِنِّی، لَکِنِّی. لَعَلَّ کے ساتھ نونِ وقایہ استعمال نہیں ہوگا، ہم کہتے ہیں:
لَعَلِّی لَا اَرَاکَ مُدَّةً طَوِيلَةً. شاید میں ایک لمبے عرصے تک تم سے نہ مل سکوں گا۔

بائیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- بابِ اِنْفَعَلَ، یہ باب فَعَلَ کے شروع میں اِنْ بڑھا کر بنایا گیا ہے، اس کے شروع میں ہمزة الوصل ہے، ہم کہتے ہیں: سَقَطَ الْفِنْجَانُ وَانْكَسَرَ پِیالی گری اور ٹوٹ گئی وَانْكَسَرَ کہنا درست نہیں۔

مضارع: حرف مضارع پر فتح ہوگا، جیسے: اِنْكَسَرَ يَنْكَسِرُ، اِنْشَقَّ يَنْشَقُّ (جو اصل میں يَنْشَقُّ تھا)

امر: حرف مضارع کے حذف کے بعد پہلا حرف ساکن ہے اس لئے ہمزة الوصل بڑھایا جائے گا، جیسے تَنْصَرِفُ حذف کے بعد نَصْرِفُ ہو جاتا ہے اور ہمزة وصل بڑھانے کے بعد اِنْصَرِفُ لوٹو۔

مصدر: اس کا مصدر اِنْفَعَالُ کے وزن پر آئے گا، جیسے: اِنْكَسَرَ: اِنْكَسَارٌ، اِنْقَلَبَ: اِنْقِلَابٌ تبدیل ہونا،

الٹ جانا۔

مغم حروف کا ادغام مصدر میں ختم ہو جائے گا، جیسے: اِنْشَقَّ: اِنْشِقَاقٌ پھٹنا۔

اسم فاعل اور اسم مفعول: یہ حرف مضارع کو ميم مضموم سے بدل کر بنائے جائیں گے، اسم فاعل میں دوسرا حرف اصلی مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہوگا، جیسے: يَنْكَسِرُ: مُنْكَسِرٌ، يَنْشَقُّ: مُنْشَقٌّ جو اصل میں مُنْشَقُّ تھا، چونکہ اس باب کے اکثر افعال لازم ہوتے ہیں اس لئے اسم مفعول نہیں آتا۔

اسم زمان اور اسم مکان: یہ اسم مفعول کے وزن پر ہوں گے جیسے: يَنْعَطِفُ وہ مڑتا ہے: مُنْعَطِفٌ مڑنے کی جگہ

(موڑ) مُنْحَنًى: موڑ۔

یہ باب بھی المطاوعة (۱) کا معنی دیتا ہے، جیسے:

كَسَرْتُ الْكُوبَ. میں نے کپ توڑا۔ اِنْكَسَرَ الْكُوبُ. کپ ٹوٹ گیا۔

(۱) المطاوعة کی وضاحت ہم میسویں سبق میں کر آئے ہیں۔

نوٹ:- الکوْب پہلے جملہ میں مفعول بہ ہے اور دوسرے میں فاعل، مزید مثالیں یہ ہیں:

فَتَحْتُ الْبَابَ. میں نے دروازہ کھولا۔
انْفَتَحَ الْبَابُ. دروازہ کھل گیا۔
هَزَمَ الْمُسْلِمُونَ الْكُفَّارَ. مسلمانوں نے کافروں کو شکست دی۔
انْهَزَمَ الْكُفَّارُ. کفار شکست کھا گئے۔

نوٹ:- انْفَعَلَ فَعَلَ کا مطاوع ہے اور تَفَعَّلَ فَعَلَ کا، جیسے:

كَسَرْتُ الزُّجَاجَ. میں نے شیشہ توڑا۔
انْكَسَرَ الزُّجَاجُ. شیشہ ٹوٹ گیا۔
كَسَرْتُ الزُّجَاجَ. میں نے شیشہ چکنا چور کر دیا۔
تَكَسَّرَ الزُّجَاجُ. شیشہ چور چور ہو گیا۔

۲- اگر اس باب کے شروع میں همزة القطع آجائے تو همزة وصل حذف ہو جائے گا، جیسے: انْكَسَرَ الْكُوبُ؟ کیا کپ ٹوٹ گیا؟ انْفَتَحَ الْبَابُ؟ کیا دروازہ کھلا؟ انْقَلَبَتِ السَّيَّارَةُ؟ کیا کار الٹ گئی؟

۳- انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابراهيم (رضی اللہ عنہ) کے انتقال کے دن سورج کو گہن لگ گیا یہاں جملہ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ مضاف الیہ اور فی محلّ جرّ ہے، مزید مثالیں یہ ہیں:

وُلِدْتُ يَوْمَ مَاتَ جَدِّي. میں اپنے دادا کے انتقال کے دن پیدا ہوا۔
سَافَرْتُ يَوْمَ ظَهَرَتِ النَّتَائِجُ. میں نے نتائج کے اعلان کے دن سفر کیا۔

۴- لَوْلَا، اس کا معنی ہے: اگر نہ ہوتا جیسے: لَوْلَا الشَّمْسُ لَهَلَكَتِ الْأَرْضُ. اگر سورج نہ ہوتا تو زمین فنا ہو جاتی۔ اس لَوْلَا کو حرف امتناع لوجود کہتے ہیں، یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کسی چیز کے نہ پائے جانے کی وجہ سے دوسری چیز پائی گئی، اس سابقہ مثال میں زمین کے فنا نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ سورج موجود ہے۔

لَوْلَا کے بعد والا اسم مبتدا ہے اور اس کی خبر محذوف ہوتی ہے، دوسرا جملہ جواب لَوْلَا کہلاتا ہے، یہ جملہ فعلیہ ہوگا، اس کا فعل ماضی ہوگا اور اس کے شروع میں لام ہوگا الا یہ کہ جواب منفی ہو تو لام سے خالی ہوگا، جیسے: لَوْلَا الْإِخْتِبَارُ مَا حَضَرْتُ الْيَوْمَ اگر امتحان نہ ہوتا تو میں آج نہ آتا۔

مبتدا کی جگہ ایسا جملہ اسمیہ بھی ہو سکتا ہے جس کے شروع میں اَنْ ہو، جیسے: لَوْلَا اَنَّ الْجَوْ حَارًّا لَحَضَرْتُ الْمَحَاضِرَةَ اگر موسم گرم نہ ہوتا تو میں لیکچر میں پہنچا ہوتا۔ لَوْلَا اَنِّي مَرِيضٌ لَسَافَرْتُ مَعَكَ اگر میں بیمار نہ ہوتا

تو تمہارے ساتھ ضرور سفر کرتا۔ لَوْ لَا أَنَّكَ مُسْتَعِجِلٌ لَدَعَوْتُكَ إِلَى الْبَيْتِ اگر تم جلدی میں نہ ہوتے تو میں تمہیں اپنے گھر مدعو کرتا۔

۵- مَنْ إِبْرَاهِيمُ هَذَا؟ یہ ابراہیم کون ہے؟ سَيَّارَةُ الْمَدِيرِ هَذِهِ جَمِيلَةٌ ہیڈ ماسٹر کی یہ کار خوبصورت ہے۔

اگر اسم اشارہ هَذَا، هَذِهِ، ذَلِكَ وغیرہ اسم معرفہ کے بعد آئیں تو نعت (صفت) کہلائیں گے، مزید مثالیں یہ ہیں:

لِمَنْ جَوَازُ السَّفَرِ هَذَا؟ یہ پاسپورٹ کس کا ہے؟

أَرْنِي سَاعَتَكَ هَذِهِ. مجھے اپنی یہ گھڑی دکھاؤ۔

لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِي هَذَا. شاید میں اپنے اس سال کے بعد حج نہ کر سکوں۔

﴿اذهب بكتابي هذا فَإِلْقَهُ إِلَيْهِمْ﴾ [النمل: ۲۸] میرا یہ خط لے جا، پھر اسے ان کے پاس ڈال دے۔

۶- التغليب. یعنی ایسے مجموعہ کے لئے جس میں مذکر اور مؤنث دونوں جنس کے افراد شامل ہوں صرف مذکر کا صیغہ استعمال

کرنا، جیسے: أَبْنَائِي وَبَنَاتِي يَذُرُّونَ میرے بیٹے اور بیٹیاں پڑھ رہے ہیں۔ یہاں ہم نے مذکر کا صیغہ يَذُرُّونَ استعمال کیا ہے، جو دونوں (بیٹے اور بیٹیوں) کے بارے میں اطلاع دے رہا ہے، حدیث شریف میں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ" بے شک سورج اور

چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کو کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے گہن نہیں لگتا یہاں يَنْكَسِفَانِ مذکر کا صیغہ ہے، جبکہ ضمیر الشمس (جو عربی میں مؤنث ہے) اور القمر (جو مذکر ہے) دونوں کے لئے ہے، ایک اور مثال

یہ ہے: الْمَسْجِدُ وَالْمَدْرَسَةُ قَرِيبَانِ۔

یہ ہے: الْمَسْجِدُ وَالْمَدْرَسَةُ قَرِيبَانِ۔

یہ ہے: الْمَسْجِدُ وَالْمَدْرَسَةُ قَرِيبَانِ۔

یہ ہے: الْمَسْجِدُ وَالْمَدْرَسَةُ قَرِيبَانِ۔

مشقیں

۱- آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲- درس میں استعمال ہوئے بابِ انْفَعَلَ کے افعال اور ان کے مشتقات نشان زد کیجئے۔

۳- آنے والے افعال کے مضارع، اسم فاعل اور مصدر لکھئے۔

۶- آنے والے جملوں پر ہمزہ استفہام داخل کیجئے۔

- ۷۔ آنے والے جملوں میں بابِ اِنْفَعَلَ کے افعال اور ان کے مشتقات متعین کیجئے۔
- ۹۔ ذیل میں دی گئی کَوَلَا کی ہر مثال کو مناسب جواب سے مکمل کیجئے۔
- ۱۵۔ دیئے گئے حروف استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے۔

تیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- باب اِفْعَلْ، اس باب میں پہلے حرفِ اصلی سے پہلے ہمزہ وصل اور اس کے بعد ت بڑھائی گئی ہے، جیسے: نَظَرَ: اِنْتَظَرَ
اس نے انتظار کیا۔

نوٹ:- اِنْتَظَرَ باب اِنْفَعَلَ سے نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ اِنْتَظَرَ کا نون پہلا حرفِ اصلی ہے اور ت زائد ہے، جبکہ
انفعال کا نون زائد ہے، اسی طرح: مَحَنَ: اِمْتَحَنَ اس نے آزمایا۔
مندرجہ ذیل صورتوں میں ت، د یا ط سے بدل جائے گی:

(۱) اگر پہلا حرفِ اصلی د، ذ یا ز ہو تو ت د سے بدل جائے گی، جیسے:

دَعَا سے اِدْعَى اس نے دعویٰ کیا۔ اصل میں اِذْتَعَى تھا۔

ذَكَرَ سے اِذْكَرَ اس نے یاد کیا۔ اصل میں اِذْتَكَّرَ تھا، ذ کو د سے بدل کر اِذْكَرَ استعمال کیا

جاتا ہے۔

رَحِمَ سے اِزْدَحِمَ اس نے بھیڑ کی۔ اصل میں اِزْتَحِمَ تھا۔

(۲) اگر پہلا حرفِ اصلی ص، ض، ط، ظ ہو تو ت ط میں بدل جائے گی، جیسے:

صَبَرَ سے اِضْطَبَرَ اس نے صبر کیا۔ اصل میں اِضْتَبَرَ تھا۔

ضَرَبَ سے اِضْطَرَبَ وہ پریشان ہو گیا۔ اصل میں اِضْتَرَبَ تھا۔

طَلَعَ سے اِطْلَعَ اس نے جانا۔ اصل میں اِطْتَلَعَ تھا۔

ظَلَمَ سے اِظْلَمَ اس پر ظلم ہوا۔ اصل میں اِظْتَلَمَ تھا۔

اگر پہلا حرفِ اصلی و ہو تو وہ ت سے بدل جائے گا، جیسے:

وَحَدَّ سے اِتَّحَدَّ اس نے اتحاد کیا۔ اصل میں اَوْتَحَدَّ تھا۔

وَقَى سے اِتَّقَى وہ بچا۔ اصل میں اَوْتَقَى تھا۔

مضارع: حرف مضارع مفتوح ہوگا، جیسے: اَنْتَظِرُ: يَنْتَظِرُ وہ انتظار کرتا ہے اِبْتَسَمَ: يَبْتَسِمُ وہ مسکراتا ہے، اِسْتَمَعَ: يَسْتَمِعُ وہ سنتا ہے، اِخْتَارَ: يَخْتَارُ وہ چنتا ہے، اصل میں يَخْتِيرُ تھا۔

امر: حرف مضارع حذف ہونے کے بعد پہلا حرف ساکن ہے اس لئے ہمزہ وصل بڑھایا جائے گا، جیسے: يَنْتَظِرُ: اِنْتَظِرُ۔

مصدر: اس کا مصدر اِفْتَعَالَ کے وزن پر ہوگا، جیسے: اِنْتَظَرَ: انتظار کرنا، اِجْتَمَعَ: جمع ہونا، اِخْتِيَارٌ: چنا، اِلْتِقَاءٌ: ملنا، اصل میں اِلْتَقَايُ تھا۔

اسم فاعل اور اسم مفعول: یہ حرف مضارع کو میم مضموم سے بدل کر بنائے جائیں گے، دوسرا حرف اصلی اسم فاعل میں مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہوگا، جیسے: يَمْتَحِنُ: وہ آزماتا ہے، مُمْتَحِنٌ: آزمانے والا، مُمْتَحِنٌ: آزمودہ، (جس کی آزمائش ہو)۔

اجوف اور مضعف میں اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں ہم شکل ہوں گے، جیسے: يَشْتَقُ: وہ پھٹتا ہے سے اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں مُشْتَقٌ ہیں، اسم فاعل دراصل مُشْتَقِقٌ تھا اور اسم مفعول مُشْتَقِقٌ ادغام کے بعد دونوں کی شکل یکساں (مُشْتَقٌ) ہوگئی۔

اسی طرح يَخْتَارُ وہ چنتا ہے: مُخْتَارٌ جو اسم فاعل مُخْتِيرٌ اور اسم مفعول مُخْتِيرٌ دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اسم زمان اور اسم مکان: یہ اسم مفعول کے وزن پر ہوں گے، جیسے: مُجْتَمَعٌ: معاشرہ، جمع ہونے کی جگہ، اَلْمُلْتَزِمُ: چمٹنے کی جگہ، (یہ کعبۃ اللہ میں حجر اسود اور باب کعبہ کی درمیانی جگہ کا نام ہے، اس لئے کہ اس سے چمٹنا مسنون ہے)

۲- باب اِنْفَعَلَ کی طرح اس باب میں بھی اگر فعل سے پہلے ہمزہ استفہام ہو تو ہمزہ وصل حذف ہو جائے گا، جیسے: اَنْتَظَرْتَنِي؟ کیا تم نے میرا انتظار کیا؟ اصل میں اَنْتَظَرْتَنِي؟ تھا، قرآن مجید میں ارشاد باری ہے، ﴿اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ﴾ [الصافات: ۵۳] کیا اس (اللہ) نے بیٹوں کو چھوڑ کر اپنے لئے بیٹیاں چن لیں؟

۳- ہم اِذَا کو اگر یا جب کے معنی میں استعمال کرنا سیکھ چکے ہیں، یہ ناگہانی (غیر متوقع) صورت حال کے اظہار کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: اگر آپ کے دروازے پر دستک ہو اور آپ اس امید پر باہر آئیں کہ کوئی شناسایا دوست ہوگا، لیکن اس کے برعکس پولس کے سپاہی کو دروازہ پر کھڑپائیں تو اس غیر متوقع صورت حال اور اس سے پیدا ہونے والا تعجب کے اظہار کے لئے بھی اِذَا استعمال ہوتا ہے، اس کو اِذَا الْفَجَائِيَّةُ کہتے ہیں، مثال یہ ہے: خَرَجْتُ فَإِذَا شُرْطِيُّ بِالْبَابِ میں باہر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پولس کا نشیبل دروازہ پر کھڑا ہے۔

اگر ہم میں سے کوئی لاٹھی زمین پر ڈال دے تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، سوائے اس کے کہ پہلے وہ کھڑی تھی اب پڑی ہے، لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی زمین پر پھینکی تو وہ غیر متوقع طور پر اڑدے میں بدل گئی، اس واقعہ کے اظہار کے لئے قرآن مجید نے اِذَا کا استعمال کیا ہے ارشاد باری ہے: ﴿فَالْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ﴾ ☆ وَ نَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاطِرِينَ ﴿[الأعراف: ۱۰۷، ۱۰۸] پھر انہوں نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ اچانک جیتے جاگتے اڑدے میں بدل گئی، اور اپنا دست مبارک نکالا تو وہ اچانک ہی دیکھنے والوں کے لئے سفید چمک دار ہو گیا۔ یہاں دو باتیں قابل توجہ ہیں:

(۱) عموماً ایک فِ اِذَا سے پہلے استعمال ہوتا ہے
(۲) اِذَا کے بعد مبتدا نکرہ بھی ہو سکتا ہے، جیسے: دَخَلْتُ الْغُرْفَةَ فَإِذَا حَيَّةٌ عَلَى السَّرِيرِ میں کمرہ میں داخل ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ چار پائی پر سانپ (بیٹھا) ہے۔

۴- فعل ظَنُّ کے دو مفعول بہ ہوتے ہیں، یہ اصل میں مبتدا خبر ہوتے ہیں، جیسے: الْإِمْتِحَانُ قَرِيبٌ، أَظُنُّ الْإِمْتِحَانَ قَرِيبًا میرا خیال ہے کہ امتحان قریب ہیں اس جملہ میں الْإِمْتِحَانُ پہلا مفعول بہ اور قَرِيبًا دوسرا مفعول بہ ہے۔
الْمُدِيرُ يَأْتِي غَدًا: أَظُنُّ الْمُدِيرَ يَأْتِي غَدًا میں گمان کرتا ہوں کہ ہیڈ ماسٹر کل آئیں گے یہاں الْمُدِيرُ پہلا مفعول بہ اور يَأْتِي غَدًا دوسرا مفعول بہ ہے اور نصب کے مقام میں ہے۔
ظَنُّ کے بعد دو مفعول کے بجائے اَنْ یا اَنَّ بھی آتے ہیں، جیسے:

(۱) الْإِمْتِحَانُ سَهْلٌ. أَظُنُّ اَنَّ الْإِمْتِحَانَ سَهْلٌ میرا خیال ہے کہ امتحان آسان ہے۔ یہاں الْإِمْتِحَانُ اَنَّ کا اسم اور سَهْلٌ اَنَّ کی خبر ہے، اسی طرح قرآن مجید میں ہے: ﴿وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا

تَعْمَلُونَ ﴿فصلت: ۲۲﴾ اور تم اس گمان میں تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بہت سے کرتوتوں سے ناواقف ہیں۔
(۲) يَرْسُبُ أَحْمَدُ، مَا ظَنَنْتُ أَنْ يَرْسُبَ أَحْمَدُ میرے گمان میں بھی نہیں تھا کہ احمد فیل ہو جائے گا۔
قرآن مجید میں ارشاد الہی ہے: ﴿قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا﴾ [الكهف: ۳۵] اس نے کہا: میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ کبھی فنا ہوگی۔

۵- ہم کہتے ہیں: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ / الْبَيْتَ / الْغُرْفَةَ جبکہ اس کے برخلاف دَخَلْتُ فِي الْأَمْتِحَانِ / فِي الْإِسْلَامِ وغیرہ، یعنی اگر دَخَلَ ایسے اسم کے ساتھ استعمال ہو جو داخل ہونے کی جگہ ہے، جیسے: گھر، مسجد، شہر، ملک وغیرہ تو اس کے ساتھ فِي نہیں آئے گا، ورنہ فِي استعمال ہوگا، قرآن مجید میں آیا ہے: ﴿وَدَخَلَ جَنَّتَهُ﴾ [الكهف: ۳۵] اور اپنے باغ میں داخل ہوا۔ ﴿وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ﴾ [الحجرات: ۱۴] اور اب تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا ہے۔ اور یہ دونوں استعمال اس ایک آیت کریمہ میں جمع ہیں: ﴿فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾ [الفجر: ۲۹، ۳۰] پھر تم میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جاؤ، اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۶- ہم چوتھے سبق میں اسم فاعل پڑھ چکے ہیں، یہاں ہم فَعَالٌ کا وزن پڑھیں گے جو اسم فاعل کے ساتھ مبالغہ کا معنی بھی دیتا ہے، جیسے: غَافِرٌ: معاف کرنے والا، غَفَّارٌ: بہت معاف کرنے والا، رَازِقٌ: روزی رساں، رَزَاقٌ: بہت زیادہ رزق دینے والا، أَكِلٌ: کھانے والا، أَكَّالٌ: بہت کھانے والا (پیٹو)۔

مبالغہ کے چار اور اوزان یہ ہیں:

(۱) فَعِيلٌ، جیسے: عَلِيمٌ بہت باخبر، سَمِيعٌ: بہت سننے والا۔
(۲) فَعُولٌ: جیسے: غَفُورٌ: بہت درگزر کرنے والا، شَكُورٌ: بہت قدردان، عُبُوسٌ: بہت ترش رو، أَكُولٌ: بہت کھانے والا (پیٹو)۔

(۳) فَعِلٌ: جیسے: حَذِرٌ: بہت چوکنا۔

(۴) مِفْعَالٌ: جیسے: مِعْطَاءٌ: بہت دینے والا، داتا۔

۷- لَا بُدَّ مِنَ الْإِخْتِبَارِ امتحان (کے بغیر) کوئی چارہ نہیں (امتحان ضروری ہے)۔ یہاں لَا،

لائے نفی جنس ہے، جسے ہم اکیسویں سبق میں پڑھ چکے ہیں، اگر خبر مصدر مؤول ہو تو حرف جر مِنْ حذف ہو جائے گا، جیسے:
لَا بُدَّ أَنْ تَكْتُبَ لَهُ تَمَهِیں اسے لکھے بغیر چارہ نہیں۔ لَا بُدَّ أَنْ نُسَافِرَ ہمیں سفر کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ لَا بُدَّ أَنْ
تَتَعَلَّمُوا تَشْغِيلَ الْحَاسُوبِ تمہارے لئے کمپیوٹر چلاتا سیکھنا ضروری ہے۔

مشقیں

- ۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
- ۲۔ سبق میں استعمال ہوئے بابِ افْتَعَلَ کے افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔
- ۳۔ آنے والے افعال کے مضارع، امر، مصدر اور اسمِ فاعل ذکر کیجئے۔
- ۴۔ آنے والے افعال کو بابِ افْتَعَلَ میں تبدیل کیجئے۔
- ۵۔ آنے والے افعال کو بابِ افْتَعَلَ میں تبدیل کیجئے۔
- ۶۔ آنے والے افعال کو بابِ افْتَعَلَ میں تبدیل کیجئے۔
- ۷۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر فعل کے اصلی حروف اور ابواب کے نام لکھئے۔
- ۸۔ مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے جملوں میں بابِ افْتَعَلَ داخل کیجئے۔
- ۹۔ آنے والے جملوں میں بابِ افْتَعَلَ کے افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔
- ۱۰۔ آنے والے جملوں پر فعلِ ظَنُّ کے مناسب صیغے داخل کیجئے، پھر انہیں اُن کے ساتھ دوبارہ استعمال کیجئے۔
- ۱۱۔ آنے والے اسماء کی جمع لکھئے۔
- ۱۲۔ آنے والے اسماء کے مضارع لکھئے۔
- ۱۳۔ دیئے گئے افعال سے فَعُولٌ، فَعَالٌ اور فَعِيلٌ کے وزن پر مبالغہ کے صیغے بنائیے۔

چوبیسواں سبق

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- باب اِفْعَلْ بنانا، اس باب میں پہلے حرفِ اصلی سے پہلے ایک ہمزہ وصل بڑھایا جاتا ہے اور تیسرے حرفِ اصلی کو مکرر لایا جاتا ہے، یہ باب صرف عیوب اور رنگوں کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: اِغْوَجَّ: وہ ٹیڑھا ہوا، اِخْمَرَّ: وہ سرخ ہوا۔ اِخْمَرَّ کا مضارع یَخْمَرُ، اسمِ فاعل: مُخَمَّرٌ اور مصدر اِخْمَرَاڑ ہے، اس سے اسمِ مفعول نہیں آتا۔ اس باب میں دوسرے حرفِ اصلی کے بعد ایک الف بڑھا کر دوسرا وزن اِفْعَالٌ بھی حاصل کیا جاتا ہے، جیسے: اِخْمَارٌ وہ سرخ ہوا، اِذْهَامٌ: وہ سیاہی مایل سبز ہوا۔ اِخْمَارٌ کا مضارع یَخْمَارُ، اسمِ فاعل مُخْمَارٌ اور مصدر اِخْمِيرَاڑ ہے۔

نوٹ:- فعل اِشْتَدَّ باب اِفْعَلْ سے نہیں ہے بلکہ باب اِفْتَعَلَ سے ہے، اس کی ت زائد، اور دونوں د اصلی ہیں، اس لئے کہ اس کے اصلی حروف ش د د ہیں، ابواب کی شناخت کے لئے اصلی حروف سے واقفیت ضروری ہے، اس لئے کہ بعض حالات میں اوزان ملتے جلتے ہوتے ہیں۔

۲- فعل رَأَى یَرَى کے دو معنی ہیں:

(۱) دیکھنا، اس کو رأى البصریۃ کہتے ہیں، اس کا صرف ایک مفعول بہ ہوتا ہے جیسے: رَأَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ میں نے ابراہیم کو دیکھا۔

(۲) سمجھنا، گمان کرنا، اس کو رأى القلبیۃ کہتے ہیں، اس کے دو مفعول بہ ہوتے ہیں، جو اصلاً مبتدا خبر ہوتے ہیں، جیسے: حَامِدٌ عَالِمٌ: اَرَى حَامِدًا عَالِمًا میں حامد کو عالم سمجھتا ہوں اَنْتَ ضَعِيفٌ: اَرَاكَ ضَعِيفًا میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں قرآن مجید میں ارشادِ الہی ہے: ﴿اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْدًا﴾ ☆ وَّنَرَاهُ قَرِيْبًا ﴿[المعارج: ۶، ۷]

وہ (مشرکین) اس (یومِ آخرت) کو دور سمجھتے ہیں اور ہم اس کو نزدیک سمجھ رہے ہیں۔

۳۔ فعل عَسَى، لَعَلَّ کی طرح امید اور اندیشہ کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے:

﴿عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ﴾ [التوبة: ۱۰۲] امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔

﴿وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ﴾ [البقرة: ۲۶۱]

ڈر ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرنے لگو حالانکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔

عَسَى فعل ناقص اور فعل تام دونوں طرح استعمال ہوتا ہے (۱)

(۱) فعل ناقص کی صورت میں وہ کَانَ کے اخوات میں شمار ہوگا اور اسم اور خبر پر داخل ہوگا، جیسے:

﴿عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفُو عَنْهُمْ﴾ [النساء: ۹۹] امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے گا۔

یہاں اللہ اس کا اسم اور مصدر مَوَّلُ أَنْ يَغْفُو اس کی خبر ہے، یاد رہے کہ اس کی خبر مصدر مَوَّلُ ہوتی ہے، اس کا اسم ضمیر بھی ہو سکتی ہے، جیسے: عَسَيْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ هَذَا الْعَامِ امید ہے کہ میں امسال شادی کروں گا۔ یہاں ضمیر ت اس کا اسم ہے۔

(۲) فعل تام کی صورت میں اس کے بعد اس کا فاعل ہوگا جولا زماً مصدر مَوَّلُ ہوگا، جیسے: ﴿عَسَى أَنْ يَهْدِيَنِي﴾ (۲)

رَبِّي﴾ [الكهف: ۲۴] امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے ہدایت سے نوازے گا مصدر مَوَّلُ أَنْ يَهْدِيَنِي اس کا فاعل ہے۔

نوٹ:۔ عَسَيْتُ أَنْ أَرْسُبَ مجھے فیل ہونے کا ڈر ہے میں عَسَى ناقص اور عَسَى أَنْ أَرْسُبَ میں تام ہے۔

۴۔ بَعْدَ مَا دَخَلَ الْمَدْرَسُ استاذ کے داخل ہونے کے بعد۔ (بعد اس کے کہ استاذ داخل ہوئے)

یہاں مَا اپنے بعد والے فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے، لہذا بَعْدَ مَا دَخَلَ الْمَدْرَسُ کا معنی بَعْدَ دُخُولِ الْمَدْرَسِ ہے، اس لئے اس کو مَا المصدريہ کہتے ہیں، اس کے بعد فعل ماضی اور مضارع دونوں آسکتے ہیں، جیسے:

سَأُرِيكَ الْمَجْلَّةَ بَعْدَ مَا يَخْرُجُ الْمَدْرَسُ استاذ کے نکلنے کے بعد میں تمہیں پرچہ (مجلہ) دکھاؤں گا۔ یہاں بَعْدَ مَا يَخْرُجُ الْمَدْرَسُ، بَعْدَ خُرُوجِ الْمَدْرَسِ کے معنی میں ہے، مزید مثالیں یہ ہیں:

(۱) دیکھئے: دسوال سبق۔

(۲) أَنْ يَهْدِيَنِي = أَنْ يَهْدِيَنِي .

۱۱۔ آنے والے افعال کے مضارع بتائیے
۱۲۔ اَلْوَجْنَةُ کا معنی اور جمع لکھئے۔

﴿لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ﴾ [ص: ۲۶]

ان کے لئے یوم حساب کو بھلانے کی وجہ سے سخت عذاب ہے

﴿فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ [آل عمران: ۱۰۶]

لہذا تم اپنے کفر کے بدلے عذاب (کامزہ) چکھو

۵- دوسرے حصہ (سبق: ۱۱) میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ اَمَّا کے بعد خبر پر ف آتا ہے، جیسے: اَخِي يَذْرُؤُ بِالْمَدْرَسَةِ، اَمَّا اَنَا فَاَذْرُؤُ بِالْجَامِعَةِ لیکن آیت کریمہ: ﴿فَاَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ اَكْفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾ میں ف نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں خبر محذوف ہے، کیونکہ وہ سیاق سے خود بخود سمجھ میں آرہی ہے، محذوف خبر یہ ہے: فَيَقَالُ لَهُمْ: (تو ان سے کہا جائے گا)، اس آیت کا ترجمہ یہ ہوگا: پھر جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے ان سے کہا جائے گا: کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کی روش اختیار کی تھی؟

مشقیں

- ۱- آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
- ۲- سبق میں استعمال باب اَفْعَلْ اور باب اَفْعَالُ کے افعال اور ان کے مشتقات متعین کیجئے۔
- ۳- آنے والے اسماء کے مضارع، مصدر اور اسم فاعل لکھئے۔
- ۴- آنے والے اسماء کے مضارع، مصدر اور اسم فاعل لکھئے۔
- ۵- آنے والے افعال کے ابواب بتائیے۔
- ۶- آنے والے جملوں میں باب اَفْعَلْ اور باب اَفْعَالُ کے افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔
- ۷- آنے والے جملوں پر رَأَى الْقَلْبِيَّةِ داخل کیجئے۔
- ۸- آنے والے جملوں میں عَسَى ناقصہ کو عَسَى تامہ سے بدلئے۔
- ۸ب- آنے والے جملوں میں عَسَى تامہ کو عَسَى ناقصہ سے بدلئے۔
- ۸ج- عَسَى کو دو جملوں میں اس طرح استعمال کیجئے کہ پہلے میں ناقص اور دوسرے میں تام ہو۔

چکیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- بابِ اسْتَفْعَلَ بنانا، اس باب میں پہلے حرفِ اصلی سے پہلے تین حروفِ ا، س، ت بڑھائے جاتے ہیں، جیسے: اسْتَغْفَرَ: اس نے مغفرت طلب کی، اسْتَيْقَظَ: وہ جاگا، اسْتَعَدَّ: وہ تیار ہوا، اسْتَحَمَّ: اس نے غسل کیا، اسْتَقَالَ: اس نے استغنیٰ پیش کیا، اسْتَلْقَى: وہ چپت لیٹا۔

مضارع: اس کا مضارع یَسْتَفْعِلُ ہے، جیسے: یَسْتَلْقِي، یَسْتَقِيلُ، یَسْتَحِمُّ، یَسْتَغْفِرُ۔
امر: اس کا آغاز ساکن سے ہو رہا ہے اس لئے ہمزہ وصل بڑھا دیا جائے گا، جیسے: تَسْتَفِرُّ: اسْتَغْفِرُ، تَسْتَقِيلُ: اسْتَقِيلُ، تَسْتَلْقِي: اسْتَلْقِ، تَسْتَحِمُّ: اسْتَحِمَّ (اس کے آخر کو التقاء الساکنین [دوسرا کنوں کے ملنے] کی وجہ سے فتح دیا جائے گا)۔

مصدر: اس کا مصدر اسْتَفْعَالٌ کے وزن پر آئے گا، جیسے: اسْتَفْعَارٌ۔ اجوف افعال کے مصادر کے آخر میں ایک ہڑھادی جائے گی، جیسے: اسْتَقَالَ: اسْتِقَالَةٌ، اسْتَشَارَ: اس نے مشورہ طلب کیا اسْتِشَارَةٌ، ناقص افعال میں آخری ی ہمزہ سے بدل جائے گی، جیسے: اسْتَلْقَا: اسْتَلْقَايٌ تھا۔
اسم فاعل اور اسم مفعول: دوسرا حرفِ اصلی اسم فاعل میں مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہوگا، جیسے مُسْتَفْعِرٌ، مغفرت چاہنے والا، مُسْتَفْعَرٌ: وہ ذات جس سے مغفرت چاہی جائے۔

اسم زمان اور اسم مکان: یہ اسم مفعول کے وزن پر ہونگے، جیسے مُسْتَقْبَلٌ: مستقبل، مُسْتَوْصَفٌ: کلینک (مطب) مُسْتَشْفَى: دواخانہ (ہسپتال)۔

یہ باب کسی چیز کی طلب کا معنی دیتا ہے، جیسے: غَفَرَ: اس نے مغفرت کی اسْتَغْفَرَ: اس نے مغفرت طلب کی، طَعِمَ: اس نے کھایا اسْتَطْعَمَ: اس نے کھانا طلب کیا، هَدَى: اس نے رہنمائی کی اسْتَهْدَى: اس نے ہدایت (رہنمائی) طلب کی۔

یہ باب کئی اور معنوں میں بھی آتا ہے۔

۲- اَذْرُسُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ لِكَيْ أَفْهَمَ الْقُرْآنَ الْكَرِيمَ میں عربی زبان سیکھ رہا ہوں تاکہ میں قرآن مجید سمجھ سکوں۔
حرف کئی بھی مصدری حرف ہے اور لکھی اَفْهَمَ الْقُرْآنَ کا معنی ہے: لَفْهَمَ الْقُرْآنَ، یہ کئی فعل مضارع کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جو اس کی وجہ سے منصوب ہو جاتا ہے۔

کئی سے پہلے جولا م تعلیل (۱) ہے وہ بعض اوقات حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے: ﴿كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا﴾
[طہ: ۳۳] تاکہ ہم آپ کی خوب تسبیح بیان کریں۔ یہاں کئی اصل میں لکھی ہے، لکھی لا نافیہ کے ساتھ ملا کر لکھا جائے گا، جیسے: اجْتَهِدْ لِكَيْلَا تَرْسَبَ محنت کرو تاکہ تم فیل نہ ہو جاؤ۔ اُكْتُبْ رَقْمَ هَاتِفِي فِي الْمِفْكَرَةِ لِكَيْلَا تَنْسِيَ میرا فون نمبر ڈائری میں لکھ لو تاکہ بھول نہ جاؤ۔ کئی کی مزید مثالیں یہ ہیں:

ذَهَبَ رُمْلَانِي إِلَى السُّوقِ لِكَيْ يَشْتَرُوا الْحَوَائِجَ.

میرے دوست بازار گئے ہیں تاکہ ضروری اشیاء خرید لائیں۔

يَا مَرْيَمُ اسْتِيقْظِي مُبَكَّرَةً لِكَيْلَا يَفُوتَكَ الْقَطَارُ. مریم جلدی اٹھو تاکہ ٹرین چھوٹ نہ جائے۔

۳- إِذْنٌ دوسرا حرف نصب ہے، یہ بھی مضارع کے شروع میں آتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے، اس کا معنی ہے: ”تب“
یہ صرف کسی بات کے جواب میں استعمال ہوتا ہے، مثلاً اگر آپ کا دوست آپ سے کہے: يَرْجِعُ الْمُدِيرُ الْيَوْمَ مِنَ الْخَارِجِ ہیڈ ماسٹر آج باہر سے لوٹیں گے تو آپ اسے یوں جواب دیں گے: إِذْنٌ نَسْتَقْبِلُهُ فِي الْمَطَارِ تب تو ہم ہوائی اڈہ پر ان کا استقبال کریں گے غور کریں کہ فعل مضارع إِذْنٌ کے بعد منصوب ہے۔
إِذْنٌ کے فعل مضارع کو نصب دینے کی تین شرطیں ہیں:

(۱) إِذْنٌ جملہ کے شروع میں ہو اور اس سے پہلے کوئی اور لفظ نہ ہو۔

(۲) إِذْنٌ کے فوراً بعد فعل مضارع ہو، درمیان میں کوئی اور کلمہ نہ ہو، ہاں صرف لا نافیہ ہو سکتا ہے۔

(۳) فعل مضارع مستقبل کے معنی میں ہو۔

سابقہ مثالوں میں یہ تینوں شرائط پائی جا رہی ہیں، إِذْنٌ جملہ کے شروع میں ہے، اس کے فوراً بعد والا فعل مستقبل کے

(۱) لام تعلیل کے لئے دیکھئے: دوسرا حصہ، ستر ہواں سبق۔

(۱۲۰)

لئے ہے، اِذَنْ اور فعل مضارع کے درمیان کوئی کلمہ حائل نہیں ہے، اگر ہم نَحْنُ بڑھادیں تو اس طرح کہیں گے: نَحْنُ اِذَنْ نَسْتَقْبِلُهُ اور اِذَنْ کے ابتدا میں نہ ہونے کی وجہ سے فعل مرفوع ہوگا، اسی طرح: اِذَنْ فِي الْمَطَارِ نَسْتَقْبِلُهُ۔ یہاں فعل اس لئے مرفوع ہے کہ اِذَنْ کے فوراً بعد فعل نہیں ہے بلکہ درمیان میں دو لفظ ہو گئے ہیں، اگر فعل اور اِذَنْ کے درمیان قسم اور لانا فیہ ہو تو فعل منصوب ہی رہے گا، جیسے:

اِذَنْ وَاللّٰهِ نَسْتَقْبِلُهُ فِي الْمَطَارِ۔ تب اللہ کی قسم ہم ہوائی اڈہ پر (جا کر) ان کا استقبال کریں گے۔

اِذَنْ لَا نَسْتَقْبِلُهُ فِي الْمَطَارِ۔ تب ہم ہوائی اڈہ پر (جا کر) ان کا استقبال نہیں کریں گے۔

تیسری شرط کے فقدان کی ایک مثال یہ ہے:

تَصِلُ الْحَافِلَةُ اِلَى الْمَطَارِ السَّاعَةَ الثَّانِيَةَ۔ بس دو بجے ہوائی اڈہ پہنچتی ہے۔

اِذَنْ اُخَافُ اَنْ تَفُوتَنِي الرَّحْلَةُ۔ تب تو مجھے ڈر ہے کہ میری پرواز چھوٹ نہ جائے۔

یہاں اُخَافُ مرفوع ہے اس لئے کہ وہ مستقبل کے لئے نہیں ہے۔

۴- ہم پڑھ چکے ہیں کہ ماضی کو منفی بنانے کے لئے اس سے پہلے مَا آتا ہے، جیسے: مَا أَكَلْتُ: میں نے نہیں کھایا۔ اگر

ماضی کے دو فعلوں کی نفی مقصود ہو تو لَا استعمال ہوگا، جیسے: لَا أَكَلْتُ وَلَا شَرِبْتُ میں نے کھایا نہ پیا۔ ﴿فَلَا صَدَّقَ

وَلَا صَلَّى﴾ [القیامۃ: ۳۱] تو اس نے تصدیق کی نہ نماز پڑھی۔

۵- ہم پڑھ چکے ہیں کہ واو حال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ الْقَاتِحَةَ میں مسجد

میں داخل ہوا اس حال میں کہ امام (صاحب) سورہ فاتحہ پڑھ رہے تھے۔ یہ جملہ فعلیہ پر بھی داخل ہوتا ہے لیکن اس کا فعل

ماضی ہوگا اور اس کے ساتھ قَدْ ہوگا، جیسے: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ قَرَأَ الْإِمَامُ الْقَاتِحَةَ میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ

امام (صاحب) سورہ فاتحہ پڑھ چکے تھے۔ مزید مثالیں یہ ہیں:

خَرَجْنَا مِنَ الْفَضْلِ وَقَدْ شَرَحَ الْمُدَرِّسُ الدَّرْسَ۔

ہم اس وقت درس سے نکلے جب استاذ درس سمجھا چکے تھے۔

جَاءَ الطَّبِيبُ وَقَدْ مَاتَ الْمَرِيضُ۔ ڈاکٹر اس وقت آیا جب بیمار مر چکا تھا۔

وَصَلْتُ الْمَطَارَ وَقَدْ أَقْلَعَتِ الطَّائِرَةُ۔ میں اس وقت ہوائی اڈہ پہنچا جب ہوائی جہاز اڑ چکا تھا۔

۶- فعل جَعَلَ کے چار معنی ہیں:

(۱) بنانا یا کسی چیز کا کسی دوسری حالت میں منتقل کرنا، اس معنی میں اس کے دو مفعول ہوتے ہیں، جیسے: سَأَجْعَلُ هَذِهِ الْغُرْفَةَ دُكَّانًا میں اس کمرہ کو دوکان بنادوں گا یہاں الْغُرْفَةُ پہلا مفعول ہے اور دُكَّانًا دوسرا مفعول ہے۔ مزید مثالیں یہ ہیں:

جَعَلَ اللَّهُ الْخَمْرَ حَرَامًا۔ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام بنایا (قراردیا) ہے۔

﴿وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا﴾ [نوح: ۱۶]

اور ان (آسمانوں) میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا۔

﴿وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً﴾ [ہود: ۱۱۸]

اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا۔

(۲) سوچنا، خیال کرنا، اس معنی میں بھی اس کے دو مفعول ہوتے ہیں، جیسے: أَجَعَلْتَنِي مُدِيرًا؟ تم نے کیا مجھے ہیڈ

ماسٹر سمجھ رکھا ہے؟ (کیا تم نے مجھے ہیڈ ماسٹر بنا دیا؟)

﴿وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ إِنِاثًا﴾ [الزخرف: ۱۹] اور انہوں نے ملائکہ کو جو اللہ کے

بندے ہیں عورتیں سمجھ رکھا ہے۔

(۳) پیدا کرنا، اس معنی میں اس کا صرف ایک مفعول بہ ہوگا، جیسے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ﴾ [الأنعام: ۱] تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین

کو پیدا کیا اور تاریکیاں اور نور پیدا کئے۔

(۴) شروع کیا، اس معنی میں یہ کَانَ اور اس کے اسم و خبر کی طرح ہوتا ہے، اس کی خبر فعل مضارع ہوگی، جیسے:

جَعَلَ حَامِدٌ يَضْرِبُنِي حَامِدٌ مجھے پٹنے لگا۔ یہاں حَامِدٌ اس کا اسم ہے اور يَضْرِبُنِي اس کی خبر (۱)

۷- مَاشٍ پیدل چلنے والا کی جمع ہے: مُشَاةٌ۔ یہ فُعْلَةٌ کے وزن پر ہے، اس لئے مُشَاةٌ اصل میں مُشِيَّةٌ ہے، ی

مفتوح کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔ اس طرح کی مزید مثالیں یہ ہیں:

(۱) دیکھئے سبق نمبر ۱۰۔

قَاضٍ جَج قُضَاةٌ. حَافٍ نَگے پیر حُفَاةٌ. عَارٍ عُرَايَا (ننگا بدن) عُرَاةٌ.
وَالٍ حَاكِمٍ وُلَاةٌ.

نواصب الفعل المضارع

جو حروف فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں وہ چار ہیں اور نواصب الفعل المضارع کہلاتے ہیں، ہم ان سب کو

پڑھ چکے ہیں جو یہ ہیں:

(۱) اَنْ، جیسے: ﴿وَاللّٰهُ يَرِيْدُ اَنْ يُتُوْبَ عَلَيْكُمْ﴾ [النساء: ۲۷] اور اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ تم پر رحم فرمائیں۔

یہ حرف مصدر و نصب و استقبال کہلاتا ہے۔

(۲) كُنْ، جیسے: ﴿قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ [الكهف: ۶۷] انہوں نے کہا: آپ میرے

ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ یہ حرف نفی و نصب و استقبال کہلاتا ہے۔

(۳) كُنْ، جیسے: ﴿كُنْ نُسَبَّحُكَ كَثِيْرًا﴾ [طہ: ۳۳] تاکہ ہم آپ کی خوب تسبیح بیان کریں۔ یہ حرف

مصدر و نصب و استقبال کہلاتا ہے۔

(۴) اِذَنْ، جیسے: سَأَزُوْرُكَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ میں ان شاء اللہ کل تمہارے یہاں آؤں گا۔ اِذَنْ اَنْتَظِرْكَ

تب تو میں تمہارا انتظار کروں گا۔ یہ حرف جواب و جزاء و نصب و استقبال کہلاتا ہے۔

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۲۔ درس میں آئے باب اِسْتَفْعَلَ کے افعال اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔

۳۔ آنے والے افعال کے مضارع، امر اور مصدر لکھئے۔

۴۔ آنے والے جملوں میں باب اِسْتَفْعَلَ اور ان کے مشتقات کو متعین کیجئے۔

۵۔ آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو کُنْ یا لَکِنَّا سے پُر کیجئے اور ضروری تبدیلیاں کیجئے۔

۶۔ اپنے تین جملوں میں اِذَنْ استعمال کیجئے

۶۔ زبانی مشق: ہر طالب علم ایک جملہ کہے اور اس کا ساتھی اِذَنْ استعمال کرتے ہوئے جواب دے۔

(۱۲۳)

- ۷۔ آنے والے جملوں میں دونوں فعلوں کو منفی کیجئے
- ۸۔ آنے والے اسمیہ جملوں کو فعلیہ جملوں میں تبدیل کیجئے۔
- ۹۔ آنے والے جملوں میں جَعَلَ کا معنی متعین کیجئے۔
- ۱۱۔ زبانی مشق: ہر طالب علم اپنے ساتھی سے پوچھے: مَتَى اسْتَيْقَظْتُ؟ وَمَنْ أَيْقَظَكَ؟
- ۱۲۔ آنے والے افعال کے مضارع لکھئے
- ۱۳۔ حدیث ابوذر (رضی اللہ عنہ) میں آئے افعال کے ابواب لکھئے۔
- ۱۴۔ الشَّرْطَةُ اور اَلْقَفَا کی جمع اور اَلْحَوَائِج کا مفرد لکھئے۔
- ۱۵۔ حدیث میں آئے فَعَلَ تَطَالُمُوا کی اصل کیا ہے؟
- ۱۶۔ عَارِ عَرَاة کی طرز پر آنے والے اسماء کی جمع بتائیے۔

چھبیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- فعلِ رباعی، وہ فعل جس میں چار اصلی حروف ہوں، جیسے: تَرَجَمَ: اس نے ترجمہ کیا، بَعَثَ: اس نے بکھیرا، هَزَوَل: وہ تیز چلا، بَسَمَلَ: اس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا۔

ثلاثی کی طرح رباعی بھی مجرد یا مزید (۱) ہوگا۔

رباعی مجرد میں صرف چار حروف ہوں گے، کوئی زائد حرف نہ ہوگا، جیسے: تَرَجَمَ رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے اور وہ ہے فَعْلَل، مضارع ہے: يُفَعِّلُ، جیسے: يُتَرَجِمُ، چونکہ فعل چار حروف پر مشتمل ہے اس لئے حرف مضارع مضموم ہوگا، مصدر فَعْلَلَّة کے وزن پر ہوگا، جیسے: تَرَجَمَ: ترجمہ کرنا، اسم فاعل ہے: مُتَرَجِمٌ: ترجمان، اس کا تیسرا حرف مکسور ہوگا اور اسم مفعول کا مفتوح، جیسے: كَتَابَ مُتَرَجِمٌ: ترجمہ شدہ کتاب۔

رباعی مزید کے تین ابواب ہیں جو یہ ہیں:

(۱) تَفَعَّلَ اس کے شروع میں ت بڑھایا گیا ہے، جیسے: تَوَعَّرَ: اس نے نشوونما پائی، تَمَضَّمَص: اس نے کلی کی۔ مضارع يَتَوَعَّرُ اور مصدر تَوَعَّرُ ہے۔

(۲) اِفْعَلَّ اس کے شروع میں ہمزہ وصل بڑھایا گیا اور آخر میں چوتھے حرف اصلی کو مکرر لایا گیا ہے، جیسے: اِطْمَأَنَّ: اس کو اطمینان ہوا، اِشْمَأَزَّ: اس نے نفرت کی۔

اس کا مضارع يَطْمِئِنُّ اور مصدر اِطْمِئَنَّ ہے، قرآن مجید میں ارشادِ الہی ہے: ﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ [الرعد: ۲۸] سنو کہ بس اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

(۳) اِفْعَلَّلَ اس کے شروع میں ہمزہ وصل اور دوسرے حرف اصلی کے بعد بڑھایا گیا ہے، جیسے: اِفْرَنْقَعَ،

(۱) ان صیغوں کے لئے ملاحظہ ہو سبق نمبر ۱۰۔

اس کا مضارع يَفْرِنُقَعُ اور مصدر اِفْرِنُقَاعُ ہے، اِفْرِنُقَعُ النَّاسُ کا معنی ہے: لوگ چھٹ گئے۔

۲- هَذَا رَجُلٌ کا معنی ہے: یہ آدمی ہے اور هَذَا الرَّجُلُ کا معنی ہے: یہ (وہ) آدمی ہے لیکن اس دوسرے اسلوب کا معنی: یہ آدمی بھی ہو سکتا ہے، اس صورت میں مخاطب خبر کا منتظر رہے گا، اس غلط فہمی (التباس) سے بچنے کی خاطر مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر بڑھا دی جاتی ہے، جیسے: هَذَا هُوَ الرَّجُلُ یہی وہ آدمی ہے هُوَ لَاءِ هُمُ الْمُجْرِمُونَ یہی وہ مجرم ہیں هَذِهِ هِيَ السَّيَّارَةُ یہی وہ کار ہے هُوَ لَاءِ هُنَّ الْمُسْلِمَاتُ یہی مسلمان عورتیں ہیں۔
یہ ضمیر الفصل کہلاتی ہے۔

یہ التباس اس وقت بھی ہو سکتا ہے جب مبتدا معرّفہ اور خبر یا صفت معرّف بال ہو، جیسے: حَامِدٌ اللَّاعِبُ اس کا معنی: کھلاڑی حامد بھی ہو سکتا ہے اور حامد ہی کھلاڑی ہے بھی، اگر ہم دوسرا معنی لیں تو حَامِدٌ هُوَ اللَّاعِبُ کہیں گے۔
ضمیر الفصل کی مزید مثالیں یہ ہیں:

﴿وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [البقرة: ۵] اور وہی (متقی لوگ) کامیاب ہونے والے ہیں۔

﴿ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ [التوبة: ۷۲] یہی بڑی کامیابی ہے۔

ضمیر الفصل کا استعمال ضروری نہیں، اگر متکلم محسوس کرے کہ التباس نہیں پیدا ہو رہا ہے تو ضمیر الفصل کی ضرورت نہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے: ﴿ذَٰلِكَ الْكِتَابُ﴾ [البقرة: ۲] یہ الکتاب ہے۔
﴿ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ [التوبة: ۸۹] یہی بڑی کامیابی ہے۔

۳- اگر آپ سے خُذْ هَذَا کے اسلوب سے لینے کی درخواست کی جائے تو آپ وہ سب کا سب لے سکتے ہیں، لیکن اگر خُذْ مِنْ هَذَا کہا جائے تو آپ اس میں سے کچھ لے کر باقی چھوڑ دیں گے، اسی طرح ہم کہتے ہیں: مِنَ الطُّلَابِ مَنْ لَا يَعْرِفُ الْإِنْكِلِيزِيَّةَ بعض طلبہ ایسے ہیں جو انگریزی نہیں جانتے اس کو مِنَ التَّبَعِيضِيَّةِ کہتے ہیں۔ مزید مثالیں یہ ہیں:

أَنْتَ مِنْ أَحْسَنِ الطُّلَابِ۔ تم بہترین طلبہ میں سے ہو۔ اسی کے ساتھ یہ بھی پڑھئے:

أَنْتَ أَحْسَنُ الطُّلَابِ۔ تم بہترین طالب علم ہو۔

﴿وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ﴾ [البقرة: ۳] اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ﴾ [البقرة: ۸]
اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔

۴- وَهَلْ جَاءَ الْمُدَيْتِرُ؟ اور کیا ہیڈ ماسٹر آگئے؟ اس جملہ میں حرف عطف و هل سے پہلے آیا ہے، جبکہ ہمزہ استفہام کے ساتھ یہ بعد میں آتا ہے، جیسے: أَوْ جَاءَ الْمُدَيْتِرُ؟ اور کیا ہیڈ ماسٹر آگئے؟ وَأَجَاءَ الْمُدَيْتِرُ؟ کہنا غلط ہے۔ قرآن مجید سے مزید مثالیں یہ ہیں:

﴿أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ [الأعراف: ۱۸۵]

اور کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت پر غور نہیں کیا؟

﴿أَأَنْتُمْ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ﴾ [یونس: ۵۱]

تو پھر کیا جب وہ (عذاب) آجائے گا تو تم اس (رب) پر ایمان لاؤ گے؟

۵- بہت سی آیتیں اِذ سے شروع ہوتی ہیں، جیسے: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ...﴾ ایسی صورتوں میں اِذ ایک فعل اذْکُرُوا کا مفعول بہ ہوگا جو ہمیشہ محذوف ہوتا ہے، سابقہ آیت کا معنی ہوگا: اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے کہا...

۶- مِیْتُ کی جمع مَوْتِی ہے، اس کا وزن فَعْلِی ہے، یہ ممنوع من الصرف (غیر منصرف) ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آئے گی، اس طرح کے مزید الفاظ یہ ہیں: أَسِيرٌ قیدی، أَسْرَى. مَرِيضٌ بیمار، مَرَضَى. جَرِيحٌ زخمی، جَرَحَى.

۷- اگر منادی ي متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس کی پانچ صورتیں ہو سکتی ہیں:

- | | |
|----------------|--|
| (۱) يَا رَبِّي | یہ اصلی شکل ہے۔ |
| (۲) يَا رَبِّ | یہاں ي متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔ |
| (۳) يَا رَبِّي | یہاں ي متکلم موجود ہے مگر اس پر فتح ہے۔ |
| (۴) يَا رَبَّ | یہاں ي متکلم محذوف ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہے۔ |
| (۵) يَا رَبًّا | یہاں ي متکلم محذوف ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہے اور اس کے بعد الف بڑھا دیا |

ان یا نچوں شکلوں کو اس مصرعہ میں جمع کر دیا گیا ہے:

رَبِّ رَبِّي رَبِّ رَبِّ رَبِّي

رَبِّ، قرآن مجید میں بہت زیادہ استعمال ہوا ہے۔

۸- چودھویں سبق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ جواب شرط اگر جملہ اسمیہ ہو تو اس پر ف آتا ہے، جیسے: ﴿وَإِذَا مَرَضْتُ فُلْهُوْا﴾

يَسْفِين ﴿[الشعراء: ٨]﴾ اس ف کی جگہ اِذَا الفجائية بھی آسکتا ہے، جیسے:

﴿وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ﴾ [الزمر: ٥٣]

اور جب اس (اللہ) کے ساتھ دوسرے (معبود) ذکر کئے جائیں تو وہ اچانک خوش ہو جاتے ہیں۔

﴿فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رِضًا وَإِنْ لَمْ يُعْطُوا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ﴾ [التوبة: ٥٨]

پھر اگر انہیں (منافقوں کو) اس (مال غنیمت) سے دیا جائے تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر اس سے نہ دیا جائے تو

اچانک ناراض ہونے لگتے ہیں۔

۹۔ دوسرے حصہ (انٹیسویں سبق) میں ہم فعل مضعّف پڑھ چکے ہیں، فعل مضارع کے دو صیغوں کے علاوہ باقی تمام صیغوں

میں اس کے دوسرے حرف اصلی کی حرکت حذف ہو جائے گی اور اس کو تیسرے حرف میں ضم کر دیا جائے گا، جیسے: یَحُجّ،

يُحْجَانِ، يُحْجُونَ، تُحُّجٌ، تَحْجَانِ، تُحْجِيْنِ، نُحُّجٌ، تَحْجَانِ، تُحْجُونَ، تُحْجِيْنَ، تَحْجَانِ، تَحْجِيْنِ،
أَحْجُ، نَحْجُ.

اس عمل کو ادغام کہتے ہیں، صرف دو صیغوں میں ادغام نہیں ہے اس لئے کہ وہ متحرک ضمائر کی طرف اسناد کئے گئے

ہیں۔

مضارع مجزوم میں ان چار صیغوں میں یَحُجُّ، تَحُجُّ، أَحُجُّ، نَحُجُّ میں دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) ادغام کے ساتھ (۲) بغیر ادغام کے، جیسے: کُمْ یُحْجِجْ، یا کُمْ یَحْجِجْ، یہاں یا در ہے کہ یُحْجِجْ اصل

میں یٰحْجِج ہے۔

اس طرح: لَمْ تَحُجَّ، یا لَمْ تُحُجَّ، لَمْ أَحُجَّ یا لَمْ أُحُجَّ، لَمْ نَحُجَّ یا لَمْ نَحُجَّ۔
 امر کے صیغہ واحد مخاطب میں بھی یہ دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں، جیسے: حُجَّ یا أُحُجَّ: حج کرو جمع مؤنث
 مخاطب کے صیغہ میں پہلے ہی سے ادغام نہیں ہے: أُحُجَّجْنَ اس لئے کہ اس کی اسناد متحرک ضمیر کی طرف ہے۔
 ادغام ختم کرنے کے اس عمل کو فک الإِدْغَام کہتے ہیں۔ قرآن مجید سے اس کی مزید مثالیں یہ ہیں:

﴿قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ﴾ [مریم: ۲]

اس (مریم علیہا السلام) نے کہا: مجھے کیسے لڑکا ہوگا حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں؟

﴿وَمَنْ يَخْلُلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَى﴾ [طہ: ۸۱]

اور جس پر میرا غضب ہوا تو وہ ہلاک ہو گیا۔

﴿وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ﴾ [الزمر: ۳۶]

اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ [آل عمران: ۳۱]

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔

﴿وَاخْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي﴾ [طہ: ۲۷]

اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔

مشقیں

- ۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
- ۲۔ سبق میں آئے رباعی افعال، ان کے مشتقات اور ان کے ابواب بتائیے۔
- ۳۔ آنے والے افعال کے مضارع اور امر لکھئے۔
- ۴۔ آنے والے جملوں میں رباعی افعال، ان کے مشتقات اور ان کے ابواب متعین کیجئے۔
- ۵۔ ذیل کے سوالوں کا جواب دیجئے۔

ا۔ سبق میں آئے ضمیر الفصل کی تمام مثالیں متعین کیجئے۔

ب۔ آنے والے جملوں کو خبر پر ال داخل کر کے ضروری تبدیلیوں کے ساتھ دوبارہ لکھئے۔

۷۔ واو العطف استعمال کرتے ہوئے آنے والے جملے دوبارہ لکھئے۔

۹۔ آنے والے اسماء کی جمع فَعْلَی کے وزن پر لکھئے۔

۱۳۔ کَمَا یَتَكَلَّمُ أَهْلُ فَرَنْسَا میں مَا کی نوعیت بتائیے۔

۱۴۔ الْجُلُودُ کا مفرد کیا ہے؟

۱۵۔ آنے والے افعال کن ابواب سے ہیں؟

ستائیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- ضماَر کی قسمیں:

ضماَر یا تو متصل ہوگی یا منفصل۔

منفصل ضماَر: کسی اور حرف کے ساتھ مل کر نہیں آتی ہیں، بلکہ مستقل ہوتی ہیں، اور اِلَّا کے بعد بھی واقع ہوتی ہیں، جیسے: اَنَا مُسْلِمٌ میں ایک مسلمان ہوں۔ مَا فَهِمَ الدَّرْسُ اِلَّا اَنْتَ تمہارے علاوہ کسی نے سبق نہیں سمجھا۔ اِيَّاكَ رَأَيْتُ میں نے تم ہی کو دیکھا۔ مَا رَأَيْتُ اِلَّا اِيَّاكَ میں نے تمہارے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔ متصل ضماَر: یہ مستقل نہیں ہوتی ہیں، بلکہ ہمیشہ کسی دوسرے کلمہ کے ساتھ جُوی ہوتی ہیں، جیسے: رَأَيْتُكَ میں نے تمہیں دیکھا میں ت اور ک، اس میں ت ضمیر متصل ہے اور اس کا معنی ہے: میں، ک بھی ضمیر متصل ہے اور اس کا معنی ہے: تجھے (تمہیں)۔

ہم جانتے ہیں کہ اسم اپنے آخری حرکت کی تبدیلی کے ذریعہ جملہ میں اپنے عمل کو بتاتا ہے، جیسے: دَخَلَ الْوَلَدُ، سَأَلْتُ الْوَلَدَ، قُلْتُ لِلْوَلَدِ۔ لیکن ضماَر کی حرکت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی ہے بلکہ وہ خود بدل جاتی ہیں، جیسے: مَنْ اَنْتَ؟ اور اَسْأَلُكَ اس میں اَنْتَ مرفوع اور ک منصوب ہے۔

اسی لئے ضماَر کے دو گروپ ہیں، ایک ضماَر رفع اور دوسرا ضماَر نصب اور جر، پھر ان دونوں کے دو دو صیغے ہیں، ایک حالت انفصال میں اور دوسرا حالت اتصال میں۔

ضمائر رفع

منفصل ضمائر

ضمائر غائب: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ.

ضمائر مخاطب: أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ.

ضمائر متکلم: أَنَا، نَحْنُ.

متصل ضمائر

(۱) ت متحرکہ جیسے کہ: ذَهَبْتُ، ذَهَبْتُمَا، ذَهَبْتُمْ، ذَهَبْتِ، ذَهَبْتُنَّ میں ہے۔

(۲) الف تشبیہ جیسے کہ: ذَهَبَا، ذَهَبْتَا، يَذْهَبَانِ، تَذْهَبَانِ اور اذْهَبَا میں ہے۔

(۳) واو جمع جیسے کہ: ذَهَبُوا، يَذْهَبُونَ، تَذْهَبُونَ اور اذْهَبُوا میں ہے۔

(۴) ی مخاطبہ جیسے کہ: تَذْهَبِينَ اور اذْهَبِي میں ہے۔

(۵) نون نسوہ جیسے کہ: ذَهَبْنَ، يَذْهَبْنَ، تَذْهَبْنَ اور اذْهَبْنَ میں ہے۔

(۶) نَا (ضمیر جمع متکلم) جیسے کہ: ذَهَبْنَا میں ہے۔

ذیل کے صیغوں میں ضمائر رفع مستتر ہوتی ہیں:

(۱) ماضی کے ان دو صیغوں ذَهَبَ اور ذَهَبْتُ میں۔

نوٹ:۔ ذَهَبْتُ کی ٹ ضمیر نہیں بلکہ تانیث پر دلالت کرنے والا حرف ہے۔

(۲) مضارع کے ان چار صیغوں میں: يَذْهَبُ، تَذْهَبُ، اذْهَبُ اور نَذْهَبُ.

ضمائر نصب

منفصل ضمائر

آپ نے اس سے پہلے یہ صیغے نہیں پڑھے ہیں، یہ لفظ اِیَا اور ضمیر نصب متصل (جنہیں آپ پہلے پڑھ چکے ہیں،

جیسے: کَ وغیرہ) سے مرکب ہوتے ہیں۔

ضمائر غائب: اِیَاهُ، اِیَا هُمَا، اِیَا هُمْ، اِیَا هَا، اِیَا هُمَا، اِیَا هُنَّ.

ضمائر مخاطب: اِيَّاكَ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُمْ، اِيَّاكِ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُنَّ.

ضمائر متکلم: اِيَّا يَ، اِيَّا نَا.

متصل ضمائر

یہ ضمائر مستقل نہیں آتی ہیں بلکہ کسی فعل یا اِنِّ اور اس کی اخوات کے ساتھ مل کر آتی ہیں:

ضمائر غائب: سَأَلَهُ، سَأَلَهُمَا، سَأَلَهُمْ، سَأَلَهَا، سَأَلَهُمَا، سَأَلَهُنَّ.

ضمائر مخاطب: سَأَلَكَ، سَأَلَكُمَا، سَأَلَكُمْ، سَأَلَكِ، سَأَلَكُمَا، سَأَلَكُنَّ.

ضمائر متکلم: سَأَلْنِي (I)، سَأَلْنَا.

ضمائر جر

ضمائر جر ہمیشہ متصل ہوتی ہیں اور ضمائر نصب کی طرح ہوتی ہیں، جیسے: مِنْهُ، مِنْهُمَا، مِنْهُمْ، مِنْهَا، مِنْهُنَّ، مِنْكَ،

مِنْكُمَا، مِنْكُمْ، مِنْكِ، مِنْكُمَا، مِنْكُنَّ، مِنِّي، مِنَّا.

منفصل ضمائر کب استعمال ہوں گے؟

ذیل کی صورتوں میں ضمائر نصب منفصل ہوں گی:

(۱) اگر مفعول بہ ہو اور فعل پر مقدم ہو، جیسے: نَعْبُدُكَ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اِيَّاكَ نَعْبُدُ ہم صرف تیری ہی کی عبادت کرتے ہیں كَ نَعْبُدُ کہنا غلط ہے اس لئے کہ وہ متصل ضمیر ہے اور مستقل نہیں ہو سکتی۔

(۲) اگر وہ مصدر کا مفعول بہ ہو، جیسے: نَنْتَظِرُ زِيَارَةَ الْمَدِينَةِ اِيَّانَا ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ ہیڈ ماسٹر صاحب ہمارے یہاں آئیں گے۔ اس مثال میں اِيَّانَا مصدر زِيَارَةَ کا مفعول بہ ہے، ایک اور مثال یہ ہے: مُسَاعَدَتُكَ اِيَّايَ كَانَتْ قَبْلَ مُسَاعَدَتِي اِيَّاكَ میری تمہاری مدد سے پہلے تم نے میری مدد کی تھی۔ (میں تمہاری مدد کرتا اس سے پہلے تم نے میری مدد کی تھی)

(۳) اگر وہ حرف عطف کے بعد ہو، جیسے: رَأَيْتُكَ وَ اِيَّاهُ میں نے تمہیں اور اسے دیکھا۔ یہاں ہم رَأَيْتُكَ وَہ نہیں کہہ سکتے، اس لئے کہ ہ ضمیر متصل ہے اور مستقلاً نہیں آ سکتی ہے، اسی طرح ہم کہتے ہیں: اِنِّي وَ اِيَّاكَ نَاجِحَانِ

(۱) ضمیر نصب متصل برائے واحد متکلم صرف ی ہے اس کے ساتھ نون وقایہ بڑھا دیا گیا ہے، دیکھئے: دوسرا حصہ (نواں سبق)۔

(۱۳۳)

یقیناً میں اور تم، دونوں کامیاب ہیں اِنِّیْ وَکَ یا اِنِّیْ وَ اَنْتَ کہنا صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ اَنْتَ ضمیر رفع ہے۔
(۴) اگر اِلا کے ساتھ آئے، جیسے: لَا نَعْبُدُ اِلاَّ اِيَّاهُ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں مَا سَأَلْتُ اِلاَّ اِيَّاكَ میں نے آپ کے سوا کسی سے نہیں مانگا۔

(۵) اگر وہ ضمیر نصب کے بعد آئے، جیسے: اَيْنَ مَجَلَّةِ الْمُدِيرِ؟ اَعْطِيَتْهُ اِيَّاهَا ہیڈ ماسٹر کا پرچہ کہاں ہے؟ میں نے وہ انہیں دے دیا یہاں اَعْطِيَتْهُہَا کہنا صحیح نہیں ہوگا، لیکن دونوں ضمیریں ہم رتبہ نہ ہوں بلکہ مختلف الرتبة ہوں تو دوسری ضمیر متصل یا منفصل دونوں طرح صحیح ہے، اگرچہ اس کا متصل ہونا زیادہ بہتر ہے، جیسے: اَيْنَ كِتَابِي؟ میری کتاب کہاں ہے؟ اَعْطِيْتُكَهٗ / اَعْطَيْتُكَ اِيَّاهُ وہ تو میں نے تمہیں دے دی ہے۔

۲- مصدر کا ایک وزن فَعِيلٌ ہے، جیسے: رَنَّ الْجَرَسُ گھنٹی بجی رَنِينَ بجنا۔ صَفَرَ اس نے سیٹی بجائی صَفِيرٌ سیٹی بجانا۔

مشقیں

- ۱- آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
- ۲- سبق میں آئی تمام ضمائر کو متعین کیجئے اور ان کی نوعیت اور رتبہ متعین کیجئے۔
- ۳- سبق میں آئی تمام ضمائر نصب منفصل کو متعین کیجئے اور ان کے انفصال کی وجہ بتائیے۔
- ۴- آنے والے جملوں میں افعال سے پہلے ضمائر نصب استعمال کیجئے۔
- ۵- مثال میں بتائے گئے طریقہ پر آنے والے جملوں میں اِلا استعمال کیجئے۔
- ۶- آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو قوسین میں دی گئی ضمیر سے پُر کیجئے۔
- ۷- مثال میں دیئے گئے طریقہ پر دو ضمیر نصب استعمال کرتے ہوئے آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
- ۸- مثال میں دیئے گئے طریقہ پر دو ضمیر نصب استعمال کرتے ہوئے آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
- ۹- زبانی مشق: ہر طالب علم اپنے ساتھی سے کہے: يُرِيدُ فُلَانٌ كِتَابَكَ، اَفَاَعْطِيْهِ اِيَّاهُ؟ فلاں تمہاری کتاب چاہتا ہے، تو کیا میں اسے دے دوں؟ اور دوسرا اسے جواب دے: نَعَمْ، اَعْطِيْهِ اِيَّاهُ ٹھیک ہے، اسے دے دو۔ یا

لَا، لَا تُعْطِہٖ اِیَّاهُ نہیں، اسے نہ دو۔

۱۰۔ آنے والے افعال کے مصدر فَعِیل کے وزن پر لائیے۔

۱۱۔ الذَّوْجُ اور الْخَاتَمُ کی جمع لکھئے۔

۱۲۔ آنے والے افعال کے مضارع اور امر لکھئے۔

اٹھائیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- مفعول مطلق، جب جملہ میں استعمال شدہ فعل کا مصدر اسی جملہ میں بغرض تاکید استعمال کیا جائے تو وہ مفعول مطلق کہلاتا ہے اور منصوب ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَنِي بِلَالٌ ضَرْبًا بلال نے مجھے خوب پیٹا صرف ضَرَبَنِي بِلَالٌ سے بھی یہ معنی ادا ہو جاتا ہے، لیکن یہ اس وقت بھی کہا جاسکتا ہے جب اتفاقاً بلال کا ہاتھ آپ کو لگ جائے، یا اس نے ازراہ تفریح آپ کو ہلکی سی چپت لگادی ہو، لیکن ضَرَبَنِي بِلَالٌ ضَرْبًا آپ اسی وقت استعمال کریں گے جب بلال نے سنجیدگی سے آپ کی اچھی خاصی پٹائی کی ہو۔ مفعول مطلق ذیل کے چار مواقع پر استعمال ہوتا ہے۔

(۱) تاکید کے اظہار کے لئے جیسا کہ سابقہ مثال میں ہے، مزید ایک مثال یہ ہے: ﴿وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا﴾ [المائدة: ۱۶۴] اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو فرمائی۔

(۲) تعداد کے اظہار کے لئے، جیسے: طُبِعَ الْكِتَابُ طَبْعَتَيْنِ کتاب دو مرتبہ شائع ہوئی نَسِيتُ وَسَجَدْتُ سَجْدَةً وَاحِدَةً میں بھول گیا اور ایک ہی سجدہ کیا۔

(۳) عمل کی نوعیت کے اظہار کے لئے، جیسے: مَاتَ مَوْتُ الشُّهَدَاءِ وہ شہیدوں کی موت مرا اُكْتُبَ كِتَابَةً وَاضِحَةً صاف صاف لکھو (۱)۔

(۴) اپنے فعل کی نیابت کے لئے، اس حالت میں فعل حذف ہو جائے گا اور صرف مصدر استعمال ہوگا، جیسے: ضَبْرًا: صبر کرو یہاں مصدر ضَبْرًا فعل امر اَصْبِرْ کا نائب ہے، شُكْرًا: شکر یہ یہاں مصدر فعل مضارع اَشْكُرْ کا نائب ہے۔

وہ الفاظ جو مصدر کی نیابت کرتے ہیں:

ذیل کے الفاظ مصدر کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں اور مفعول مطلق کے حکم میں ہوتے ہیں:

(۱) لفظی ترجمہ ہوگا: واضح لکھنا لکھو۔

(۱) کُلٌّ، بَعْضٌ، اَيٌّ، جب یہ تینوں لفظ مصدر کی طرف مضاف ہوں، جیسے:

أَعْرِفُهُ كُلَّ الْمَعْرِفَةِ میں اس کو پوری طرح جانتا ہوں۔

أَخَذَنِي الْمَدِيرُ بَعْضَ الْمَوَاحِدَةِ۔ ہیڈ ماسٹر نے میری ہلکی سی گرفت کی۔

أَيُّ نَوْمٍ تَنَامُ؟ تم کیسی نیند سوتے ہو؟

﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾ [الشعراء: ۲۲۷]

اور عنقریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جان جائیں گے کہ وہ کونسا پلٹنا پلٹیں گے۔

(۲) عدد، جس کا مصدر اس کے معدود (تمیز [۱]) کے طور پر ساتھ ہو، جیسے:

طُبِعَ الْكِتَابُ ثَلَاثَ طَبَعَاتٍ۔ کتاب تین مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد الہی ہے:

﴿فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾ [النور: ۲] ان دونوں کو سو سو کوڑے لگاؤ۔

﴿فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً﴾ [النور: ۴] انہیں اسی کوڑے لگاؤ۔

(۳) مصدر کی صفت (جبکہ مصدر محذوف ہو) جیسے: فَهِمْتُ الدَّرْسَ جَيِّدًا میں اچھی طرح سبق سمجھ گیا یہ

اصل میں فَهِمْتُ الدَّرْسَ فَهِمًا جَيِّدًا تھا۔

(۴) اسم مصدر، یعنی وہ اسم جو مصدر کے ہم معنی ہو، لیکن اس کے حروف مصدر سے کم ہوں، جیسے: كَلَامٌ بولنا اسم

مصدر ہے اور تَكَلَّمَ مصدر، سُبْحَانَ پاکی بیان کرنا اسم مصدر ہے اور تَسْبِيح مصدر۔

كَلَّمَنِي كَلَامًا شَدِيدًا اس نے مجھ سے سخت کلامی کی۔

(۵) افعال مجرد کا مصدر جبکہ جملہ میں فعل مزید مستعمل ہو، جیسے: اشتریت هذه السيارة شراءً مباشرًا میں

نے یہ کار خود خریدی ہے یہاں شراءً فعل مجرد شَرَى يَشْرِي کا مصدر ہے جبکہ اشترى يشتري کا مصدر اشتراءً

ہے، قرآن مجید میں آیا ہے: ﴿وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ [الفجر: ۲۰] اور تم مال سے شدید لگاؤ رکھتے ہو یہاں

حُبًّا فعل مجرد حَبَّ يَحِبُّ کا مصدر ہے، جبکہ فعل مزید أَحَبَّ يُحِبُّ کا مصدر إحتابٌ ہے۔

فعل مجرد حَبَّ يَحِبُّ بہت کم استعمال ہوتا ہے جبکہ اس کا مصدر حُبُّ بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے اور فعل

(۱) تمیز اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی مبہم شے کی وضاحت کرے، عدد کی تمیز مجرور یا منصوب ہوگی، جیسے: ثَلَاثَةُ كُتُبٍ، عِشْرُونَ كِتَابًا۔

مزید أَحَبُّ يُحِبُّ بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے جبکہ اس کا مصدر إِحْبَابٌ بہت کم۔

ب: فعل مزید کا مصدر بشرطیکہ وہ جملہ میں استعمال شدہ فعل کا (مصدر) نہ ہو، جیسے: تَبَسَّمتُ اِتِّسَامًا میں مسکرا دیا۔ یہاں اِتِّسَامًا فعل اِتَّبَسَمَ کا مصدر ہے، جو باب اِفْتَعَلَ سے ہے، جبکہ تَبَسَّمَ باب تَفَعَّلَ سے ہے، اور دونوں ہم معنی ہیں، قرآن مجید میں ارشاد الہی ہے: ﴿وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَتَبَّلُ﴾ [المزمل: ۸] اور سب سے کٹ کر اس سے لو لگو۔ یہاں تَبَتَّلْ باب تَفَعَّلَ سے ہے اور مصدر تَتَبَّلُ باب فَعَّلَ سے۔

(۶) اسم اشارہ جبکہ مصدر اس کا بدل ہو، جیسے: اُتِّسَقِبُنِي هَذَا اِلِاسْتِقْبَالِ! کیا تم میرا اتنا شاندار استقبال کرو گے! یہاں هَذَا مفعول مطلق ہے اور نصب کے مقام میں ہے، اور اِلِاسْتِقْبَالِ اس کا بدل ہے۔

(۷) اسم ضمیر جو مصدر کی طرف لوٹے، جیسے: اجْتَهَدْتُ اجْتِهَادًا لَمْ يَجْتَهِدْهُ غَيْرِي میں نے وہ محنت کی کہ دوسرے کسی نے ویسی نہیں کی ہوگی۔ یہاں ضمیر غائب هُ اجْتِهَادًا کی طرف لوٹ رہی ہے۔

(۸) مصدر کا مترادف لفظ جیسے: عِشْتُ حَيَاةً سَعِيدَةً میں نے خوشگوار زندگی بسر کی۔ یہاں حَيَاةً، عِشَّةً کا مترادف ہے جو جملہ میں وارد فعل عَاشَ کا مصدر ہے۔

۲- مصدر کی کئی قسمیں ہیں:

(۱) مصدر المَرَّة، یہ مصدر اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کام کتنی مرتبہ ہوا، ایک، دو، یا تین بار... یہ مجرد ابواب سے فَعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: ضَرَبْتُهُ ضَرْبَةً وَ ضَرَبْنِي ضَرْبَتَيْنِ میں نے اسے ایک مارا اور اس نے مجھے دو طَبَعَ هَذَا الْكِتَابُ طَبْعَاتٍ یہ کتاب کئی بار چھپ چکی ہے۔ طَبْعَاتٍ طَبْعَةً کی جمع ہے۔

مزید ابواب کے مصدران کے آخر میں ایک بڑھا کر بنائے جائیں گے جیسے: تَكْبِيرٌ: تَكْبِيرَةٌ ایک مرتبہ اللہ اکبر کہنا اِطْلَالٌ جھانکنا اِطْلَالَةٌ ایک مرتبہ جھانکنا جیسے: نُكْبِرُ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ ہم نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہتے ہیں۔ اُطْلَلْتُ مِنَ النَّافِذَةِ اِطْلَالَتَيْنِ میں نے کھڑکی سے دو مرتبہ جھانکا۔

(۲) مصدر کی ایک اور قسم مصدر الهيئة ہے، یہ فَعْلَةٌ کی وزن پر آئے گا، جیسے: جِلْسَةٌ: بیٹھنے کا طریقہ، مِشْيَةٌ: چال، (چلنے کا ڈھنگ)۔ ہم کہتے ہیں: لَا تَمْشِ مِشْيَةَ النِّسَاءِ عورتوں کی چال نہ چلو۔ اَجْلِسْ جِلْسَةَ طَالِبٍ عِلْمٍ طالب علم کی طرح بیٹھو۔

نوٹ :- ۱: پہلا حرف مصدر المَرَّة میں مفتوح ہوگا اور مصدر الہیئة میں مکسور۔

۲: ابواب مزید سے مصدر الہیئة نہیں آتا ہے۔

۳: مصدر میمی بھی مصدر کی ایک قسم ہے، یہ مَفْعَلٌ، مَفْعَلَةٌ، مَفْعِلٌ اور مَفْعِلَةٌ کے اوزان پر آئے گا، جیسے: مَمَاتٌ:

مرنا، مَعْرِفَةٌ: جاننا، مَغْفِرَةٌ: بخشنا۔

ابواب مزید سے یہ اسم مفعول کے وزن پر آئے گا، جیسے: مُمَزَّقٌ: پھاڑنا، مُنْخَرَجٌ: نکالنا، مُنْقَلَبٌ: پلٹنا، قرآن

مجید میں ارشادِ ربانی ہے: ﴿فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَ مَزَقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ﴾ [السبا: ۱۹] پھر ہم نے انہیں قصہ

پارینہ بنادیا اور انہیں تتر بتر کر دیا۔

مشقیں

۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۳ ا۔ سبق میں آئے مفعول مطلق کے تمام صیغے اور ان کی نوعیت بتائیے۔

۳ ب۔ مفعول مطلق کی گذشتہ مثالوں میں اس کی نیابت کرنے والے الفاظ کو متعین کیجئے۔

۴۔ آنے والے جملوں میں مفعول مطلق کے تمام صیغوں اور ان کی نوعیت کو متعین کیجئے۔

۵۔ مفعول مطلق کی آنے والی مثالوں میں اس کے قائم مقام الفاظ کو متعین کیجئے۔

۶۔ جملہ سَجَدْتُ ... کو مفعول مطلق کی تینوں اقسام سے مکمل کیجئے، اس طرح کہ پہلے میں تعداد بتائے، دوسرے میں

نوعیت اور تیسرے میں تاکید کا اظہار ہو۔

۷۔ مفعول مطلق میں مصدر کی نیابت کرنے والے سارے الفاظ لکھئے۔

۸۔ فعل کے قائم مقام مصدر کی تین مثالیں دیجئے۔

۹۔ آنے والے افعال سے مصدر المَرَّة بنائیے۔

۱۰۔ آنے والے افعال سے مصدر الہیئة بنائیے۔

انتیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- مفعول له یا مفعول لأجله، یہ اس مصدر کو کہتے ہیں جو کسی عمل کا سبب بتائے، جیسے:

لَمْ أَخْرُجْ خَوْفًا مِنَ الْمَطَرِ. میں بارش کے ڈر سے نہیں نکلا۔

حَضَرْتُ حُبًّا لِلنَّحْوِ. میں نحو کی محبت میں حاضر ہوا۔

یہاں مصدر خَوْفًا باہر نہ جانے کا سبب بتا رہا ہے، اسی طرح مصدر حُبًّا درجہ میں حاضر ہونے کے سبب کا اظہار کر رہا

ہے، یہ مصدر عام طور پر قلبی عمل کو بتاتا ہے، جیسے: ڈرنا، چاہنا، احترام کرنا، وغیرہ اور یہ منصوب ہوتا ہے۔

جو مصدر مفعول له ہو وہ عام طور پر منون ہوتا ہے، لیکن کبھی مضاف بھی ہوتا ہے، جیسے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ حَسْبَهِ إِعْلَاقٌ﴾ [الإسراء: ۳۱] اور تم اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔

نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَحَلَّةً أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

نبی ﷺ نے قرآن مجید لے کر دشمن کے علاقوں میں جانے سے منع کیا، اس ڈر سے کہ کہیں قرآن مجید دشمن کے ہاتھ

نہ پڑ جائے (اور وہ اس کی بے حرمتی کریں)۔

۲- هَلًا۔ یہ حرف جملہ فعلیہ میں استعمال ہوتا ہے، یہ فعل مضارع کے ساتھ استعمال ہو تو اپنے بعد والے فعل پر ابھارتا ہے

اور فعل ماضی کے بعد ہو تو ندامت کے اظہار کے لئے آتا ہے، جیسے:

هَلَّا تَشْكُوهُ إِلَى الْمَدِيرِ. تم ہیڈ ماسٹر سے اس کی شکایت کیوں نہیں کرتے ہو۔

هَلَّا شَكُوْتُهُ إِلَى الْمَدِيرِ. تم ہیڈ ماسٹر سے اس کی شکایت تو کیے ہوتے۔

هَلَّا انتظرْتَنِي. میرا انتظار تو کر لیتے۔

پہلے معنی میں اس کو حرف التحضيض کہتے ہیں، اور دوسرے مفہوم میں اس کو حرف التنذیم، اسی طرح یہ

چاروں حروف: اَلَا، اَلَا، اَلَا، اَلَا اور کَوَمَا بھی تخصیض اور تنذیم (اظہارِ ندامت) کے لئے استعمال ہوتے ہیں، جیسے قرآن مجید میں ارشادِ الہی ہے:

﴿لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ﴾ [النور:

۱۲] کیوں مومن مردوں اور عورتوں نے جب یہ سنا تو اپنے ساتھ حسنِ ظن نہ رکھا اور یہ نہ کہا کہ یہ تو کھلا ہوا الزام ہے۔

۳- رَغْبَةً فِي الْعِلْمِ لَا رَهْبَةً مِنَ الْإِخْتِبَارِ. علم کے شوق میں نہ کہ امتحان کے ڈر سے۔

یہ لا عاطفہ ہے، جیسے:

خَرَجَ بَلَالٌ لَا حَامِدًا. بلال نکلا، نہ کہ حامد۔

إِسْأَلَ الْمُدِيرَ، لَا الْمُدْرَسَ. ہیڈ ماسٹر سے پوچھو، استاذ سے نہیں۔

كُلَّ النَّفَّاحِ لَا الْمَوْزَ. سیب کھاؤ، کیلا نہیں۔



۱- آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۳- سبق میں آئے مفعول لہ کے سارے صیغوں کی تعیین کیجئے۔

۴- آنے والے جملوں میں مفعول لہ کے سارے صیغوں کی تعیین کیجئے۔

۵- آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو قوسین میں دیئے گئے الفاظ کے ذریعہ ان کو مفعول لہ بنا کر پُر کیجئے۔

۷- آنے والے اسماء کی جمع لائیے۔

۸- زبانی مشق: ہر طالب علم دَائِبِي وَدَيْدِنِي کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے ایک جملہ بنائے۔

۹- زبانی مشق: ہر طالب علم دو جملوں میں حرفِ ہَلَّا استعمال کرے، پہلے میں تخصیض کے معنی میں اور دوسرے میں تنذیم (ندامت کے اظہار) کے لئے۔

تیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- تمیز یعنی وہ اسم جو سابقہ لفظ یا جملہ میں پائے جانے والے ابہام کی وضاحت کرے، جیسے:

- (۱) شَرِبْتُ لَيْتْرًا حَلِيبًا۔ میں نے ایک لیٹر دودھ پیا۔ لفظ لَيْتْرٌ ایک مقدار کو بتا رہا ہے لیکن بات اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک یہ نہ بتا دیا جائے کہ وہ مشروب کیا ہے، جیسے پانی، دودھ، شربت وغیرہ۔
- (۲) اِبْرَاهِيمُ اَحْسَنُ مِنِّي خَطًّا۔ ابراہیم خوشخطی میں مجھ سے بہتر ہے۔ بہت سی چیزیں ہیں جن میں کوئی کسی دوسرے سے بہتر ہو سکتا ہے، اس مثال میں لفظ خَطًّا اس بہتری کے پہلو کو واضح کر رہا ہے، تمیز منصوب ہوتی ہے۔
- تمیز کی دو قسمیں ہیں:

أ: تمیز الذات، یہ ایسے الفاظ کے بعد آتی ہے، جو مقدار پر دلالت کریں۔ مقدار پر دلالت کرنے والے الفاظ چار قسم کے ہیں:

- (۱) عدد، جیسے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾ [یوسف: ۴] ابا جان، میں نے گیارہ ستارے دیکھے۔ گیارہ سے ننانوے تک کے اعداد کی تمیز منصوب ہوگی، تین سے دس تک کی جمع اور مجرور، اور سوا اور ہزار کی واحد مجرور جیسا کہ ہم دوسرے حصہ (سبق: چوبیس) میں پڑھ آئے ہیں۔
- (۲) پیمائش (مساحت) جیسے: اشتریت متراً حریراً۔ میں نے ایک میٹر ریشم خریدا۔
- (۳) ناپ، جیسے: أعطني لترين حليباً۔ مجھے دو لیٹر دودھ دو۔
- (۴) وزن، جیسے: عندي كيلو غرام بُرْتُقَالاً۔ میرے پاس ایک کیلو مالٹے ہیں۔
- جو الفاظ مقدار پر دلالت کرنے والے اصل الفاظ کی جگہ استعمال ہوئے ہیں، ان کی بھی تمیز آتی ہے، جیسے:
- (۱) لفظ كَمْ کتنا جو عدد کی جگہ استعمال ہوتا ہے جیسے: كَمْ بَنَتَا لَكَ؟ تمہاری کتنی بیٹیاں ہیں؟

(۲) مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا. آسمان میں ہتھیلی برابر بھی بادل نہیں۔ یہاں لفظ قَدْرُ رَاحَةٍ

ہتھیلی برابر پیمائش پر دلالت کرنے والے لفظ کے قائم مقام ہے۔

(۳) هَلْ عِنْدَكَ كَيْسٌ دَقِيقًا کیا تیرے پاس ایک تھیلی آتا ہے؟ یہاں لفظ كَيْسٌ تھیلی ناپ پر

دلالت کرنے والے لفظ کے قائم مقام ہے۔

(۴) ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ [الزلزال: ۷] تو جس نے ایک ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو

دیکھ لے گا۔

یہاں لفظ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ایک ذرہ برابر وزن پر دلالت کرنے والے لفظ کے قائم مقام ہے۔

تمیز الذات حرف جرّ من کی وجہ سے مضاف الیہ ہو کر مجرور بھی ہو سکتی ہے، جیسے: اشتریت متراً من حریر یا

اشتریت متراً من حریر لیکن عدد کی تمیز اس سے مستثنیٰ ہے۔

ب: تمیز النسبة۔ یہ اس ابہام کی وضاحت کرتی ہے جو گزشتہ پورے جملے سے متعلق ہو، جیسے:

حَسَنَ هَذَا الطَّالِبُ خُلُقًا یہ طالب علم اخلاق کے لحاظ سے اچھا ہے۔ تمیز فاعل یا مفعول بہ میں

تبدیل بھی ہو سکتی ہے، جیسے: حَسَنَ بِلَالٍ خُلُقًا بلال اخلاق کے لحاظ سے بہتر ہے کے بجائے حَسَنَ خُلُقٍ بِلَالٍ

بلال کے اخلاق اچھے ہیں (فاعل)۔

اسی طرح: ﴿وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا﴾ [القمر: ۱۲] اور ہم نے زمین کو چشمے بنا کر پھاڑ دیا۔ کو یوں بھی

کہا جاسکتا ہے وَفَجَّرْنَا عُيُونَ الْأَرْضِ اور ہم نے زمین کے چشمے پھاڑ نکالے (مفعول بہ)۔

یہ تمیز ہمیشہ منصوب ہوگی، مجرور نہیں ہو سکتی (۱)

۲۔ فعل ثلاثی کے مصدر کا ایک وزن فُعْلٌ ہے، جیسے: شَرِبَ: شَرِبْتُ، شَرَبْتُ، شَرَبْتُ: شَرَبْتُ شکر ادا کرنا۔

۳۔ دوسرے حصہ (سبق: ۹) میں ہم فعل تعجب پڑھ چکے ہیں، جیسے: مَا أَجْمَلَ النُّجُومَ! ستارے کتنے خوبصورت ہیں!

فعل تعجب کا ایک اور صیغہ أَفْعَلْ بہ بھی ہے، جیسے:

(۱) اس کی مزید صورتیں آپ ان شاء اللہ آئندہ پڑھیں گے۔

(۱۴۳)

مَا أَكْثَرَ النُّجُومَ! ستارے کتنے سارے ہیں! = أَكْثَرُ بِهَا!
مَا أَفْقَرُهُ! وہ کتنا غریب ہے! = أَفْقَرُ بِهِ!

یہ دونوں صیغے قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں: جیسے:

﴿فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ﴾ [البقرة: ۱۷۵] وہ جہنم (میں لے جانے والے اعمال) پر کیسے ڈٹے ہیں!
﴿أَبْصِرْ بِهِ وَاسْمِعْ﴾ [الكهف: ۲۶] وہ کتنا دیکھتا اور سنتا ہے! أَسْمِعْ کے بعد بہ حذف کر دیا گیا ہے، پورا جملہ یوں ہے: أَبْصِرْ بِهِ وَاسْمِعْ بِهِ۔

مشقیں

- ۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
- ۳۔ سبق میں آئے تمیز کے تمام صیغے اور ان کی نوعیت متعین کیجئے۔
- ۴۔ آنے والے جملوں میں تمیز کے صیغے اور ان کی نوعیت بتائیے۔
- ۵۔ آنے والے جملوں کو مناسب تمیز سے پُر کیجئے۔
- ۶۔ آنے والے جملوں کو مجرور کیجئے۔
- ۷۔ آنے والے افعال کے مصدر فُعل کے وزن پر لائیے۔
- ۸۔ زبانی مشق: ہر طالب علم ایک تمیز استعمال کرتے ہوئے کہے: زَمِّلْنِي أَحْسَنُ الطُّلَابِ ...
- ۹۔ آنے والے جملوں پر فعلِ تعجب کے دونوں صیغے داخل کیجئے۔
- ۱۰۔ لفظ مِلْءَ کو اَرِنْدِ مِلْءَ كَفِّ سَكْرًا (مجھے مٹھی بھر شکر چاہئے) کی طرح کے پانچ جملوں میں استعمال کیجئے۔

اکیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- حال، یعنی وہ اسم جو کسی کام کے وقت صاحبِ حال کی حالت بتائے، جیسے:

جَاءَ بِلَالٌ رَاكِبًا بلال سوار ہو کر آیا۔ یہاں بِلَالٌ صاحبِ الحال (وہ ذات جس

کی حالت بتائی جائے) ہے، رَاكِبًا حال اور جَاءَ عمل (کام) ہے۔ حال، کَيْفَ کے جواب میں آتا ہے، جیسے:

کَيْفَ جَاءَ بِلَالٌ؟ کے جواب میں کہا جائے گا: جَاءَ رَاكِبًا۔ مزید مثالیں یہ ہیں:

جَاءَ تِنِي الطِّفْلَةُ بَاكِئَةً وَ رَجَعَتْ ضَا حِكَةً۔

بچی میرے پاس روتی ہوئی آئی اور ہنستی ہوئی لوٹی۔

أَحْبَبُ اللَّحْمِ مَشْوِيًّا، وَالسَّمَكَ مَقْلِيًّا وَالْبَيْضَ مَسْلُوقًا۔

میں گوشت بھنا ہوا، مچھلی تلی ہوئی اور انڈا ابلا ہوا پسند کرتا ہوں۔

حال منصوب ہوتا ہے۔

صاحبِ حال مندرجہ ذیل میں سے ایک ہوگا:

(۱) فاعل جیسے: كَلَّمَنِي الرَّجُلُ بِاسْمًا۔ آدمی نے مجھ سے مسکراتے ہوئے گفتگو کی۔

(۲) نائبِ فاعل جیسے: يُسْمَعُ الْأَذَانُ وَاضِحًا۔ اذان صاف سنائی دیتی ہے۔

(۳) مفعول بہ جیسے: اشْتَرَيْتُ الدَّجَاجَةَ مَذْبُوحَةً۔ میں نے مرغی ذبح کی ہوئی خریدی۔

(۴) مبتدا جیسے: الطِّفْلُ فِي الْغُرْفَةِ نَائِمًا۔ بچہ کمرے میں سو رہا ہے۔

(۵) خبر جیسے: هَذَا الْبَذْرُ طَالِعًا۔ یہ چاند طلوع ہو رہا ہے۔

صاحبِ حال عام طور پر معرفہ ہوتا ہے، جیسا کہ گذشتہ مثالوں میں ہے۔ ذیل کی شرائط کے ساتھ وہ نکرہ بھی ہو سکتا ہے:

(۱) اگر موصوف ہو کر آئے، جیسے:

جَاءَ نِي طَالِبٌ مُّجْتَهِدٌ مُّسْتَاذِنًا. میرے پاس محنتی طالب علم اجازت لینے کے لئے آیا۔

(۲) اگر وہ کسی نکرہ کی طرف مضاف ہو، جیسے:

سَأَلَنِي ابْنُ مُدْرَسٍ غَاضِبًا. مجھ سے ایک استاذ کے بیٹے نے غصہ سے پوچھا۔

اگر یہ شرائط (موصوف ہونا، نکرہ کی طرف اضافت) نہ پائی جائیں تو حال کی مندرجہ ذیل صورت ہوگی:

(۱) حال، نکرہ صاحبِ حال سے پہلے آئے گا، جیسے:

جَاءَ نِي سَائِلًا طَالِبٌ. ایک طالب علم سوال کرتے ہوئے میرے پاس آیا۔

(۲) حال جملہ اسمیہ ہوگا اور اس سے پہلے واو حال ہوگا، جیسے:

جَاءَ نِي وَلَدٌ وَهُوَ يَبْكِي. میرے پاس ایک لڑکا آیا اس حال میں کہ وہ رو رہا تھا۔

ارشادِ الہی ہے: ﴿أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا﴾ [البقرة: ۲۴۹]

یا اس (نبی) کی طرح جو ایک آبادی پر سے گزرے اس حال میں کہ وہ (آبادی) چھتوں کے بل گری ہوئی تھی۔

ان سب صورتوں سے ہٹ کر بھی بعض اوقات صاحبِ حال نکرہ ہو سکتا ہے، جیسے حدیث شریف میں آیا ہے:

صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ رَجُلٌ قِيَامًا.

نبی ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

حال کی قسمیں:

حال یا تو مفرد ہوگا یا جملہ۔

(۱) مفرد حال، اس کی مثالیں ہم پڑھ آئیں ہیں، مزید ایک مثال یہ ہے:

دَخَلَ الْمُدْرَسُ الْفَضْلَ حَامِلًا كُتُبًا كَثِيرَةً.

استاد درجہ میں بہت سی کتابیں اٹھائے ہوئے داخل ہوئے۔

(۲) حال جملہ، جملہ حالیہ اسمیہ ہوگا یا فعلیہ:

جملہ فعلیہ: جَلَسْتُ أَسْتَمِعُ إِلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ مِنَ الْإِذَاعَةِ.

میں ریڈیو سے قرآن مجید کی تلاوت سنتے ہوئے بیٹھا۔ یہاں فعل مضارع ہے۔

(۱۴۶)

التَّحَقُّتْ بِالْجَامِعَةِ وَقَدْ تَخَرَّجَ أَخِي.

میں یونیورسٹی میں اس وقت داخل ہوا جب میرے بھائی فارغ ہو چکے تھے۔ یہاں فعل ماضی ہے۔

جملہ اسمیہ: حَفِظْتُ الْقُرْآنَ الْكَرِيمَ وَأَنَا صَغِيرٌ.

میں نے قرآن مجید حفظ کیا اس حال میں کہ میں چھوٹا تھا۔

جَاءَ الْجَرِيحُ دَمُهُ يَتَدَفَّقُ. زخمی آیا اس حال میں کہ اس کا خون بہہ رہا تھا۔

جملہ حالیہ میں رابط ہونا ضروری ہے جو اسے ذوالحال سے جوڑے، رابط یا تو ضمیر ہوگا حرف واو یا دونوں مل کر

رابط بنیں گے، جیسے:

(۱) جَاءَتْ الْأَخَوَاتُ يَضْحَكْنَ بہنیں ہنستی ہوئیں آئیں۔ يَضْحَكْنَ میں ن جو ضمیر ہے حال اور

صاحبِ حال کے درمیان رابط ہے۔

(۲) دَخَلْتُ مَكَّةَ وَالشَّمْسُ تَغْرُبُ میں مکہ میں داخل ہوا اس حال میں کہ سورج غروب ہو رہا تھا۔ یہاں

صرف حرفِ عطف (واو) رابط ہے، کوئی ضمیر نہیں۔

(۳) رَجَعَ الطُّلَابُ وَهُمْ مُتْعَبُونَ طلبہ لوٹے اس حال میں کہ وہ تھکے ہوئے تھے۔ یہاں ضمیر ھم

اور حرفِ عطف (واو) دونوں مل کر رابط ہیں۔

حال اور صاحبِ حال میں یکسانیت:

حال عدد اور جنس (تذکیر و تانیث) میں صاحبِ حال کے مطابق ہوگا، جیسے:

جَاءَ الطَّالِبُ ضَاحِكًا. طالب علم ہنستے ہوئے آیا۔

جَاءَ الطَّالِبَانِ ضَاحِكَيْنِ. دونوں طالب علم ہنستے ہوئے آئے۔

جَاءَ الطُّلَابُ ضَاحِكِينَ. سارے طلبہ ہنستے ہوئے آئے۔

جَاءَتِ الطَّالِبَةُ ضَاحِكَةً. طالبہ ہنستی ہوئی آئی۔

جَاءَتِ الطَّالِبَتَانِ ضَاحِكَتَيْنِ. دونوں طالبات ہنستی ہوئی آئیں۔

جَاءَتِ الطَّالِبَاتُ ضَاحِكَاتٍ. ساری طالبات ہنستی ہوئی آئیں۔

۲- ثلاثی مجرد کے مصدر کا ایک وزن فَعِل ہے، جیسے: لَعِبَ وہ کھیلنا لَعِبْتُ کھیلنا۔

۳- جمع تکسیر کے دو اور اوزان یہ ہیں:

(۱) فَعَالٌ، جیسے: نِيَامٌ جو نَائِمٌ اور نَائِمَةٌ کی جمع ہے، قِيَامٌ جو قَائِمٌ اور قَائِمَةٌ کی جمع ہے۔
(۲) فُعُولٌ، جیسے: فُعُوذٌ جو قَاعِدٌ اور قَاعِدَةٌ کی جمع ہے، جُلُوسٌ جو جَالِسٌ اور جَالِسَةٌ کی جمع ہے،
قرآن مجید میں ارشادِ الہی ہے: ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾ [آل عمران: ۱۹۱] جو اللہ کو اٹھتے بیٹھتے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے یاد کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا نَسَوَتْهُ جُلُوسٌ.

نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ چند عورتیں بیٹھی ہیں۔

مشقیں

- ۱۔ آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔
- ۳۔ سبق میں آئی حال کی تمام مثالیں متعین کیجئے۔
- ۴۔ آنے والے جملوں میں حال اور صاحبِ حال متعین کیجئے۔
- ۵۔ آنے والے جملوں کو مثال میں استعمالِ حال سے ضروری تبدیلیوں کے بعد پڑ کیجئے۔
- ۶۔ آنے والے جملوں میں حالیہ جملوں اور ان کے رابطہ کو متعین کیجئے۔
- ۷۔ زبانی مشق: ہر طالب علم اس طرح کے جملے کہے: جَلَسْتُ أَقْرَأُ / أَكْتُبُ / أَفَكِّرُ...
- ۹۔ آنے والے افعال کے مصادر فَعِل کے وزن پر لائیے۔
- ۱۰۔ آنے والے افعال کے مضارع لکھئے۔
- ۱۱۔ بَيْت (شعر) اور فَم کی جمع لکھئے۔
- ۱۲۔ أَرْحَامٌ اور سُكَارَى کے مفرد لکھئے۔

(۱۴۸)

بتیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- نَجَحَ الطُّلَابُ كُلُّهُمْ إِلَّا خَالِدًا. خالد کے علاوہ سارے طلبہ کامیاب ہو گئے۔

یہ استثناء (الگ کرنا) کی ایک مثال ہے، استثناء کے تین ارکان ہیں:

(۱) مستثنیٰ، وہ چیز جس کو الگ کیا جائے، گذشتہ مثال میں وہ خالدؑ ہے۔

(۲) مستثنیٰ منہ، وہ چیز جس سے کسی چیز کو الگ کیا جائے، گذشتہ مثال میں وہ الطُّلَابُ ہے۔

(۳) أداة الاستثناء، گذشتہ مثال میں وہ إِلَّا ہے، مزید ادوات یہ ہیں: غَيْرَ اور سِوَى، یہ دونوں اسم ہیں، مَا عَدَا وَ مَا خَلَا، یہ دونوں فعل ہیں۔

استثناء کی قسمیں:

(۱) اگر مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ دونوں ایک ہی جنس کے ہوں تو استثناء متصل ہوگا، جیسے گذشتہ مثال۔ ایک اور مثال یہ ہے:

رُزْتُ الْبِلَادَ الْأَرْوَبِيَّةَ كُلَّهَا إِلَّا الْيُونَانَ. میں نے یونان کے علاوہ سارے یورپی ممالک دیکھ لئے۔

یونان بھی ایک یورپی ملک ہے۔

(۲) اگر مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو تو استثناء منقطع کہلائے گا، جیسے:

وَصَلَ الضُّيُوفُ إِلَّا أَمْتَعَتَهُمْ. سارے مہمان پہنچ گئے سوائے ان کے سامان کے۔

یہاں استثناء منقطع ہے اس لئے کہ سامان اور مہمان دونوں کے اجناس مختلف ہیں اور جملہ کا مفہوم یہ ہوگا کہ مہمان پہنچ گئے لیکن ان کا سامان نہیں پہنچ پایا، قرآن مجید میں ہے کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام نے بتوں کے متعلق فرمایا:

﴿فَانْهَمَّ عُدُوِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ﴾ [الشعراء: ۷۷]

تو وہ سب (بت) میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے۔

یہاں استثناء منقطع ہے، اس لئے کہ رَبُّ الْعَالَمِينَ بتوں کے جنس سے نہیں ہے۔
ایک اور لحاظ سے استثناء مفرغ یا تام ہوگا۔ اگر مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو تام ہوگا جیسا کہ گذشتہ مثالوں میں ہے اور اگر مذکور نہ ہو تو مفرغ، جیسے:

مَا جَاءَ إِلَّا حَامِدًا۔ حامد کے علاوہ کوئی نہیں آیا۔

مَا رَأَيْتُ إِلَّا حَامِدًا۔ میں نے حامد کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔

استثناء مفرغ میں جملہ ہمیشہ نفی، یا نہی، یا استفہام پر مشتمل ہوگا۔

استثناء پر مشتمل جملوں کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مثبت جملہ، جس کو مُوجِبُ کہتے ہیں، جیسے:

اِفْتَحِ النَّوَافِذَ إِلَّا الْاٰخِرَةَ۔ آخری کے علاوہ باقی ساری کھڑکیاں کھول دو۔

(۲) نفی، یا استفہام پر مشتمل جملہ، جسے غیر موجب کہتے ہیں، جیسے:

مَا غَابَ الطُّلُبُ إِلَّا اِبْرَاهِيْمَ / اِبْرَاهِيْمُ۔

(منفی) ابراہیم کے علاوہ باقی طلبہ غیر حاضر نہیں ہوئے۔

لَا يَخْرُجُ اَحَدٌ اِلَّا الْجُدُدُ / الْجُدُدُ۔

(منہی) نئے طلبہ کے علاوہ کوئی نہ نکلے۔

هَلْ يَرْسُبُ اَحَدٌ اِلَّا الْكِسْلَانُ / الْكِسْلَانُ؟

(استفہام) کابل کے علاوہ بھی کوئی ناکام ہوتا ہے؟

مستثنیٰ کا اعراب

مستثنیٰ اِلَّا کے بعد

استثناء منقطع میں:

مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا، جیسے:

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ۔ موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے۔

یہ منقطع ہے، کیوں کہ موت بیماری کی جنس سے نہیں ہے۔

استثناء متصل میں:

(۱) اگر موجب جملہ ہو تو مستثنیٰ منصوب ہوگا، جیسے:

يَغْفِرُ اللَّهُ الذُّنُوبَ كُلَّهَا إِلَّا الشِّرْكَ. اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ سارے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔

(۲) اگر غیر موجب جملہ ہو تو مستثنیٰ کے دو اعراب ہو سکتے ہیں، یا تو وہ منصوب ہوگا یا اس کا اعراب بھی مستثنیٰ منہ کے

اعراب کی طرح ہوگا، جیسے:

(نفی) مَا حَضَرَ الطُّلَّابُ إِلَّا حَامِدًا / حَامِدًا. حامد کے علاوہ کوئی طالب علم نہیں آیا۔

مَا سَأَلْتُ الطُّلَّابَ إِلَّا حَامِدًا / حَامِدًا. میں نے حامد کے علاوہ دیگر طلبہ سے نہیں پوچھا۔

مَا اتَّصَلْتُ بِالطُّلَّابِ إِلَّا حَامِدًا / حَامِدًا. میں نے حامد کے علاوہ دیگر طلبہ سے رابطہ نہیں کیا۔

(نہی) لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ إِلَّا حَامِدًا / حَامِدًا. حامد کے علاوہ کوئی نہ نکلے۔

لَا تَسْأَلُ أَحَدًا إِلَّا حَامِدًا / حَامِدًا. حامد کے علاوہ کسی سے نہ پوچھو۔

لَا تَتَّصِلُ بِأَحَدٍ إِلَّا حَامِدًا / حَامِدًا. حامد کے علاوہ کسی سے رابطہ نہ کرو۔

(استفہام) هَلْ غَابَ أَحَدٌ إِلَّا حَامِدًا / حَامِدًا؟ کیا حامد کے علاوہ بھی کوئی غائب ہے؟

هَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا إِلَّا حَامِدًا / حَامِدًا؟ کیا تم نے حامد کے علاوہ بھی کسی کو دیکھا؟

هَلِ اتَّصَلْتُ بِأَحَدٍ إِلَّا حَامِدًا / حَامِدًا؟ کیا تم نے حامد کے علاوہ بھی کسی سے رابطہ کیا؟

استثناء مفرغ میں:

استثناء مفرغ میں مستثنیٰ کا کوئی مستقل اعراب نہیں ہوتا ہے بلکہ جملہ میں اس کے مقام کے لحاظ سے اس کا اعراب

ہوگا، جیسے: مَا رَسَبَ إِلَّا بِلَالٌ. بلال کے علاوہ کوئی ناکام نہیں ہوا۔ یہاں مستثنیٰ بِلَالٌ فاعل ہے، اس کا

اعراب جاننے کے لئے اِلَّا حذف کر دیں تو اعراب سمجھ میں آجائے گا، جیسے گزشتہ مثال میں اِلَّا حذف کر دیں تو مَا رَسَبَ

بِلَالٌ باقی رہے گا اور یہاں بِلَالٌ فاعل ہے، یہ مستثنیٰ کا اعراب جاننے کا ایک طریقہ ہے جب کہ معنی اس سے مختلف ہوگا۔

اسی طرح مَا رَأَيْتُ إِلَّا بِلَالًا میں نے بلال کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔ میں بِلَالًا مفعول بہ ہے

جیسا کہ مَا رَأَيْتُ بَلَالًا سے واضح ہے۔

اگر مستثنیٰ کے بعد حرف جر کی وجہ سے مجرور ہو تو اس کا اعراب بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جاتا ہے، جیسے:

مَا بَحَثْتُ إِلَّا عَنْ خَالِدٍ۔
میں نے خالد کے علاوہ کسی کو تلاش نہیں کیا۔

مَا دَرَسْنَا إِلَّا بِالْجَامِعَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ۔
ہم نے جامعہ اسلامیہ کے علاوہ کہیں نہیں پڑھا۔

نوٹ:- ہم ستائیسویں سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ إِلَّا کے بعد صرف ضمیر منفصل آئے گی، اس کی چند مثالیں یہ ہیں:

لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ۔
ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ نہ کہ إِلَّاہ

سَأَلَ الْمُدَرِّسُ الطُّلَابَ كُلَّهُمْ إِلَّا إِيَّاكَ۔
استاذ نے تمہارے علاوہ سب سے سوال کیا۔ نہ کہ إِلَّاک

مستثنیٰ غَیْر اور سِوَى کے بعد

ان الفاظ کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوگا اس لئے کہ یہ اس کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں، مستثنیٰ کا اصل اعراب

ان دونوں کلمات پر ظاہر ہوگا، جیسے: نَجَحَ الطُّلَابُ غَیْرَ حَامِدٍ حامد کے علاوہ سارے طلبہ کامیاب ہو گئے۔

یہاں غَیْر منصوب ہے جیسا کہ نَجَحَ الطُّلَابُ إِلَّا حَامِدًا میں منصوب ہے۔

مَا نَجَحَ الطُّلَابُ غَیْرَ حَامِدٍ حامد کے علاوہ کوئی طالب علم کامیاب نہیں ہوا۔ یہاں غَیْر

منصوب یا مرفوع دونوں ہو سکتا ہے جیسا کہ مَا نَجَحَ الطُّلَابُ إِلَّا حَامِدًا / حَامِدٌ دونوں صحیح ہیں۔

مَا نَجَحَ غَیْرَ حَامِدٍ۔ یہاں غَیْر مرفوع ہے جیسا کہ مَا نَجَحَ إِلَّا حَامِدٌ میں حَامِدٌ مرفوع ہے۔

مَا سَأَلْتُ غَیْرَ حَامِدٍ۔ یہاں غَیْر منصوب ہے جیسا کہ مَا سَأَلْتُ إِلَّا حَامِدًا میں حَامِدًا منصوب ہے۔

سِوَى کا اعراب بھی بالکل غَیْر ہی کی طرح ہوگا سوائے اس کے کہ سِوَى کی ساری حرکتیں اس کے مقصور ہونے

کی وجہ سے مقدر ہوں گی۔

مستثنیٰ مَا عَدَا اور مَا خَلَا کے بعد

ان دو ادوات استثناء کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوگا جیسے:

اخْتَبِرْتُ الطُّلَابَ مَا عَدَا ثَلَاثَةً۔
میں نے تین کے علاوہ سارے طلبہ کا امتحان لیا۔

ایک شاعر کہتا ہے:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ

اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز باطل ہے۔

یہاں بَاطِلُ پر اصل میں تنوین ہے جو شعر کے وزن کی رعایت کرتے ہوئے حذف کر دی گئی ہے،

۲- اَلَا کسی چیز پر تنبیہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے:

﴿أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ﴾ [البقرة: ۱۲]

خبردار یہی لوگ اصل مفسدین ہیں اگرچہ کہ انہیں احساس نہیں ہے۔ اس کو حرفِ استفتاح اور تنبیہ کہتے ہیں۔

۳- فعل ثلاثی مجرد کے مصدر کا ایک وزن فَعْلٌ ہے، جیسے: شَرَحَ اس نے وضاحت کی شَرَحُ: وضاحت کرنا۔

۴- دِينَارُ کی جمع دَنَانِيرُ ہے۔ ملاحظہ ہو کہ مفرد میں صرف ایک ہی ن ہے جب کہ جمع میں دو، اسی طرح مزید چند الفاظ یہ ہیں: دِيَوَانٌ، قِيَرَاطٌ، دِيَمَاسٌ ان کی جمع بھی دِينَارُ کی جمع کی طرح ہوتی ہیں، یعنی: دَوَاوِينٌ، قَرَارِيضُ، دَمَامِيصُ۔

۵- اگر كَانَ کی خبر ضمیر ہو تو وہ منفصل یا متصل دونوں ہو سکتی ہے، جیسے: أَتَرِيدُ أَنْ تَكُونَ قَاضِيًا؟ لَا، مَا أُرِيدُ أَنْ أَكُونَهُ / أَكُونُ إِيَّاهُ کیا تم قاضی (جج) بننا چاہتے ہو؟ نہیں، میں وہ بننا نہیں چاہتا ہوں۔ یہاں أَكُونَهُ یا أَكُونُ إِيَّاهُ دونوں صحیح ہیں۔



۱- آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے۔

۳- سبق میں استثناء کی تمام مثالیں متعین کیجئے اور ہر ایک کی نوعیت (متصل، منفصل، مفرغ) بتائیے۔

۴- آنے والی مثالوں میں مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اور استثناء کی نوعیت بتائیے۔

۵- آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو سبق میں دیئے گئے الفاظ سے مناسب تبدیلی کے ساتھ پُر کیجئے۔

(۱۵۳)

- ۶۔ آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو سبق میں دیئے گئے الفاظ سے مناسب تبدیلی کے ساتھ پُر کیجئے۔
- ۷۔ آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو سبق میں دیئے گئے الفاظ سے مناسب تبدیلی کے ساتھ پُر کیجئے۔
- ۸۔ آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو سبق میں دیئے گئے الفاظ سے مناسب تبدیلی کے ساتھ پُر کیجئے۔
- ۹۔ آنے والے جملوں کو مناسب مستثنیٰ سے پُر کیجئے۔
- ۱۱۔ آنے والے اسماء کی جمع لائیئے۔
- ۱۲۔ آنے والے افعال کے مصدر فَعْل کے وزن پر لائیئے۔
- ۱۳۔ اَلْأَمَّةُ کا معنی اور اس کی جمع کیا ہے؟
- ۱۴۔ آنے والے اسماء کی جمع دَنَانِيْر کے طرز پر لائیئے۔

تیسویں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱- وَ اللّٰهُ لَآ نُشْرَنَ الْإِسْلَامَ فِي بَلَدِي. اللہ کی قسم، میں اپنے وطن میں اسلام کی اشاعت کروں گا۔

یہاں فعل مضارع کے ساتھ جو نون زائد ہے اس کو نون توکید کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نون مشدد جیسے: أَخْرُجَنَّ تم سب باہر نکلو اس کو نون ثقیلہ کہتے ہیں۔

(۲) نون ساکن جیسے: أَخْرُجَنَّ تم سب باہر نکلو اس کو نون خفیفہ کہتے ہیں۔

یہ نون تاکید کا اظہار کرتا ہے اور صرف مضارع اور امر کے ساتھ آتا ہے ماضی کے ساتھ نہیں۔

نون توکید کا استعمال

(۱) مضارع مرفوع میں:

(۱) چار صیغوں یَكْتُبُ، تَكْتُبُ، اُكْتُبُ، نَكْتُبُ میں آخری ضمہ، فتح سے بدل جائے گا، لہذا يَكْتُبُ سے

يَكْتُبَنَّ (یا يَكْتُبَنَّ) ہو جائے گا، اسی طرح بقیہ تینوں صیغوں میں بھی ہوگا۔

(۲) اگلے تینوں صیغوں (يَكْتُبُونَ، تَكْتُبُونَ اور تَكْتُبِينَ) میں نون اور اس کے ساتھ والے واو یا ی دونوں

حذف ہو جائیں گے، لہذا يَكْتُبُونَ، يَكْتُبَنَّ (یا يَكْتُبَنَّ) ہو جائے گا، يَكْتُبُونَ سے نون اعرابی حذف کرنے کے بعد (۱)

يَكْتُبُونَ باقی رہا، اجتماع ساکنین (واو اور پہلے نون) کی وجہ سے و حذف کر دیا گیا تو يَكْتُبَنَّ ہو گیا، اسی طرح تَكْتُبُونَ

سے تَكْتُبَنَّ، یاد رہے کہ واحد کے صیغہ يَكْتُبَنَّ میں ب مفتوح ہے اور جمع کے يَكْتُبَنَّ میں مضموم، اسی طرح واحد

مخاطب مؤنث کا صیغہ تَكْتُبِينَ سے نون اعرابی کو حذف کیا گیا اور نون تاکید بڑھایا گیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے ی

اس حذف کی وجہ تو الی الامثال ہے، یعنی ایک ہی حرف کا تین بار آنا (ن ن)۔

(۱۵۵)

حذف کردی گئی تو تَكْتُبَنَّ ہو گیا۔

(۳) تشنیہ کے دونوں صیغوں یَكْتُبَانِ اور تَكْتُبَانِ میں نونِ اعرابی حذف ہو جائے گا لیکن الف باقی رہے گا اس لئے کہ اگر اس کو حذف کر دیا گیا تو واحد اور تشنیہ میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا، تشنیہ میں ایک اہم فرق یہ ہے کہ نونِ تاکید اس میں مفتوح کے بجائے مکسور ہوگا اور نونِ تاکید کے بعد وہ یَكْتُبَانِ اور تَكْتُبَانِ ہو جائیں گے۔ یَكْتُبَا یَكْتُبَانِ یَكْتُبَانِ یَكْتُبَانِ۔

(۴) جمع مَوْنَت کے دونوں صیغوں یَكْتُبَنَّ اور تَكْتُبَنَّ میں نون باقی رہے گا اور نونِ تاکید اور نونِ نسوہ کے درمیان ایک الف بڑھا دیا جائے گا اور نونِ تاکید مفتوح کے بجائے تشنیہ کی طرح مکسور ہوگا، جس کے بعد یَكْتُبَنَّ اور تَكْتُبَنَّ ہو جائے گا۔ (۲) مضارع مجزوم میں:

مضارع مجزوم بھی مضارع مرفوع ہی کی طرح ہے، سوائے اس کے کہ اس میں افعالِ خمسہ کا نونِ اعرابی پہلے سے حذف ہو جائے گا، یہاں چند مثالیں پیش ہیں:

لَا تَجْلِسَنَّ فِي هَذَا الْكُرْسِيِّ فَإِنَّهُ مَكْسُورٌ۔ اس کرسی پر نہ بیٹھو اس لئے کہ یہ ٹوٹی ہوئی ہے۔
يَا إِخْوَانُ، لَا تَخْرُجَنَّ مِنَ الْفَصْلِ قَبْلَ السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ۔ بھائیو، درجے سے ایک بجے سے پہلے نہ نکلو۔
يَا زَيْنَبُ، لَا تَغْسِلَنَّ ثَوْبَكَ بِهَذَا الصَّابُونِ۔ زینب، اپنے کپڑے اس صابون سے مت دھو۔
يَا أَخَوَاتُ، لَا تَشْرَبَنَّ هَذَا الْمَاءَ۔ بہنو، یہ پانی نہ پیو۔

نوٹ: فعل ناقص میں نونِ تاکید سے پہلے محذوف شدہ حرف (ی اور و) واپس آجائے گا، جیسے: لَا تَدْعُ: لَا تَدْعُونَ۔ لَا تَنْسَ: لَا تَنْسِينَ۔ لَا تَمْشِ: لَا تَمْشِينَ۔ امر میں بھی ایسا ہی ہوگا۔

(۳) امر میں:

امر میں بھی یہی طریقہ استعمال ہوگا، جیسے:

اُكْتُبْ : اُكْتُبَنَّ۔

اُكْتُبَا : اُكْتُبَانِ۔

اُكْتُبُوا : اُكْتُبَنَّ۔

اُكْتُبِي : اُكْتُبَنَّ
اُكْتُبَنَّ : اُكْتُبَنَّ

نون تاکید کب استعمال ہوگا؟

اس کا استعمال کبھی اختیاری، کبھی لازمی اور کبھی شبہ لازمی ہوگا۔

(۱) اختیاری: دو صورتوں میں اس کا استعمال اختیاری ہوگا:

۱۔ امر میں، جیسے: اَنْزِلَنَّ مِنَ السَّيَّارَةِ يَا وَكْدَ بیٹے، کار سے اترو۔

۲۔ مضارع جب کہ وہ طبعی (امر، نہی یا استفہام) (۱) ہو جیسے:

لَا تَأْكُلَنَّ وَأَنْتَ شَبْعَانُ۔ جب تم شکم سیر ہو تو مت کھاؤ۔

هَلْ تُسَافِرَنَّ وَأَنْتَ مَرِيضٌ؟ کیا تم بیماری کی حالت میں سفر کرو گے؟

(۲) لازمی: اگر فعل مضارع جواب قسم ہو تو اس کی تاکید لازمی ہے، جیسے:

وَاللّٰهُ لَا أَحْفَظَنَّ الْقُرْآنَ الْكَرِيمَ۔ اللہ کی قسم، میں ضرور قرآن مجید یاد کروں گا۔ یہاں فعل مضارع

أَحْفَظُ جواب قسم ہے اس لئے کہ اس سے پہلے قسم وَاللّٰهُ ہے، ملاحظہ ہو کہ اس فعل میں صرف نون تاکید ہی نہیں ہے بلکہ شروع میں ایک لام بھی ہے جس کو لام تَلَقِّي القسم کہتے ہیں۔

جواب قسم کی تاکید کی تین شرطیں ہیں:

۱۔ مثبت ہو۔ اگر منفی ہو تو نون تاکید استعمال ہوگا نہ لام، جیسے: وَاللّٰهُ لَا أَخْرُجُ اللہ کی قسم، میں نہیں نکلوں گا۔

۲۔ مستقبل کے لئے ہو۔ اگر فعل حال کے معنی میں ہو تو لام استعمال ہوگا نون نہیں، جیسے:

وَاللّٰهُ لِأَجْبُكَ۔ اللہ کی قسم، میں تمہیں چاہتا ہوں۔

وَاللّٰهُ لَا أَظُنُّهُ صَادِقًا۔ اللہ کی قسم، میں اسے سچا سمجھتا ہوں۔

نوٹ:- وَاللّٰهُ لَا سَاعِدُنَّہ کا معنی ہے: اللہ کی قسم، میں اس کی مدد کروں گا اور وَاللّٰهُ لَا سَاعِدُنَّہ کا معنی ہے: اللہ کی قسم، میں اس کی مدد کر رہا ہوں۔

(۱) طلب کے لئے دیکھئے: سبق: ۱۵۔

۳۔ لام اور فعل کے درمیان کوئی اور کلمہ نہ ہو، اگر کوئی اور کلمہ ہو تو نونِ تاکید نہیں آئے گا، جیسے: وَاللّٰهُ لَإِلٰی مَكَّةَ اَذْهَبُ۔ اللہ کی قسم، میں مکہ ہی جاؤں گا۔ یہاں لام، حرفِ الٰی کے ساتھ آیا ہے، اگر وہ فعل کے ساتھ ہو تو نونِ تاکید بھی آئے گا، جیسے:

وَاللّٰهُ لَاَذْهَبَنَّ اِلٰی مَكَّةَ۔ ایک مثال اور ہے: وَاللّٰهُ لَسَوْفَ اَزُوْرُكَ۔ اللہ کی قسم، میں ضرور تم سے ملنے آؤں گا۔

قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ﴾ [الضحیٰ: ۵] اور وہ عنقریب آپ کو عطا فرمائے گا۔ یہ جوابِ قسم ہے، اور قسم ہے: وَالضُّحٰی قسم ہے چاشت کے وقت کی۔

۳) شبہ لازمی: اِمَّا الشَّرْطِيَّةُ (جو اِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ سے مرکب ہے) کے بعد فعل کے ساتھ نونِ تاکید کا استعمال شبہ لازمی ہے، ملاحظہ ہو کہ اِنْ کا نون مَا کے میم میں ضم کر دیا گیا ہے، چند مثالیں یہ ہیں:

اِمَّا تَذْهَبَنَّ اِلٰی مَكَّةَ اَذْهَبَ مَعَكَ۔ اگر تم مکہ جاؤ گے تو میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔

قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اِمَّا يَنْلَغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرُهُمَا وَّقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾ [الاسراء: ۲۳] اگر وہ دونوں یا ان دونوں میں سے کوئی ایک تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف کرو اور نہ انہیں جھڑکو بلکہ ان سے شریفانہ کلام کرو۔

۲۔ اُف ایک اسمِ فعل ہے، اس کا معنی ہے: میں تنگ آ گیا ہوں، میں پریشان ہو گیا، بیڑی ہے۔

۳۔ قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے: ﴿بَلْ اٰخِيَاءُ﴾ [آل عمران: ۱۶۹] یہاں مبتدا محذوف ہے اور مکمل جملہ ہے: بَلْ هُمْ اٰخِيَاءُ بلکہ حقیقت میں وہ زندہ ہیں۔ جب بَلْ کسی جملہ کے شروع میں آئے تو وہ حرفِ ابتدا کہلاتا ہے اور اِضْرَاب (اعراض) کا معنی دیتا ہے، اس اعراض کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) اِعرَاضُ اِبْطَال (انکار) جیسے گزشتہ آیت میں:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ [آل عمران: ۱۶۹]

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ نہ سمجھو، بلکہ حقیقت میں وہ تو زندہ ہیں، ان کے پروردگار کے پاس ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ یہاں بَلْ اس بات کے انکار کے لئے استعمال ہوا ہے کہ وہ لوگ مردہ ہیں اور اس بات کو بتانے کے لئے کہ وہ لوگ زندہ ہیں۔

(۲) اعراضِ انتقال، جیسے: اِبْرَاهِيمُ كَسَلَانُ، بَلْ هُوَ مُهْمِلٌ ابراہیم سست ہے بلکہ وہ لا پرواہ ہے قرآن مجید میں ارشادِ الہی ہے:

﴿فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ﴾ [القلم: ۲۶، ۲۷]

جب انہوں نے اسے (اپنے تباہ شدہ کھیت کو) دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم راستہ سے بھٹک گئے بلکہ ہم تولٹ گئے۔ اعراضِ ابطال میں پہلی بات کو بالکل کو ترک کر کے اس کی جگہ دوسری بات کو لیا جاتا ہے۔ اعراضِ انتقال میں پہلی بات کو ترک نہیں کیا جاتا بلکہ ایک نئی بات کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مشقیں

۱۔ آنے والے افعال کو نونِ تاکید سے مؤکد کیجئے۔

۳۔ سبق میں آئی نونِ تاکید کی مثالیں ذکر کیجئے اور یہ بھی بتائیے کہ کہاں لازم ہے، کہاں شبہ لازم اور کہاں اختیاری؟
۴۔ زبانی مشق:

ا۔ ہر طالب علم دوسرے سے کہے: لَا تَفْعَلْ كَذَا اور وہ اسے جواب دے وَاللّٰهُ لَا فَعَلَنْ كَذَا
ب۔ پھر یہ کہے: اَفْعَلْ كَذَا اور وہ اسے جواب دے وَاللّٰهُ لَا اَفْعَلْ كَذَا

۵۔ آنے والے جملوں میں فعل کو ضروری تبدیلیوں کے ساتھ جواب قسم بنائیے۔

۷۔ آنے والے افعال کے مضارع اور امر لکھئے۔

چوتیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل مسائل سیکھتے ہیں:

۱۔ ممنوع من الصرف (غیر منصرف) یہ وہ اسمِ معرب ہے جس پر تنوین نہیں آتی ہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) وہ اسماء جو صرف ایک سبب (علت) کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہیں۔

(۲) وہ اسماء جو دو سببوں (علتوں) کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

ایک علت کی وجہ سے غیر منصرف اسماء

وہ علتیں جو تنہا تنوین روکنے کے لئے کافی ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) الف تانیث خواہ وہ مقصور ہو جو لکھا جاتا ہے یا ممدود جو الف لکھا جاتا ہے اور اس کے بعد ہمزہ ہوتا ہے،

یہ دونوں تیسرے حرفِ اصلی کے بعد زیادہ کئے جاتے ہیں، جیسے:

الف مقصورہ: مَرْضَى، دُنْيَا، حُبْلَى، هَدَايَا، فَتَاوَى (۱) یاد رہے کہ فَتَى: نوجوان، رَحَى: چکی، عَصَا: لاٹھی

وغیرہ کلمات منصرف ہیں اس لئے کہ ان میں الف مقصورہ تیسرا حرفِ اصلی ہے زائد نہیں۔

الف ممدودہ: صَحْرَاءُ، حَمْرَاءُ، أَصْدِقَاءُ، فَقَرَاءُ (۲) یاد رہے کہ أَسْمَاءُ، آبَاءُ، آلَاءُ، أَنْحَاءُ منصرف ہیں اور

أَقْلَامٌ، أَوْلَادٌ اور أَحْكَامٌ کے طرح أَفْعَالٌ کے وزن پر ہیں اور ہمزہ ان کا تیسرا حرفِ اصلی ہے، زائد نہیں۔

(۲) الجمع المتناهي (۳) یعنی وہ جمع جو مَفَاعِلٌ یا مَفَاعِلُ جیسے اوزان پر آئے جیسے:

(۱) مَرْضَى: مریض کی جمع ہے، حُبْلَى: حاملہ عورت، هَدَايَا: تحفے، فَتَاوَى: فتوے۔

(۲) صَحْرَاءُ: ریگستان، حَمْرَاءُ: سرخ، أَصْدِقَاءُ: صَدِيق کی جمع، فَقَرَاءُ: فَقِير کی جمع۔

(۳) الجمع المتناهي یعنی انتہائی (آخری) جمع، اسماء جمع کی جمع ان اوزان پر لائی جاتی ہے، جیسے: مَكَانٌ + أَمَكْنَةٌ + أَمَاكُنْ لیکن اس

کے بعد مزید جمع نہیں بنائی جاسکتی ہے اس لئے اس کو جمع متناہی کہتے ہیں۔

مَسَاجِدُ، مَدَارِسُ، أَسَاوِرُ، حَدَائِقُ، سَلَابِلُ، أُنَامِلُ، فَنَادِقُ.

مَفَاتِيحُ، أَسَابِيحُ، فَنَاجِيْنُ، ثَعَابِيْنُ، مَنَا دِيْلُ.

مَفَاعِلُ کے آخر میں ة لگ جائے تو وہ غیر منصرف نہیں رہتا، جیسے: اُسَاتِدَّةٌ، دَكَاتِرَةٌ، تَلَامِدَةٌ وغیرہ منصرف

ہیں لیکن ان دونوں وزنوں پر آنے والے مفرد اسماء غیر منصرف ہوتے ہیں، جیسے: طَمَاطُمُ، ثُمَاثُرُ، بَطَاطُسُ، آلُو، طَبَاشِيرُ:

چاک (chalk) سَرَاوِيْلُ: شلوار۔

دو علتوں کی وجہ سے غیر منصرف اسماء

اس طرح کے اسماء یا تو علم ہوں گے یا صفت:

علم:

اسم علم میں جب مندرجہ ذیل میں سے کوئی سبب (علت) پایا جائے گا تو وہ غیر منصرف ہو جائے گا:

(۱) تانیث، جیسے آمِنَةٌ، رَيْنَبُ، حَمَزَةٌ، ملاحظہ ہو کہ حمزہ گرچہ مرد کا نام ہوتا ہے لیکن چونکہ اس کے آخر میں ة ہے

اس لئے یہ لفظ مؤنث ہے۔

اگر علم مؤنث تین حرفوں پر مشتمل ہو اور ان کا دوسرا حرف ساکن ہو تو وہ منصرف اور غیر منصرف (۱) دونوں طریقے سے

استعمال ہو سکتے ہیں، لیکن ان کو منصرف استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے، جیسے: هِنْدٌ، دَعْدٌ، رَيْنَمٌ.

(۲) عجمی ہونا، جیسے: بَاكِسْتَانُ، وَلِيْمٌ، اِبْرَاهِيْمٌ، لیکن اگر علم عجمی ثلاثی ساکن الوسط اور مذکر ہو تو وہ منصرف

ہو جائے گا، جیسے: نُوحٌ، لُوطٌ، شَيْثٌ، جُزْجٌ، خَانَ (۲) جب کہ علم عجمی ثلاثی ساکن الوسط اگر مؤنث ہو تو وہ غیر منصرف

ہی رہے گا، جیسے: بَلْخٌ، حَمْصٌ، نَيْسٌ، مُوشٌ، بَاثٌ، بَرْتٌ (۳)

اگر کوئی عجمی لفظ عربی میں داخل ہونے کے بعد پھر علم بنے تو وہ منصرف ہوگا، جیسے: جَوْهَرٌ جو اصلاً فارسی لفظ ہے اور

عربی میں بطور علم استعمال ہوتا ہے۔

(۱) غیر منصرف وہ اسم جس پر تینوں نداءئے۔

(۲) نوح اور لوط علیہما السلام دو پیغمبر تھے، شیث آدم علیہ السلام کے ایک فرزند تھے، جُزْج نام ہے، یعنی George خان برصغیر میں مستعمل ہے۔

(۳) افغانستان، شام، فرانس، ترکی، انگلینڈ اور آسٹریلیا کے شہروں کے نام۔

(۳) اگر وہ معدول (مُبدِّل) ہو یعنی فَعَلُ کے وزن پر ہو، جیسے: عُمَرُ، زُفَرُ، زُحَلُ، هُبْلُ (۱)۔
 (۴) اگر اس کے آخر میں ایسے الف نون ہوں جو اصلی نہ ہوں، جیسے: رَمَضَانُ، مَرَوَانُ، شَعْبَانُ، عُثْمَانُ وغیرہ،
 حَسَنُ چونکہ حُسْنُ سے فَعَالُ کے وزن پر ہے اور ن اس کا تیسرا اصلی حرف ہے، زائد نہیں ہے اس لئے اس پر تونین آتی ہے۔

(۵) اگر علم کسی فعل کے وزن پر ہو، جیسے: أَحْمَدُ، جَوَاذَهْبُ کے وزن پر ہے، یَزِيدُ جو یَبِيعُ کا ہم وزن ہے۔
 (۶) اگر وہ دو اسموں سے مل کر بنا ہو، جس کو مُرَّکَّب مزجی کہتے ہیں، جیسے: مَعْدِيكِرْبُ، حَضَرَمَوْتُ۔

صفت:

ذیل کی صورتوں میں صفت غیر منصرف ہوگی:

(۱) اگر وہ أَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور اس کا مَوْنُثَہ بڑھا کر نہ بنایا جائے، جیسے: أَحْمَرُ، أَكْبَرُ جن کا مَوْنُثَہ
 حَمْرَاءُ اور کُبْرَى ہے جب کہ اَزْمَلُ (وہ مرد جس کی بیوی مر چکی ہو) کا مَوْنُثَہ اَزْمَلَةٌ (بیوہ) ہے اس لئے وہ منصرف ہے۔

(۲) وہ فَعْلَانُ کے وزن پر ہو، جیسے: جَوْعَانُ، شَبْعَانُ، عَطْشَانُ، مَلَانُ۔

(۳) اگر وہ معدول ہو، صفت دو صورتوں میں معدول ہو سکتی ہے:

۱۔ وہ عدد جو فَعَالُ اور مَفْعَلُ کے وزن پر ہو، جیسے: ثَلَاثُ: بیک وقت تین، رُبَاعُ: بیک وقت چار، مَثْنِی: بیک وقت دو (دو دو) مَثَلُثُ: بیک وقت تین (تین تین) ارشادِ الہی ہے:

﴿وَإِنْ حِفْتُمْ إِلَّا تَعْدِلُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنً وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ [النساء: ۳] اور اگر تمہیں یتیموں کے معاملہ میں بے انصافی کا ڈر ہو تو تمہیں جو عورتیں پسند ہیں ان میں سے بیک وقت دو یا تین یا چار سے شادی کرلو۔

۲۔ لفظ اُخْرُ جو اُخْرَى کا جمع ہے، ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ [البقرة: ۱۸۵]

اور جو بیمار یا سفر میں ہو وہ اتنے دن بعد میں روزے رکھ لے۔

(۱) عمر اور زُفر انسانوں کے نام ہیں، زُحَل مشہور سیارہ ہے، ہُبْل جاہلیت میں ایک بت کا نام تھا۔

ممنوع من الصرف کا اعراب

ممنوع من الصرف کا اعراب ہم پہلے حصہ (سبق ۲۳) اور اس حصے کے پہلے سبق میں پڑھ چکے ہیں، حالتِ جر

میں ایسے اسماء پر فتح ہوتا ہے جیسے:

دَرَسْتُ فِي مَدَارِسَ كَثِيرَةٍ.
سَافَرْتُ مِنْ لَنْدَنَ إِلَى بَرْلِينَ.
هَذِهِ كُتُبُ زَيْنَبَ.
میں نے بہت سے اسکولوں میں پڑھا ہے۔
میں لندن سے برلین تک سفر کر چکا ہوں۔
یہ زینب کی کتابیں ہیں۔

لیکن ذیل کی دو صورتوں میں اس پر بھی کسرہ آئے گا:

(۱) جب وہ معرف بآل ہو، جیسے:

نَزَلْتُ فِي هَذِهِ الْفَنَاءِ دِقَ.
اُكْتُبْ بِالْقَلَمِ الْأَحْمَرِ.
سَلَّمْتُ الرِّغِيفَ لِلْوَلَدِ الْجَوْعَانِ.
میں ان ہوٹلوں میں ٹھہر چکا ہوں۔
سرخ قلم سے لکھو۔
میں نے بھوکے لڑکے کو روٹی دے دی۔

قرآن مجید میں ارشادِ الہی ہے:

﴿قُلْ أَقْسَمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ﴾ [المعارج: ۴۰]

تو نہیں، میں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ بے شک ہم قدرت والے ہیں۔

۲۔ جب وہ مضاف ہو، جیسے:

دَرَسْتُ فِي مَدَارِسِ الْمَدِينَةِ.
اتَّصَلْتُ بِأَصْدِقَاءِ بِلَالٍ.
هُوَ مِنْ أَحْسَنِ الطُّلَابِ.
میں نے مدینہ (منورہ) کے اسکولوں میں پڑھایا ہے۔
میں نے بلال کے دوستوں سے رابطہ کیا۔
وہ بہترین طلبہ میں سے ہے۔

ارشادِ الہی ہے:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ [التین: ۴] یقیناً ہم نے انسان کو بہترین سانچہ (شکل) پر پیدا

کیا ہے۔

نوٹ:- الفاظ مَعَانٍ، جَوَارٍ، نَوَادٍ جو مَعْنٰی: یعنی، جَارِیۃ: چکی اور نَادٍ: کلب کی جمع ہیں مَفَاعِلُ کے وزن پر ہیں اور ساتھ میں منقوص بھی ہیں، ان کے آخر میں ی ہے جو اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب ان پر ال داخل ہو، جیسے: الْمَعَانِی، الْجَوَارِی، النَّوَادِی، یہ جمع تناہی منقوص کہلاتے ہیں، ان پر حالت رفع و جر میں تنوین آئے گی، اس لئے کہ ان کی حذف ہو جائے گی اور حالت نصب میں ی لوٹ آئے گی، اس لئے تنوین حذف ہو جائے گی، جیسے:

مرفوع : هَذِهِ الْكَلِمَةُ لَهَا مَعَانٍ كَثِيرَةٌ۔ اس لفظ کے کئی معنی ہیں۔

یہاں مَعَانٍ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور اس کی ی محذوف ہے، اس لئے اس پر اس ی کے بدلے تنوین ہے۔

منصوب : أَعْرِفْ مَعَانِي كَثِيرَةً لِهَذِهِ الْكَلِمَةِ۔ میں اس لفظ کے بہت سے معنی جانتا ہوں۔

یہاں مَعَانِی مفعول بہ ہو کر منصوب ہے اور اس پر تنوین نہیں ہے اس لئے کہ ی موجود ہے۔

مجرور : تُسْتَعْمَلُ هَذِهِ الْكَلِمَةُ بِمَعَانٍ كَثِيرَةٍ۔ یہ لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

یہاں لفظ مَعَانٍ حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے اور اس پر تنوین اس لئے ہے کہ ی محذوف ہے، ایک اور مثال دیکھئے:

مرفوع : تَوَجَدْنَا نَوَادٍ مُّخْتَلِفَةً۔ یہاں مختلف کلب (انجمنیں) موجود ہیں۔

منصوب : أَسَّسَ النَّاسُ نَوَادِي مُّخْتَلِفَةً۔ لوگوں نے بہت سی انجمنیں بنائی ہیں۔

مجرور : هُوَ عُضْوٌ فِي نَوَادٍ مُّخْتَلِفَةٍ۔ وہ بہت سی انجمنوں کا رکن ہے۔

مشقیں

۱۔ سبق میں آئے ممنوع من الصرف کلمات نکالنے اور ہر ایک کے ممنوع من الصرف ہونے کی وجہ بتائیے۔

۲۔ سبق میں آئے ایسے ممنوع من الصرف کلمات متعین کیجئے جن کے جر کی علامت کسرہ ہے اور سبب بتائیے۔

۳۔ آنے والی آیات میں ممنوع من الصرف کلمات، سبب ممانعت اور مجرور بالکسر ہو تو اس کا سبب بتائیے۔

۴۔ آنے والے جملوں میں ممنوع من الصرف کو کسرہ کے ذریعہ جر دیجئے۔

۵۔ لفظ ”جَوَارٍ“ کو تین جملوں میں اس طرح استعمال کیجئے کہ پہلے میں مرفوع، دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور ہو۔

۶۔ عَائِشَةُ، عَائِشَةُ میں پہلا لفظ ممنوع من الصرف ہے دوسرا نہیں، کیوں؟

۷۔ أَرَنْبٌ باوجود وزن فعل پر ہونے کے منصرف ہے، کیوں؟

(۱۶۳)

۸۔ اضافت کی وجہ سے مجرور بالکسر ممنوع من الصرف اسم کی مثال لائیے۔

۹۔ ال کی وجہ سے مجرور بالکسر ممنوع من الصرف اسم کی مثال لائیے۔

۱۰۔ آنے والے ممنوع من الصرف اسماء کی مثالیں دیجئے:

- | | |
|--|---------------------------|
| (۱) معدول صفت | (۲) عجمی علم |
| (۳) فَعْلَان کے وزن پر صفت | (۴) مَوْنَث علم |
| (۵) معدول علم | (۶) أَفْعُل کے وزن پر صفت |
| (۷) ایسا علم جس کے آخر میں زائد الف نون ہو | (۸) مرکب علم |
| (۹) جمع متناہی | (۱۰) الف ممدودہ والا اسم |
| (۱۱) الف مقصورہ والا اسم | (۱۲) منقوص جمع متناہی |
| (۱۳) منصرف مَوْنَث علم | (۱۴) منصرف عجمی علم |

۱۱۔ اِبْرَہِیْمُ اور لُوطُ دونوں عجمی علم ہیں، پہلا ممنوع من الصرف ہے، دوسرا نہیں، کیوں؟

۱۲۔ بَلْعُ اور جُرْجُ دونوں ثلاثی ساکن الوسط ہیں، پہلا ممنوع من الصرف ہے، دوسرا نہیں، کیوں؟

۱۳۔ کونسا علم دونوں طرح (غیر منصرف اور منصرف) استعمال ہوتا ہے؟

عام مشقیں

۱۔ حدیثِ قدسی پڑھئے پھر آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے:

(۱) اُ۔ جَعَلَ یہاں کس معنی میں ہے؟ اور کتنے مفعول کی طرف متعدی ہے؟

ب۔ جَعَلَ کا ایک دوسرا معنی بتائیے اور مثال دیجئے

(۲) اُ۔ تَطَاكُمُوا سے کونسا حرف حذف ہوا ہے؟ اور کیوں؟

ب۔ وہ دونوں باب جن میں یہ حذف جائز ہے بیان کیجئے اور دونوں کی ایک آیت سے مثال دیجئے۔

ج۔ یہ فعل کس باب سے ہے؟ اور حدیث میں کس معنی میں ہے؟ اس باب کا ایک اور دوسرا معنی کیا ہے، بتائیے اور اس کی مثال لائیے۔

(۳) حدیث سے ایک فعل ثلاثی مجرد نکالئے، اس کا باب، مصدر اور مصدرِ میسی ذکر کیجئے۔

(۴) حدیث سے ایک ایسا فعل ثلاثی مزید لائیے جس میں صرف ایک حرف زائد ہو اور اس کا باب، مصدر اور اسمِ فاعل

لائیے۔

(۵) آنے والے ہر اسم کا صیغہ بتائیے اور اس کا فعل لائیے۔

(۶) خط کشیدہ الفاظ کا مکمل اعراب ذکر کیجئے۔

۲۔ آیت شریفہ پڑھئے پھر آنے والے سوالوں کے جواب دیجئے:

(۱) اِمَّا کی اصل کیا ہے اور اس کے بعد فعل مضارع کی تاکید کا حکم کیا ہے؟

(۲) لَا تَقْلُ پر ف کیوں آیا ہے؟

(۳) خط کشیدہ الفاظ کا اعراب ذکر کیجئے۔

۳۔ آنے والی آیتوں میں خط کشیدہ الفاظ کا اعراب کیا ہے؟

۴۔ آنے والے شعر میں خط کشیدہ الفاظ کا اعراب کیا ہے؟

(۱۶۶)

- ۵۔ آنے والی آیت کریمہ میں خط کشیدہ الفاظ کا اعراب کیا ہے؟
- ۶۔ آنے والے شعر پڑھئے پھر ذیل کے سوالوں کے جواب دیجئے:
- (۱) اس شعر میں فعل مضارع کی نون سے تاکید کا حکم اور سبب کیا ہے؟
- (۲) رَأَىٰ یہاں بھری ہے یا قلبی؟
- (۳) يَتَسَيَّمُ کس باب سے ہے؟ اس میں کتنے حرف زائد ہیں؟ ان کا ماضی مصدر اور امر لائیے۔
- (۴) اَللَّيْتُ کا معنی اور جمع لائیے۔
- (۵) اَلنُّيُوبُ کا معنی اور مفرد لائیے اور کیا اس لفظ کی ایک اور جمع بھی آتی ہے؟
- (۶) لَا تَظُنُّنَّ پر ف کیوں آیا ہے؟
- (۷) خط کشیدہ الفاظ کا اعراب لکھئے۔
- ۷۔ آنے والے جملوں میں اسم اشارہ کا اعراب بتائیے۔
- ۸۔ آنے والے جملوں میں خَوْفًا کا اعراب بتائیے۔
- ۹۔ آنے والے جملوں میں كَمَّ کا اعراب بتائیے۔
- ۱۰۔ آنے والے جملوں میں أَيْ کا اعراب بتائیے۔
- ۱۱۔ آنے والے جملوں میں ثَلَاث کا اعراب بتائیے۔
- ۱۲۔ آنے والی اصطلاحوں کی ایک ایک مثال جملہ میں لائیے۔
- ۱۳۔ آنے والی اصطلاحوں کی ایک ایک مثال لائیے۔
- ۱۴۔ آنے والے افعال کو باب اِفْتَعَلَ میں تبدیل کیجئے۔
- ۱۵۔ مصدر کے آنے والے اوزان میں سے ہر وزن پر ایک مثال لائیے۔
- ۱۶۔ آنے والے جملوں پر ہمزہ استفہام داخل کیجئے۔
- ۱۷۔ آنے والے جملوں میں مَا کی نوعیت بتائیے۔
- ۱۸۔ آنے والے جملوں میں لَام کی نوعیت بتائیے۔
- ۱۹۔ فعل تعجب استعمال کرتے ہوئے تاروں کی خوبصورتی پر اظہار تعجب کیجئے۔

۲۰۔ فعلِ تعجب کے دونوں صیغوں کے لئے قرآن مجید سے ایک ایک شاہد پیش کیجئے۔

۲۱۔ مَا ت سے مصدر، مصدر مَرَّةً، مصدرِ ہیئۃ اور مصدرِ میسّی لائیے۔

۲۲۔ اگلے شعر کا مکمل اعراب لکھئے۔

۲۳۔ آنے والے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کا اعراب لکھئے۔

۲۴۔ شعر پڑھئے پھر ان سوالوں کے جواب دیجئے:

(۱) قَدْ یہاں کیا معنی دے رہا ہے؟

(۲) مَا کی نوعیت کیا ہے؟

(۳) خط کشیدہ الفاظ کا اعراب لکھئے۔

۲۵۔ اگلی آیت کریمہ کا اعراب لکھئے۔

۲۶۔ آنے والے ہر جملے کو حال بنائیے۔

۲۷۔ آنے والے جملوں میں ضمیر نصب منفصل کیوں استعمال ہوئی ہے؟

۲۸۔ آنے والے جملوں میں فعل کو مصدر میں بدلئے۔

۲۹۔ اگلے دونوں سوالوں کے جواب ضماً استعمال کرتے ہوئے دیجئے، ان میں سے کس میں اتصال اور انفصال دونوں جائز ہے اور کیوں؟

۳۰۔ جَعَلَ کے آنے والے معانی کی ایک ایک مثال دیجئے۔

۳۱۔ آنے والی آیتوں میں عَسَى کس معنی میں ہے؟

۳۲۔ آنے والی مثالوں میں فعل کی نون سے تاکید کا کیا حکم ہے؟

۳۳۔ ضروری تبدیلیوں کے ساتھ آنے والے جملوں کو جواب قسم بنائیے۔

۳۴۔ استثناء منقطع کی دو مثالیں (ایک قرآن مجید سے، ایک خود ساختہ) لائیے۔

۳۵۔ استثناء مفرغ کی دو مثالیں (ایک قرآن مجید سے، ایک خود ساختہ) لائیے۔

۳۶۔ آنے والے جملہ میں اِنْ شرطیہ پر مَا زائدہ داخل کیجئے اور ضروری تبدیلیاں کیجئے۔

الفاظ کے معانی

ا

ریدیا اور ٹیلی ویژن	اَلْاِذَاعَتَانِ الْمَسْمُوعَةُ وَالْمَرْتَبَةُ :
اس نے کرایہ پر لیا	اَلْاَرِيْكَةُ : صوفہ
طبی امداد. First aid.	اِسْتَحَمَ : وہ نہایا
تجویز	اَلْاِعْلَانُ : اعلان
	اَلْتَحَقَّ بِ : وہ داخل ہوا (کسی اسکول یا ملازمت میں)
سیکیورٹی، معتمد	اَلْاِمْتِحَانُ النَّصْفِي : ششماہی امتحان
لوٹنا	اَمِيْنُ الصَّنَدُوْقِ : معتمد مالیات (خازن)
	اَلْاَمِيْنُ : اَلْاَمِيْنُ : سیکریٹری، معتمد
	اَلْاَنْصِرَافُ : لوٹنا

ب

پروگرام	اَلْبَرْنَامُج : تار
کرانہ فروش	اَلْبَطَّاطُسُ : آلو
فی صد	اَلْبَلَدِيَّةُ : بلدیہ، میونسپلٹی
	اَلْبَلَدِيَّةُ : بلدیہ، میونسپلٹی

ت

ٹیکہ لگانا	اَلتَّطْعِيْمُ : اس نے فراغت پائی
درجہ، مرتبہ، (امتحان کے نتیجہ میں)	اَلتَّقْدِيْرُ : گشتی اعلان، سرکمر
ٹیلی ویژن سیٹ	اَلتَّلْفَازُ : امتیازی درجہ سے
	اَلتَّقْدِيْرُ مُمْتَاز : امتیازی درجہ سے

(۱۶۹)

تَنْزَهُ: اس نے تفریح کی (وہ ٹھلا) التَّوْزِيعُ: تقسیم کرنا، اشاعت کرنا

ث

ثَقَافِي: ثقافتی

ج

الْجَائِزَةُ: انعام
الْجَبِينُ: پیر
الْجَنِيَّةُ: پاؤنڈ (سکہ کا نام)
الْجَوْ: موسم
طُلَّابٌ مِّنْ جِهَاتٍ مُّخْتَلِفَةٍ: مختلف اداروں (درجوں، کالجوں، یونیورسٹیوں وغیرہ) کے طلبہ

ح

الْحَافِلَةُ: بس
الْحَرْبُ: جنگ
الْحَرْبُ الْأَهْلِيَّةُ: خانہ جنگی
الْحَجْمُ: جسامت، حجم
الْحَرْبُ الْعَالَمِيَّةُ: عالمی جنگ
حَفْلُ الشَّاي: محفل چائے نوشی

خ

خَرِيْجٌ: فارغ التحصیل
الْخَرِيْطَةُ: نقشہ

د

الدُّأْبُ وَالْدَّيْدُنُ: عادت
الدَّرَاسَاتُ الْعُلْيَا: اعلیٰ تعلیمی مراحل (ایم، اے۔ ایم، فل۔ ڈاکٹریٹ)
دَخَنَ: اس نے تمباکو نوشی کی

(۱۷۰)

الدُّرُجُ:	درجہ	الدَّوَاءُ الْمُقَوِّي:	ٹانک
الدُّوَارُ:	چکر	الدَّوْلَةُ (جمع دُول):	ریاست (ملک)

ر

الرَّئِيسُ:	صدر	رَسَبَ:	وہ ناکام ہوا (امتحان میں)
رَاسِبٌ:	ناکام		

ز

زَحْلُ:	زحل (نظام شمسی کا ایک سیارہ)
---------	------------------------------

س

سَجَلٌ:	اس نے ٹیپ کیا	سَحَبَ:	اس نے نکالا (بینک سے پیسہ نکالنا)
السَّرَطَانُ:	کینسر	السُّعَالُ:	کھانسی
السَّفَرَجَلُ:	یہی	سَيَّارَةُ الإِسْعَافِ:	ایمبولینس

ش

الشَّاحِنَةُ:	لاری	الشَّاشَةُ:	اسکرین (Screen)
الشَّبَابُ (جمع شابٌ):	نوجوان	الشُّرْطَةُ:	پولس
الشُّرْطِيُّ:	پولس کا نشیبیل	الشَّرِيطُ:	کیسٹ
شَغَلٌ:	اس نے چالو کیا	الشُّقَّةُ:	فلیٹ

ص

الصُّنْدُوقُ: فنڈ
صُنْدُوقُ الْبِرِّ: رفاہی (خیراتی) فنڈ

ض

الضَّبْطُ (بِالضَّبْطِ): بالکل

ط

الطَّابِقُ: منزل
الطَّرَازُ: نمونہ، ماڈل
طَوِيَ قَيْدُهُ: اس کا نام خارج دفتر کر دیا گیا
طَبِيبٌ: مدینہ منورہ کا ایک اور نام
الطَّيْفُ: روشنی کے سات رنگ (خیال)

الطَّبَّاشِيرُ: چاک
الطَّمَامُ: ٹماٹر

ع

الْعَدَسُ: دال

غ

الْغَرَامُ: گرام
الْغَلَّافُ: غلاف، سرورق
الْغَرَّغَرَةُ: غرغر کرنا (حالتِ نزع میں ہونا)

(۱۷۲)

ف

الْفُسْحَةُ: وقفہ (دو گھنٹوں کے درمیان) اَلْفَنَاءُ: صحن
اَلْفَيْنَةُ بَعْدَ الْفَيْنَةِ: وقفہ وقفہ سے

ق

قَاعَةُ الْأَمْتِحَانِ: امتحان ہال
قَوْسُ قُزَحَ: دھنک
اَلْقَلَمُ الْجَافُ: بال پین

ک

كُرَّةُ الْقَدَمِ: فٹ بال
اَلْكِيسُ: تھیلی
اَلْكَهْرَبَاءُ: بجلی
اَلْكَيْلُوْ غَرَامُ: کلو گرام

ل

اَللَّاحِظَةُ: قواعد و ضوابط
اَللَّوْحَةُ: چارٹ
اَللُّتْرُ: لیٹر

م

اَلْمَانِعُ: رکاوٹ
اَلْمَبَارَاةُ: کھیلوں کا مقابلہ Match (مچ)
اَلْمَبْرَدُ: ریستہ
اَلْمُبْرَدُ: عجائب خانہ (میوزیم)
اَلْمِتْرُ: میٹر
اَلْمُتَحَفُ: مفت
مَجَانًا:

(۱۷۳)

اَلْمَحَطَّةُ :	(ریلوے) اسٹیشن	اَلْمُخَيِّمُ :	کیمپ
مُدِيرُ الْجَامِعَةِ :	یونیورسٹی کے وائس چانسلر	اَلْمُذَيِّعُ :	ٹی وی / ریڈیو پر خبریں نشر کرنے والا، نیوز ریڈر
اَلْمُرَاسِلُ :	نامہ نگار	اَلْمُرَبِّي :	تربیت کرنے والا
اَلْمُرَاقِبُ :	نگراں	اَلْمُرُوْرُ :	آمدورفت (ٹریفک)
اَلْمِرْلَاجُ :	چٹنی	اَلْمُسَابَقَةُ :	مقابلہ
مُسَابَقَةُ السَّباحَةِ :	تیراکی کا مقابلہ	اَلْمُسَجِّلُ :	ٹیپ ریکارڈر
اَلْمُشَاةُ :	پیدل چلنے والے	اَلْمُشْرِفُ :	ذمہ دار، نگراں
اَلْمُشْرِفُ عَلَى النِّشَاطِ الثَّقَافِيِّ :	ثقافتی سرگرمیوں کا ذمہ دار/نگراں	اَلْمُضْعَدُ :	لفٹ
اَلْمُضَرِفُ :	بینک	اَلْمُعْجَمُ :	لغت
اَلْمَطَارُ :	ہوائی اڈہ	اَلْمُعْجَمُ الْجَامِعِيُّ :	یونیورسٹی کے معیار کا لغت
اَلْمُعْجَمُ الْمَدْرَسِيُّ :	اسکولی طلبہ کے معیار کا لغت	اَلْمُعْهَدُ :	ادارہ، انسٹیٹیوٹ
اَلْمَعْسَكُ :	چھاؤنی، کیمپ	اَلْمَغْصُ / اَلْمَغْصُ :	درِ شکم
اَلْمِغْرَقَةُ :	ڈوئی	اَلْمُفْرَدَاتُ :	مفرد الفاظ
مُفْتَرِقُ الطَّرِيقِ :	چوراہا	اَلْمُقَابَلَةُ :	انٹرویو، ملاقات
اَلْمِرْوَحَةُ :	پنکھا	اَلْمِقْصُ :	قینچی
اَلْمَقَالُ :	مضمون، مقالہ	اَلْمِقْلَاةُ :	کڑاہی
اَلْمَقْصِفُ :	کینٹین	اَلْمِلْيُونُ :	میلین (دس لاکھ)
اَلْمُكَيِّفُ :	ایئر کنڈیشن	اَلْمِمْحَاةُ :	مٹانے کا آلہ، ربڑ
اَلْمُمْتَاَزُ :	ممتاز	اَلْمُنْعَطَفُ :	موڑ
اَلْمِنْجَلُ :	درانتی	مَوْقِفُ السَّيَّارَاتِ :	کار پارکنگ
مُوَاطِبٌ :	پابند		
مِيلَادِيٌّ / لِلْمِيلَادِ :	عہد ما بعد مسیح		

ن

النَّادِي:	انجمن (Club) کلب	النَّادِي الْأَدَبِي:	ادبی انجمن
النَّشَاطُ:	سرگرمی	نَشْرَةُ الْأَخْبَارِ:	خبرنامہ
نَصٌّ:	صراحت کرنا، وضاحت کرنا	النَّظَارَةُ:	چشمہ

ه

الْهَاتِفُ: ٹیلی فون

و

وَرَقَةُ الْغِيَابِ: حاضری کا دفتر

وَزْعٌ: تقسیم کیا